

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 15 اپریل 2004ء بمطابق 24 صفر
1425 ہجری صحیح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُعِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ
دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ -

(ترجمہ): مومن وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اسکی آیتیں
پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو انکا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ جو نماز پڑھتے
ہیں اور جو مال ہم نے انکو دیا ہے۔ اس میں سے نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ اور
انکے لئے پروردگار کے ہاں بڑے درجے، بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ -

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! ما ته اجازت دے؟

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ستاسو ڊیر زیات مشکور یمه سپیکر صاحب۔ دا بجت جو ریویو، نن سبا پرې لگیا دی میتنگونه کیږی خو یو اهمه مسئله ده چې د غریبو خلقو سره ډیر تعلق لری او هغې باره کبني مونږ یو قرارداد هم دلته پاس کړی و خو په هغې باندې عملدرآمد اونشو خودا دومره د مهربانی او کړی شې چې حکومت پانچ مرلې پورې چې کوم مکان وی، هغوی د مهربانی او کړی چې د ټیکس نه د فری کړی۔ نوې بجت راروان دے او دوی چې کوم Per square foot rate فکس کړی دے، هغه د هم لږ کم کړی شې چې خلق پیسې هم ورکړی۔ اوس بیا جون راروان دے خو خوا مخوا په دیکبني به خلق نیولې یا کتلې کیږی ریکوری د پاره، نو خلقو ته به ډیر لوئې تکلیف وی۔ زما حکومت نه خواست دے چې مهربانی او کړی پانچ مرلې مکان باندې ټیکس وانخلي او باقی چې کوم دے هغه د هم لږ Reduce کړی چې خلقو ته تکلیف اونه شې۔ دا زما ریکویسټ دے جی۔

جناب سپیکر: تههیک ده جی۔

ډاکټر امتیاز سلطان بخاری: جناب سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر سر۔

جناب سپیکر: ډاکټر امتیاز سلطان بخاری صاحب۔

ډاکټر امتیاز سلطان بخاری: مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر انور کمال صاحب پہ بزدلانہ حملہ کیا گیا جس کی میں شدید مذمت کرتی ہوں اور حکومت سے اپیل کرتی ہوں کہ ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، اصلی مجرموں کو بے نقاب کیا جائے۔

جناب سپیکر: امان اللہ حقانی۔

مولانا امان اللہ حقانی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا دلته بهر جی یو غټ جلوس راغلی دے د چارسده نه او د هغه خلقو جی مطالبه دا ده چې چارسده کبني او په تنگی کبني په مختلف علاقو کبني ډیر وخت نه په ناجائزه زمکو باندې قبضي شوی دی او د هغوی دا وینا ده چې عدالتونه هم زمونږ په حق کبني فیصلې کړی

دی لیکن ہغہ زمکپی تراوسہ پورې د ہغہ قابضینو نہ واگزار شوی نہ دی او ہغہ خلق ہغہ زمکو باندې بیا د پوست کاشت ہم کوی، افیمو کاشت ہم پری کوی نو د ہغہ خلقو د مطالبہ دہ - زمونبرہ ورسره دا خبرہ اوکرہ چپی ستاسو مسئلہ مونبرہ پہ فلور باندې او چتوؤ۔ جناب سپیکر صاحب! دا دیرہ اہمہ مسئلہ دہ او دې بارہ کنبیو داسې اقدام پکار دے چپی دا مسئلہ حل شی او دامن و آمان مسئلہ ترینہ جو رہ نہ شی۔

جناب سپیکر: جی محمد شہزادہ گتاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! جیسا کہ محترم ممبر صاحبہ یہاں پر آپ کے نوٹس میں لائیں کہ جناب انور کمال صاحب پہ بزدلانہ حملہ ہوا ہے۔ خدا نے مہربانی کی جان تو بچ گئی لیکن سر، یہ کارروائی ان کے لئے بڑی اہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو معاملات وہاں پہ چل رہے ہیں، ان میں ایسے اور بھی حادثات پیش آسکتے ہیں تو میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کرونگا حکومت سے کہ انکی مکمل حفاظت کے لئے کوئی مناسب بندوبست کیا جائے کیونکہ وہ ایک قومی سربراہ ہیں اور ایک نیک مقصد کے لئے وہ اس کارروائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ دوسری میں یہ گزارش کرونگا کہ مشتاق غنی صاحب کے چچا وفات پاچکے ہیں تو انکے لئے دعا مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: مولانا عبدالرزاق صاحب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے حق میں فاتحہ خوانی کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما ریکویسٹ وو زما ہغہ چپی کوم وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: داجی کہ تاسو مطلب دا دے دا دغہ کرو نوزہ حکومت نہ تپوس کومہ چپی د یوپی یوپی، تاسو د پنخو مرلو خبرہ اوکرہ او مولانا صاحب د چارسدې خبرہ اوکرہ۔

جناب بشیر احمد بلور: زما پہ خبرہ کنبی لبر پکنبی دا دہ چپی دوئی بہ جون میاشت کنبی ریکوری کوی نو چپی پہ خلقو باندې زیات پریشروانہ چوی او چپی پہ Under standing باندې اوشی۔ گنی بیا بہ تہول خلق پولیس نیسی، وھل تھول بہ کوی نو پہ دې باندې لبر دوئی چپی غوراو کری۔

جناب سپیکر: صحیح دہ جی۔ جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): بسم اللہ الرحمن الرحیم! مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ بشیر بلور صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، وہ واقعی بہت اہم ہے۔ پچھلے ہفتے ہمارے سینئر منسٹر نے اس بابت میں ACS کی میٹنگ بلائی تھی۔ پیر محمد خان صاحب نے اپنی اس قرارداد میں اسلامی نظریاتی کونسل کا حوالہ بھی دیا تھا۔ جو قرارداد یہاں پر متفقہ طور پر پاس ہوئی تھی۔ اس بابت میں ہم نے ایک میٹنگ بلائی تھی اور اس میں پورا غور و حوض کرنے کے بعد اسلامی نظریاتی کونسل سے یہ رائے مانگی گئی ہے، علماء سے رائے مانگی گئی ہے کہ آپ اس کے متعلق شرعی حیثیت واضح کر لیں اور ان شاء اللہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ جو سمجھ رہے ہیں۔ ان شاء اللہ گورنمنٹ بھی اس کے متعلق بہت ہی Serious ہے تاکہ ہم غریب کو زیادہ سے زیادہ سہولت دے سکیں۔

جناب بشیر احمد بلور: سر! مادا ریکویسٹ بہ وی چپی حکومت تہ پکار دی چپی ہغہ
کمیتی کبھی د اپوزیشن کسان ہم واچوی خہ ہغی باندپی لہر Detail سرہ خبرہ
اوشی۔ دا پیرہ اہم مسئلہ دہ۔

وزیر قانون: بہت ہی اچھی تجویز ہے جی۔

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: د چار سڈی۔ مرید کاظم صاحب! پہلے جو پوائنٹس اٹھائے گئے ہیں، ان کے جواب کے لئے آپ موقع دے دیں تاکہ تھوڑا سا، پھر Questions Hour ہے میرے خیال میں پھر جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! جلوس واقعی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور کمال خان پہ جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے وہ اس معزز ایوان کے معزز رکن ہیں۔

وزیر قانون: جلوس کی بات پہلے کر لوں جی، جلوس واقعی اسمبلی کے باہر آیا ہے اور ہمارے معزز ممبران انکے پاس گئے ہوئے ہیں۔ انکے جو مقدمات ہیں وہ تو عدالت کا کام ہے۔ عدالت کے کاموں میں ہم دخل اندازی نہیں کر سکتے لیکن ایوان جو کاشت ہو رہی ہے، اسکے متعلق تو گورنمنٹ کی بڑی واضح پالیسی ہے اور ہم ان شاء اللہ اسکے متعلق سخت سے سخت قدم اٹھانے کا انکو یقین دلاتے ہیں۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر! عدالتونود هغوی بقول چي زمونر په حق کښي

فيصلي کړي دي۔ نو چي هغوی ته۔۔۔۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسين: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جي سکندر شيرپاؤ صاحب! مولانا صاحب د دي نه وروستو۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسين: زما يو عرض دے د عدالتي کارروائي نه ده، عدالتي کارروائي شوې ده۔ دا قبضه گروپ دے او هغوی قبضه کړي ده۔ د هغوی نه نجات کول غواړي۔

جناب سپیکر: جي۔ جي سکندر شيرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب! حقانی صاحب چي کومه دا مسئله او چته کړه جي، دا يو ډيره زړه مسئله ده د هغې علاقې جي او ډيري مودې نه راروانه ده۔ هلته کښي د خانانو او د کسانيانو په مينځ کښي يو تنازعو روانه ده۔ يو حقله کافي فيصلې هم شوې دي خو د هغې طريقې سره Enforce کيدې نه شي ځکه چي هلته کښي هغه خلقو سره هم زياتې دي چي کوم هلته کښي خلقو کورونه جوړ کړي دي۔ دغه سره هم چي د دي د پاره په دي تير شوي زما خيال دے يو کال مخکښي جي چيف منسټر صاحب يو کميټي هم جوړه کړې وه او هغې کښي ئے کوشش دغه کړي وو چي د کميټي په ذريعه په افهام و تفهيم باندې دا مسئله حل کړي شي خواوسه پورې هغه کميټي څه پيشرفت نه دے کړي۔ هغې کښي چي کوم هغه ممران هم اخستلي شوي وو، هغه هم داسې Effective نه دي چي کښي او دا مسئله حل کړي۔ مونږه پخپله دا غواړو چي دا مسئله د افهام و تفهيم سره حل کړي شي ځه نه ده کسانانو ته هغې نه نقصان اورسي نو هغوی سره زياتې اوشي، نه دي خانانو سره زياتې اوشي خو جناب سپیکر، دي د پاره دا ضروري ده چي هغه کميټي کومه جوړ شوې وه۔۔۔۔

جناب سپیکر: کميټي فعال کول غواړي، دهغې دغه غواړي۔

جناب سکندر حیات خان: دا کميټي Effective کړي نو هله به دا مسئله حل کيږي جي۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔ د کمیٹی Efficiency مطلب دا دے چھی
هغی کبھی۔۔۔۔۔

وزیر قانون: تجویز خو یقیناً د دوئی ډیر موزوں دے چھی کمیٹی لبر غوندی زیاتہ
Active شی نو د ډی خلقو مسئلہ به حل شی۔

Mr. Speaker: Questions Hour.

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: میں تھوڑا سا لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ یقیناً اس میں کوئی شک
نہیں ہے کہ انور کمال صاحب ہمارے اس ہاؤس کے ایک معزز اور سینئر ترین رکن ہیں۔ وہ جس بابت اور
جس معاملے میں وہاں پر گئے ہوئے ہیں، وہ میرے خیال میں تو حکومت کی مدد اور حکومت کی Favour میں
وہاں گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس لئے تو جناب شہزادہ گستاپ خان نے کہا ہے کہ نیک مقاصد حاصل کرنے گئے ہیں۔
وزیر قانون: اس کے لئے وہاں پر پہنچ چکے ہیں کیونکہ وہاں پر ہم نے Admit کیا تھا کہ بدامنی ہے اور
بدامنی کے لئے حکومت جس انداز سے قدم اٹھایا ہے اور آپ کے علم میں ہے جی شہزادہ صاحب کے علم میں
ہے کہ میجر صاحب وہاں پر شہید ہو چکے ہیں، بھاری تو پختانہ استعمال ہوا ہے۔ ارسل گروپ جو مشہور اور
بدنام زمانہ ہے، وہاں پہ پناہ لئے ہوئے تھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس علاقے کے لوگوں کے بھی شکر گزار
ہیں کہ وہاں پر حافظہ صاحبہ کی لاش آئی اور وہاں جنازہ ہوا لیکن لوگوں نے کوئی اور کسی قسم کا تشدد نہیں کیا۔
اور انہوں نے کہا کہ لاشیں آئی چاہیں لیکن اس ذلیل کو یہاں سے ختم کرنا حکومت کا کام ہے اور حکومت کے
ساتھ ہم ہر قسم کی مدد کے لئے تیار ہیں جس کی بین ثبوت یہی ہے کہ ہمارے انور کمال صاحب قدم قدم پر
سرکاری اہلکاروں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہم ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے اور اپنے مروت قبیلے کے
افراد کی حفاظت کے لئے جو بھی ہو سکے، ہم ان شاء اللہ حکومت کی طرف سے پوری پوری مدد کریں گے۔

جناب سپیکر: شکفتہ ناز صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ناز: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپکی توجہ اخبار کی خبر کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ ایل آر ایچ میں مرد ڈاکٹرز، مرد ٹیکنیشن، خواتین کی ای سی جی کر رہے ہیں جس سے خواتین کو بہت زیادہ مشکلات ہیں اور ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ تمام گورنمنٹ ہاسٹیلز میں خواتین ٹیکنیشن کو تعینات کیا جائے۔ اس سے خواتین کے روزگار میں بھی اضافہ ہوگا اور خواتین کے پردے کی سہولت بھی برقرار رہے گی۔ شکریہ جی۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: فرح عاقل شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: تھینک یو سپیکر صاحب۔ سر! ایک ہفتہ پہلے اخبار میں خبر آئی تھی کہ سینیٹل ماڈل سکول فار بوائز کینٹ نمبر 4 میں فیس معاف کر دی گئی ہے اور سی۔ ایم صاحب کے حکم پر لیکن ابھی ان سے چھ مہینے کی فیس لی جا رہی ہے، ایک مہینے کی بھی نہیں۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر تو نہیں ہیں۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: جی، ایجوکیشن منسٹر تو نہیں ہیں۔ مگر ان کے جگہ کوئی اور جواب دے دے۔

جناب سپیکر: جی، مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں پبلک ہیلتھ میں لوگ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: آپ میری بات سنیں جی۔ ایک بات سنیں جی، ایک بہت اہم خبر ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ تحریک التواء کیوں نہیں لاتے؟ آپ کال انٹیمیشن نوٹس کیوں نہیں لاتے؟

سید مرید کاظم شاہ: میں عرض کروں جی کہ اس میں اتنا نام لگ جاتا ہے کہ وہ آئے گی نہیں اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ ہمارے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس Contingency اور ایم اینڈ آر میں کوئی پیسے نہیں ہیں، ٹرانسفار مرز میرے حلقے میں جملے ہوئے ہیں، ٹیوب ویل کی بہت سی موٹریں جلی ہوئی ہیں اور لوگ اس

گرمی میں پانی سے مر رہے ہیں۔ میں پبلک ہیلتھ کے ایکسٹن کے پاس گیا، وہ کہتے ہیں جی کہ ہم کو صوبائی حکومت نہیں دے رہی ہے، نہ ڈسٹرکٹ حکومت دے رہی ہے جبکہ اے ڈی پی میں دو کروڑ کی Maintenance Scheme ڈی آئی خان کے لئے منظور ہوئی ہے اور اسکا ایک پیسہ نہیں ملا انکو تو سر، اگر یہی پوزیشن رہی تو میرے حلقے میں لوگ کل جلوس نکالیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کے حلقے ہی میں نہیں، سارے صوبے میں یہی صورتحال ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں کہتا ہوں کہ پورے صوبے میں ہے تو یہ Ensure کرایا جائے جی کہ اگر صوبائی حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: علیزئی صاحب! آپ بیٹھیں۔ میں موقع دیتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ House decorum کا خیال رکھنا چاہیے۔ میں موقع دیتا ہوں۔

سید مرید کاظم شاہ: صوبائی حکومت اتنی مہربانی کرے ہر ڈیپارٹمنٹ کو اپنی Contingency fund بھیجے اور ایم اینڈ آر کے پیسے بھی بھیجے تاکہ یہ تکلیف ختم ہو، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جی۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: سر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مظہر جمیل خان علیزئی صاحب۔

جناب محمد مظہر جمیل خان علیزئی: سر! گول یونیورسٹی میں لاء کی نائٹ کلاسز شروع کی گئی تھیں جن میں باسٹھ طلباء پڑھ رہے تھے اور یونیورسٹی انتظامیہ نے اسکو یکدم یعنی کہ نوٹیفیکیشن کر کے دن میں کر دیا۔ کیونکہ وہ نوجوان صبح نوکری کرتے تھے اور شام کو پڑھتے تھے اس لئے انہوں نے تھوڑا سا احتجاج کیا تو باسٹھ طلباء کو لاء کالج سے نکال دیا۔ اس لئے میں لاء منسٹر صاحب سے کیونکہ ایجوکیشن منسٹر تو ہیں نہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ہیں نا تو ان شاء اللہ کل، کل ہو جائے گا Question Hour سوال نمبر 551 منجانب جناب خلیل عباس صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر: وہ دے دیں گے، دیں گے، جواب دے دیں گے۔ Question Hour ہے نا۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب زہ ستاسو توجہ دے طرف تہ راگرخوم چہی
 زمونر د بلدیاتو منسٹر صاحب نشته دے ، جواب بہ ما تہ خوک را کوی جی؟
 جناب سپیکر: ہاں۔

جناب بشیر احمد بلور: دا Collective responsibility دہ جی۔

جناب سپیکر: لہ سوال تہ خو مطلب دا دے وایہ کنہ۔

جناب خلیل عباس خان: قاری محمود صاحب بہ ئی بیا را کوی جی نو۔

جناب سپیکر: بس دا دغہ دے۔ جی خلیل عباس خان۔

جناب خلیل عباس خان: بنہ جی۔ سر! دا زما سوال وو جی۔

جناب سپیکر: آپ سوال تو پوچھیں۔

نشائزہ سوالات اور ان کے جوابات

* 569 _ جناب خلیل عباس خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ این ڈیلو ایف پی شہری ترقیاتی پراجیکٹ (این یو ڈی پی) تقریباً
 مبلغ 1650 ملین روپے کی لاگت سے کام شروع کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پراجیکٹ میں ضلع نوشہرہ کی کسی ایک سکیم کو بھی شامل نہیں کیا گیا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ میں ضلع نوشہرہ کو کیوں شامل نہیں کیا گیا؛

(ii) وہ کونسے پراجیکٹس ہیں جس میں ضلع نوشہرہ کو شامل کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ پراجیکٹ میں کونسے علاقے اور اضلاع شامل ہیں نیز ان کی شمولیت کی وجہ کی تفصیل بتائی

جائے؟

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ سرحد نے ایشیائی

ترقیاتی بینک کے تعاون سے این ڈیلو ایف پی شہری ترقیاتی پراجیکٹ (این ڈیلو ڈی پی) شروع کیا ہے۔ اس

منصوبے کو ECNEC نے 28 فروری 2002 کو منظور کیا۔ اس منصوبے پر 1650 ملین روپے لاگت آئے

گی۔ جس میں ایشیائی ترقیاتی بینک کی طرف سے 1150 ملین روپے کا قرضہ بھی شامل ہے۔ منصوبے کا بنیادی مقصد صوبے کے چھوٹے اور درمیانے شہروں میں بنیادی شہری سہولتوں کی فراہمی جس میں آب رسانی، نکاسی آب کوڑا کرکٹ کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانا اور مقامی ذرائع آمدورفت کو ترقی دینا ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کی مالی اور انتظامی استعداد کی بہتری کے لیے فنی مشاورت بھی مہیا کی جائے گی۔ یہ منصوبہ صوبہ سرحد کی 24 شہری مراکز میں نافذ ہوگا اور دسمبر 2007 میں تکمیل کو پہنچے گا۔

(ب)۔ یہ منصوبہ تین مراحل میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں سات شہری مراکز چارسدہ، صوابی، تخت بھائی، تیمرگرہ، ہری پور، مانسہرہ اور ہنگو کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جو ایشیائی ترقیاتی بینک کے مقرر کردہ طریقہ انتخاب پر پورا اترتے ہیں۔ بقایا شہری مراکز کا انتخاب بعد میں امدادی ادارے کے ساتھ طے شدہ اہلیت و شرائط کے ضوابط کے مطابق کیا جائے گا۔ (تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کی پراجیکٹ میں شمولیت کے لیے اہلیت و شرائط اور شرائط اور ذیلی منصوبے کے چننے کا معیار اور شرائط لاف ہیں)۔ ضلع نوشہرہ کے پانچ شہری مراکز بشمول پی، نوشہرہ، اکوڑہ خٹک، جہانگیرہ اور امان گڑھ کو اس منصوبے کے دوسرے مرحلے میں شمولیت کا دعوت نامہ بھیجا گیا تھا جس کے جواب میں تحصیل بلدیاتی انتظامیہ پی اور اکوڑہ خٹک نے منصوبے میں شمولیت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ جب کہ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ جہانگیرہ نے منصوبے میں شمولیت سے معذرت کی ہے۔ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ نوشہرہ اور امان گڑھ نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ شرکت پر آمادہ شہری مراکز کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور اگر یہ متعلقہ طریقہ انتخاب پر پورا اترتے تو ان کو بھی منصوبے کے آنے والے مراحل میں شامل کر لیا جائے گا۔

(ج) (i) جیسے کہ جواب (ب) میں وضاحت کی گئی ہے۔ کہ مذکورہ پراجیکٹ کے پہلے مرحلے میں سات شہری مراکز چارسدہ، صوابی، تخت بھائی، تیمرگرہ، ہری پور، مانسہرہ اور ہنگو کا انتخاب کیا گیا ہے جو کہ جولائی 1998ء میں امدادی ادارہ/ایشیائی ترقیاتی بینک کی تکنیکی مطالعہ میں مقرر کردہ اہلیت و شرائط کی بنیاد پر پورا اترتے ہیں۔ بقایا شہری مراکز کا انتخاب بعد میں امدادی ادارے کے ساتھ مقرر کردہ متعلقہ اہلیت و شرائط کے اصول کے مطابق کیا جائے گا۔ ضلع نوشہرہ کے پانچ شہری مراکز بشمول پی، نوشہرہ، اکوڑہ خٹک، جہانگیرہ

اور امان گڑھ کو اس منصوبے کے دوسرے مرحلے میں شمولیت کا دعوت نامہ بھیجا گیا تھا۔ اور تمام متعلقہ شہری مراکز کے مذکورہ پراجیکٹ کے دوسرے مرحلے میں شامل ہونے کے قوی امکانات ہیں۔

(ii) جیسے کہ جواب (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ضلع نوشہرہ کے پانچ شہری مراکز بشمول پی، نو شہرہ، اکوڑہ خٹک، جہانگیرہ اور امان گڑھ کو اس منصوبے کے دوسرے مرحلے میں شمولیت کا دعوت نامہ بھیجا گیا تھا جس کے جواب میں تحصیل بلدیاتی انتظامیہ پی اور اکوڑہ خٹک نے منصوبے میں شمولیت پر آمادگی ظاہر کی ہے، جبکہ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ جہانگیرہ نے منصوبے میں شمولیت سے معذرت کی ہے۔ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ نوشہرہ اور امان گڑھ نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ شرکت پر آمادہ شہری مراکز کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور اگر یہ متعلقہ طریقہ انتخاب پر پورا اترے تو ان کو بھی منصوبے کے آنے والے مراحل میں شامل کر لیا جائے گا نیز ضلع نوشہرہ کے صوبے کے دوسرے پراجیکٹس میں شمولیت کے بارے میں متعلقہ محکمہ جات سے دریافت کیا جائے۔

(iii) جواب (ا، ب، ج) میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ منصوبہ تین مراحل میں مکمل کیا جائے گا اور پہلے مرحلے میں سات شہری مراکز چارسدہ، صوابی، تخت بھائی، تیمرگرہ، ہری پور، مانسہرہ اور ہنگو کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جو ایشیائی ترقیاتی بینک کے ساتھ طے شدہ طریقہ انتخاب پر پورا اترتے ہیں۔ بقایا شہری مراکز کا انتخاب بھی متعلقہ اہلیت و شرائط کے ضوابط کے مطابق کیا جائے گا۔ جس کے لئے بیس ہزار سے زائد آبادی والے شہری مراکز بشمول پی، نو شہرہ، اکوڑہ خٹک، جہانگیرہ، امان گڑھ، کھلاہٹ، چھوٹا لاہور، ٹوپی، زیدہ، تنگی، اتمازئی، شہددر، حویلیاں، نواں شہر، بٹ خیلہ، ٹانک، چترال، لکی، کرک، دیر بالا، ٹل کو پراجیکٹ میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ پی اکوڑہ خٹک، کھلاہٹ، چھوٹا لاہور، ٹوپی، زیدہ، اتمازئی، شہددر، حویلیاں، ٹانک، لکی، کرک، دیر بالا اور ٹل کے تحصیل بلدیاتی انتظامیہ نے منصوبے میں شمولیت پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ جبکہ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ جہانگیرہ نے منصوبے میں شمولیت سے معذرت کی ہے اور تحصیل بلدیاتی انتظامیہ نوشہرہ، امان گڑھ، تنگی، نواں شہر، بٹ خیلہ اور چترال نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔ شرکت پر آمادہ شہری مراکز کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ متعلقہ طریقہ انتخاب پر پورا اترے تو انکو بھی منصوبے کے آنے والے مراحل میں شامل کر لیا جائے گا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک سے معاہدے کے مطابق

بڑے شہری مراکز بشمول پشاور، مردان، مینگورہ، ایبٹ آباد، کوہاٹ، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان اس منصوبے میں شامل نہیں کئے جاسکتے۔ منصوبے میں شمولیت کے لئے اہلیت و شرائط اور ذیلی منصوبے کے چننے کا معیار اور شرائط لاف ہیں۔

تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کی شمال مغربی سرحدی صوبہ کے شہری ترقیاتی پراجیکٹ میں شمولیت کے لئے اہلیت و شرائط

تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کی پراجیکٹ میں شمولیت کے لئے ایشیائی ترقیاتی بینک کی پیشگی منظوری لینا ہوگی۔ ایسی تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کے لئے لازم ہوگا کہ :-

الف۔ وہ ذیلی منصوبوں کو وعدہ کے مطابق مکمل کرنے کے لئے فی سٹاف مہیا کرے۔

ب۔ اسکی مالی استطاعت قرضے کی واپسی کے لئے کافی ہے۔

پ۔ پروجیکٹ امپلیمینٹیشن ٹیم کی تشکیل کرے اور اسکے اخراجات ادا کرے۔

ت۔ اس بات کو قبول کرے کہ وہ اپنے مالی، حسابی نظام اور مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کو پراجیکٹ کی مدد سے بہتر بنائے گی۔

ٹ۔ اس بات کا ذمہ لے گی کہ ذیلی منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے اپنے ذرائع آمدن بڑھائے گی۔

ث۔ اس بات کو قبول کرے کہ ذیلی منصوبے کی کل لاگت کا کم از کم 20 فیصد حصہ فنانس کرے گی۔

ج۔ مجوزہ شہری مرکز کی آبادی 20,000 نفوس سے زیادہ پر مشتمل ہوگی۔

چ۔ ایسے شہری مرکز کے پاس اپنا بنیادی نقشہ ہوگا جس میں شہری آباد کاری کی منصوبہ بندی ہوگی جو مستقبل کی ترقی کے لئے استعمال کی جاسکے گی۔

ح۔ اپنی انتظامی حدود میں غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس لاگو کرے گی۔

خ۔ اس بات کو قبول کرے گی کہ وہ ذیلی منصوبوں کے علیحدہ اکاؤنٹ اور رپورٹ پیش کرے گی جو کہ ایشیائی ترقی بینک کو پیش کئے جانے والے اکاؤنٹس اور رپورٹ میں شامل کئے جائیں گے۔

د۔ پینے کے پانی ماہانہ بل میں بتدریج اضافہ کرے گی۔ جو کہ موجودہ بل 60/ روپے ماہوار سے بڑھا کر 85/ روپے ماہوار کر دیا جائے گا۔

ذ۔ پانی کے ہابنہ بل کی وصولی کے نظام میں بہتری لانے کے لئے اقدامات کرے گی۔
ر۔ غیر منقولہ جائیداد پر موجودہ ٹیکس کی بنیاد کو ایشیائی ترقیاتی بینک کی تسلی کے مطابق بتدریج توسیع کرے گی۔

ز۔ مقررہ اوقات پر پراجیکٹ کو آرڈینیشن یونٹ کو مالیاتی ایکشن پلان پر عمل درآمد کی رپورٹ پیش کرے گی۔

ژ۔ اس بات سے اتفاق کرے گی کہ وہ کوڑا کرکٹ کے اکٹھا کرنے اور سپیشل ٹینک کی صفائی کو مکمل کرنے کے لئے استعمال کنندگان سے معاوضہ وصول کرنے کا پروگرام نافذ کرے گی۔
ذیلی منصوبے کے چننے کا معیار اور شرائط:

الف۔ تمام ذیلی منصوبے معیار پر پورا اترنے والے شہری مراکز حدود میں ہونے چاہیں۔

ب۔ ہر ذیلی منصوبے کا کم از کم انٹرنل ریٹ آف ریٹرن 6 فیصد ہونا چاہیے۔

پ۔ ذیلی منصوبے کا ابتدائی ماحولیاتی مطالعہ صوبائی حکومت اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی ضروریات کو پورا کرے اور اس کے ماحول پر منفی اثرات کا مناسب بندوبست کرے۔

ت۔ ذیلی منصوبے کے لئے درکار زمین مہیا کرے اور حسب ضرورت دوبارہ آباد کاری کا منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بینک کی پالیسی کے مطابق تیار کرے۔

ٹ۔ تمام ذیلی منصوبے ایشیائی ترقیاتی بینک کی منظوری کے بعد متعلقہ تحصیل بلدیاتی انتظامیہ اور صوبائی حکومت کے درمیان معاہدے کے تحت نافذ العمل ہوں گے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب خلیل عباس خان: سپلیمنٹری جی۔ د دے جواب جو ما تہ دیر پہ تفصیل سرہ

راکھتے شوے دے خود دیکھنے جی دایوہ خبرہ شوے دہ۔ پہ جز (ب) کبھی چہ یہ
منصوبہ تین مراحل میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں سات شہری چار سده او دا نورے نی
بنو دلے دی چہ اخستے شوی دی زما سپلیمنٹری دادے چہ دے دوئمہ مرحلہ
بہ کلہ شروع کیری جی او هغی کبھی بہ بیا کومی کومی بناریٹی اخستے
کیری؟ هغی نہ پس سر، د دے سرہ یو دغه تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کی شمال مغربی سرحدی صوبہ

کے شہری ترقیاتی پراجیکٹ میں شمولیت کی اہلیت و شرائط، دا جی یو مونر۔ تہ کاغذ را کرے شوے دے خود ا چا Own کرے نہ دے جی۔ پہ دے بانڈی دستخط نشتہ دے۔ پہ دے بانڈی شہ سرکاری مہر نشتہ۔ زہ دا تپوس کوم جی د متعلقہ خلقو نہ جی چہ آیا دا درست دے؟ د دے کہ نہ دا، خکہ چہ دا چا Own کرے نہ دے، پہ دے نہ خہ سٹیمپ شتہ دے، نہ پہ دے خہ دستخط شتہ دے، نو زما دا شک دے چہ کیدے شی دا رولز او ریگولیشنز کنڈیشنز صحیح نہ دی جی۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: یہ ایک Lapse ہے جو حکومت کی سطح پر، میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہوں گا۔ جب کبھی بھی سر، کوئی منسٹر ضروری کام کاج کے لئے، وزیر ہوتے ہیں انہیں جانا پڑتا ہے ادھر ادھر، لیکن وہ اپنے کسی کو متعین کر دیتے ہیں۔ دوسرے وزیر کو درخواست کر دیتے ہیں کہ وہ انکی جگہ جواب دیں اور اس کے لئے پورا ایک بریف ہوتا ہے، تیاری ہوتی ہے، تو یہ عجیب بات ہے سر اور پہلے تو یہ بات یقینی بنائی جاتی ہے کہ اجلاس ہو رہا ہے اور اجلاس میں کونسیز آور کے لئے وزراء حاضر ہوتے ہیں، ہمیشہ، ہم خود بھی وزیر رہے ہیں۔ ہمیں اس بات کا علم ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اتنا Important محکمہ ہے، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے یہ Concerned ہے اور ایسے Sensitive سوالات اس سے وابستہ ہیں اور پورا ایک پلندہ آیا ہوا ہے، سوالات کا لیکن وزیر صاحب آج نہیں ہیں۔ میں تو آپ سے درخواست کروں گا کہ وزیر صاحب کو صحیح طریقے سے، چونکہ پہلے بھی ایسے کئی موقعوں پر ہوا ہے، تنبیہ کی جائے یہ اور وزیر بھی بیٹھیں ہیں، ان کے بڑے ضروری کام ہوتے ہیں لیکن یہ اپنے دنوں میں کم از کم Attend کرتے ہیں سیشن۔ تو

یہ -----

(مداخلت)

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گتاسپ خان نے جو نکتہ اٹھایا ہے، مطلب یہ ہے کہ وزیر لیتا ہے تو کسی اور وزیر کو Authorize کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟ اس آرٹیکل کے تحت Collective responsibility کے تحت، مطلب یہ ہے کہ well informed ہو اور ہاؤس میں جو بات وہ مفصل اور Correct اگر نہیں دیتے تو پھر ایک اور راستہ یہ اختیار کر سکتے ہیں (تالیاں) حکومت جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی سپیکر صاحب آج صبح منسٹر صاحب سے ٹیلی فون موصول ہوا کہ میں ایک ضروری کام کے واسطے باہر جا رہا ہوں۔ لہذا آپ میرے سوالات کے جو جوابات ہیں ان کے لئے تیاری کر لیں۔

جناب سپیکر: تو آپ Fully prepared ہیں؟

وزیر قانون: سر! بالکل جی۔ یہ (تالیاں) سر! میں عرض کر لوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: کل جو ایجنڈا تقسیم ہوا تھا تو سوال و جوابات یہی جو ایجنڈا میں ہمارے پاس کل سے آیا ہوا تھا تو کل رات اور دن کو میں نے اس پر تیاری کی ہوئی ہے میں بالکل جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ خلیل عباس نے جو سپلیمنٹری کونسلین کیا ہے اس کا جواب دیں۔ خلیل عباس صاحب نے جو جوابات، پلیز۔

جناب خلیل عباس خان: سر! یو عرض کومہ جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب خلیل عباس خان: دا جی د ECNEC approved سکیم دے جی۔ د 1650 ملین روپو سکیم دے جی دا۔ دا د اربن ڈیویلپمنٹ دغہ بارہ کبھی دے جی او یو ڈیر ECNEC approved جی پہ 28 فروری باندھی Approved کہے دے۔ دا سکیم، 1650 ملین روپے دے تہ مختص شوے دی د صوبے پہ چوبیس اضلاع کبھی پہ دے باندھی دغہ کیڑی جی۔ نو خکہ زما دا درخواست دے جی دے دیکبھی ماچی کوم تپوسونہ کیڑی دی منسٹر صاحب ما تہ د دے بارہ کبھی وضاحت او کیڑی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! On behalf of Minister Local Government! جناب والا!

میں خلیل عباس صاحب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ تین مرحلوں میں مکمل ہوگی اور 2007 تک ہوگی اور اس میں جو جواب جز (ب) میں مل چکا ہے کہ نوشہرہ، چبی، اکوڑہ خٹک، جہانگیرہ اور امان گڑھ اس منصوبے کے دوسرے مرحلے میں شامل ہونگے اور اس سے یہ مطمئن بھی ہیں جی۔ اور دوسرا جو اعتراض

اٹھایا ہے ہمارے معزز رکن نے کہ آیا یہ Authentic ہے یا نہیں، جو ہمیں انہوں نے ارسال کیا ہوا ہے کیونکہ اس پر نہ مہر ہے نہ دستخط ہے اور جو ہمارے تحصیل بلدیاتی انتظامیہ کی طرف سے ترقیاتی پراجیکٹ میں شمولیت کے لئے اہلیت و شرائط، کیونکہ اس پر نہ دستخط ہے اور نہ مہر ہے میں انکو تسلی دیتا ہوں۔ یقین دلاتا ہوں کہ یہ بالکل وہی شرائط ہیں جو حکومت کی منظور کردہ ہیں۔ کوئی بھی اس میں رد و بدل نہیں ہے۔ آپ یقین جانیں کہ یہاں پر ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہاؤس میں جو چیز آئے، وہ صحیح آئے۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 570 منجانب سید

جناب خلیل عباس خان: سر! ما دا تپوس کرے وو جی چہی دا دوئمہ مرحلہ بہ کلہ شروع کیبری۔ ما دا تپوس کرے وو جی۔ دا دوئمہ مرحلہ بہ کلہ شروع کیبری؟ چونکہ سکیم خو Total approved دے 1650 ملین جی۔

جناب سپیکر: تاسو د دوئمہ مرحلہ، یعنی مطلب دا دے چہی دا خو New information نہ دی؟

جناب خلیل عباس خان: نہ سر۔ دا ضمنی مہی تپوس اوکرو۔

جناب سپیکر: نیو انفارمیشن دی کہ نہ دی؟

جناب خلیل عباس خان: نو دی خو سپلیمنٹری دے کنہ جی۔ دا ما خکہ درتہ اووئیل۔

جناب سکندر حیات خان: سر! دوئی پخپلہ وئیلی دی چہی مراحل کنبہی دی۔ دوئی پخپلہ

وئیلی دی چہی دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

جناب نادر شاہ: زہ یو سپلیمنٹری کول د دہی بارہ کنبہی۔

جناب سپیکر: لہر، جی منسٹر صاحب دوئمہ مرحلہ متعلق تپوس کوی۔

جناب بشیر احمد بلور: پہلا ختم ہوگا تو دوسرا شروع ہوگا۔

وزیر قانون: مجھ سے پہلے تو بشیر احمد بلور صاحب نے جواب دے دیا کہ پہلا فیئر مکمل ہوتے ہی دوسرا فیئر شروع ہو جائیگا۔ اور Ultimately اس کا ریزلٹ 2007 تک آئے گا۔ اس کے تینوں مرحلوں کو مکمل ہونے ہیں۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، نادر شاہ صاحب اس کے بعد آپ۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میں ان سے پوچھنا یہ چاہتا ہوں۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے سی آئی پی، وہ بھی فارن ایڈپرائزیشن ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پہ Stand لیا ہے کہ ایم پی ایز کو بھی رول دیا جائے یہ NUDP کو جب ہم دیکھتے ہیں تو وہ سارا ٹی ایم اے ہے اور باہر کی گورنمنٹ ہے تو اس کے متعلق وزیر صاحب کیا کہتے ہیں۔ ایسی انکی کوئی Proposal ہے کہ اس میں ایم پی ایز کو کوئی رول دیا جائے؟
جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب! ایم پی ایز کے رول کے بارے میں وہ پوچھ رہے ہیں۔
وزیر قانون: جی یہ اگر مناسب سمجھیں تو میں ٹی بریک کے بعد انکو جواب دے دو ہونگا۔
جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: زما جی دہی بارہ کبھی دا کوئسچن دہی چہی مونہر خولکہ د دوئی د دہی فیزون، فیز تو او فیز تھری د دہی د پارہ خو پہ دیکھنی خہ یتونہ نشتہ او پہ دیکھنی دوئی مونہر تہ دا او بنائی چہی دا فیزون کوم کوم بنارونہ مقرر شوی دی او پہ فیز تو کوم کوم دی خکہ چہی پہ دیکھنی خوتخت بھائی شاملہ دہ او سہ پورہ پہ دیکھنی یوہ پیسہ ہم نہ دہ لیگیڈلہی، ولہی دہی بارہ کبھی دوئی د وضاحت او کری۔ د فیزون کوم دہی، کوم خائونہ پکھنی شامل دی، کوم خائونہ فیز تو کبھی دی او پہ کوم خائی کبھی پکھنی کار شروع شوے دے۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! یو سپلیمینٹری۔

جناب سپیکر: جی سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان: یو سپلیمینٹری کوئسچن جی۔ دا فیزون کوم سٹیج کبھی دے پہ دہی وخت کبھی، آیا کار پرہی ستارہ شوے دے۔ او کہ نہ دغہ کبھی دی جی؟

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: اس کے لئے سٹاف مکمل ہائیر ہو چکا ہے اور تقریباً تقریباً سٹرکٹ لیول تک جہاں تک یہ سٹی لئے گئے ہیں، انکے لئے انتخاب کیا گیا ہے وہاں تک وہ سٹاف پہنچ چکا ہے اور وہ اپنا کام شروع کرنے والے ہوں گے تقریباً۔

جناب سپیکر: جی۔ سوال نمبر 570 منجانب سید قلب حسن صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 570 - سید قلب حسن: کیا وزیر بلدیات ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں کوہاٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی موجود ہے;

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی 2001 سے 2003 تک سالانہ آمدنی اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) 2001 سے 2003 تک سالانہ آمدنی، اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل درج ذیل ہے (باقی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری۔

سید قلب حسن: سپلیمنٹری۔ دیکھنی زما کوئسچن دے چہ دا کے دی اے خپل علاقہ نہ علاوہ نورو خائونو کبھی پیسہ استعمال لولے شی چہ دلته کبھی خنگہ کرک تاؤن دے، مندوری ہائی سکول دے، کرک صابر آباد روڈ، دی باندی دا تاسو اوگوری غالباً 25 Page باندی دے۔ دا دوی د کوم اختیار لاندی دا پیسہ د کے دی اے پیسہ پہ نور علاقو کبھی استعمال کری دی۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: یہ کرک صابر آباد روڈ اور کے ڈی اے کوہاٹ دیولپمنٹ اتھارٹی یہ اتھارٹی کا ایک Consolidated fund فنڈ ہوتا ہے جو کسی ایک مخصوص جگہ کے لئے نہیں ہوتا۔ ہ اتھارٹی تھی اس وقت اور اب اتھارٹی کو ختم کروا کہ اسکو کیا ہے۔ یہ چونکہ کرک اور ڈسٹرکٹ کرک

(مداخلت)

سید قلب حسن: کے ڈی اے کبھی سیکٹر-4 والا فنڈ پہ سیکٹر-6 کبھی نہ شی استعمالیڈی نو دا فنڈ پہ کرک کبھی صابر آباد کبھی یا مندوری ہائی سکول کبھی خنگہ استعمالیڈی؟

میاں نارگل: دیکبھی زما ضمنی سوال دہی جی۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

میاں نارگل: سپلیمنٹری جی۔

جناب سپیکر: لہر صبر او کپہ چہ د دہی جواب ور کپہ۔

میاں نارگل: نہ جی د دہی جواب لکہ زہ نہ ور کومہ خو زہ لہر خبرہ کومہ۔ تاسو ایوان بہ، د کے ڈی اے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ جی، سپلیمنٹری کوئسچن کوئی۔

میاں نارگل: سپلیمنٹری کوئسچن دے۔ Definition Kohat Development

Authority, KDA definition Karak Development Authority فنڈز دی۔ کرک ڈیویلپمنٹ جوڑ شوے وو پہ 1998 کبھی، ہغہ فنڈ بلاک پروت وو۔ پہ ہغہ بانڈی اوس کرک ڈیویلپمنٹ اتھارتی خپل فنڈ دہی۔ خود کوہات او د کرک نوم یو دے۔ قلب حسن صاحب بہ دہی وجہ نہ وائی چہ د کوہات فنڈ کرک تہ لار دے۔

سید قلب حسن: زما کوئسچن جی ما کوہات ڈیویلپمنٹ اتھارتی کے ڈی اے بارہ کبھی کپہ دے، دا پیسہ ہلتہ کبھی استعمال شوی دی، د کوہات کے ڈی اے پیسہ۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جی، یہاں پر تھوڑا شک پیدا ہوتا ہے۔ کرک ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو کے ڈی اے بولتے ہیں اور

کوہات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو بھی کے ڈی اے بولتے ہیں۔ سر! یہ کرک ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا جو فنڈ تھا وہ

کوہات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی سے ہو کر وہاں منتقل ہوا ہے کرک میں اور کرک میں

(مداخلت)

سید قلب حسن: دا جواب جی ما ته کے ڊی اے اتھارتی نه راغلی ڊے۔ هغه سر مندوری ہائی سکول ڊے ، دا هم کوہات والا دغه ڊے۔ دیکبھی ڊا پیسی نه شی استعمالو ڊی او دوی غلط طریقہ کاره سر ڊا پیسی استعمال کرئی ڊی۔
جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: اگر ان کو ابھی بھی شک ہے تو میرے خیال میں ہم محکمے کے ساتھ بیٹھ کر اس کا فیصلہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے Next محکمے، آپ منسٹر صاحب کے اور محکمے کے ساتھ بیٹھ کر طے کر لیں۔

سید قلب حسن: منسٹر صاحب ته د ڊی په باره کبھی هیش معلومات نشته۔ دیکبھی تاسو انکوائری مقرر کرئی۔ بلديات منسٹر چي راشی ، هغوی ته تاسو هدايت او کرئی چي دیکبھی انکوائری مقرر کرئی۔ دیکبھی نورې هم ڊیرې گھپلې ڊی۔ ڊا پیپر مونږ ته پرون ملاؤ شومے ڊے۔

جناب سپیکر: تاسو او د بلدياتو منسٹر صاحب به کيبنی که مطمئن نه شوی نو مطلب دا ڊے چي بيا۔۔۔۔

سید قلب حسن: تههیک ده جی۔

جناب سپیکر: او Next سوال نمبر 573 منجانب ابراهیم خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 573 _ جناب محمد ابراهیم خان، کیا وزیر بلديات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 4 میں پانی کی شدید ضرورت کے پیش نظر وزیر اعلیٰ صاحب نے تین عدد ڈیوب ویل اور دو عدد موٹروں کی تنصیب کے احکامات صادر فرمائے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں مدنی کالونی کے لئے بذریعہ چٹھی نمبر SO-111/

CMS/6-8-03 مورخہ 24/03/2003 (نوئے کلی) کے لئے چٹھی نمبر-DO(P&D)/32

17-15/CM/34 مورخہ 19/03/2003 (برائے 3 عدد ڈیوب ویل) اور ریحان آباد لنڈی ارباب کے

لئے چٹھی نمبر SO111/CM-6-8-03 مورخہ 24/03/2003 برائے موٹرز جاری کی گئی؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ علاقوں میں ٹیوب ویلز نصب کرنے اور موٹرز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر جواب نفی میں وہ تو وجوہات بتائی جائیں؟
 سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں واٹر سپلائی سکیم مدنی کالونی اور واٹر سپلائی سکیم نوے کلی پر کام شروع ہو چکا ہے اور دونوں سکیموں کے ٹیوب ویلز مکمل ہو چکے ہیں باقی ماندہ کام آئندہ چند روز میں شروع ہو جائے گا۔
 جبکہ واٹر سپلائی سکیم ریحان آباد اور دو عدد موٹریں برائے گاؤں سواتی اور مشتاق آباد وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات میں شامل ہیں اور ان کے اسٹیٹس ابھی منظوری کے مرحلے میں ہیں۔ جیسے ہی انکی منظوری آئے گی ان سکیموں پر بھی کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مطمئن یئے؟

جناب ابراہیم خان: مطمئن یم۔ جی

جناب سپیکر: سوال نمبر 623 منجانب سید مرید کاظم شاہ صاحب ایم پی اے (Not present) یہ دیکھیں ناکہ کتنا پلندہ ہے اور اب وہ نہیں ہیں (تہقہہ) سوال نمبر 634 منجانب سید قلب حسن رکن صوبائی اسمبلی۔

* 634 _ سید قلب حسن: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کی جانب سے میونسپل کمیٹی کوہاٹ کو گرانٹ دی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میونسپل کمیٹی کوہاٹ کی گزشتہ تین سالوں کی آمدنی و اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) ہاں صرف پراونشل ایوارڈ سے مبلغ 3400000 روپے۔

برائے سال 2003 ملے ہیں۔

(ب) گزشتہ تین سالوں کی آمدنی و اخراجات بشمول ترقیاتی اخراجات ذیل ہیں۔

-2001-2002

- 1- آمدن 59693975 روپے۔
 2- اخراجات 3461518 روپے۔
 3- ترقیاتی اخراجات 10883289 روپے۔
 نیز ترقیاتی کاموں کی تفصیل منسلک ہے

2002-2003

- 1- آمدن 66297904 روپے۔
 2- اخراجات 43450873 روپے۔
 3- ترقیاتی اخراجات 17578509 روپے۔
 نیز ترقیاتی کاموں کی تفصیل منسلک ہے۔

2003-2004

- 1- آمدن 114927769 روپے۔
 2- اخراجات 79974923 روپے۔
 3- ترقیاتی اخراجات 33342500 روپے۔
 نیز ترقیاتی کاموں کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

سید قلب حسن: مہربانی صاحب، سر! دیکھنی ما گزارش کرے وو چي دا "گزشتہ تین سالوں کی آمدنی، اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل فراہم کی جائے" د آمدن تفصیل چي کوم دے، دوئی صرف ہغہ Amount ئے لیکلی دی او ہغہ تفصیل ئے نہ دے لیکلے۔ دیکھنی ضمنی کوئسچن زما دا دے سر، چي دا کرایي باندې دکانونہ ملی بھگت سرہ ور کرے شوې دی۔ پہ سو روپي ډیرھ سو او پہ دو سو روپي پہ کرایہ باندې ورکړی دی بیا ہغہ خلقو ہغہ دکانونہ پہ دو دو ہزار، تین تین ہزار باندې ورکړی دی، لکھونہ روپي پہ دیکھنی گپر دے۔ اوس جی بیا ہغہ خبرہ دہ چي منسٹر صاحب شتہ نہ، لکھ دا کوئسچن ما د دې د پارہ کرے وو چي پہ دیکھنی ډیرہ غتہ گھپلہ دہ او زما دا دوارہ کوئسچن کمیٹی تہ حوالہ کرئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ ہغی مخکیبندی باندې خو خبرہ اوشوہ نو مطلب دا دے چي، جی۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): یہاں پر میرے پاس مکمل جو جواب آیا ہے اور محکمہ نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے بھی حوالے کیا ہوا ہے۔ یہاں پر تقریباً بیس، پچیس صفحات کا جواب ہے، جس میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ دیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: د آمدن تفصیل نشتہ پکنہی، ور کنبہی۔
وزیر قانون: یہ تفصیل ہمارے پاس پڑی ہوئی ہے۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے کی گئی ہے۔ یہ تقریباً بیس پچیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ تفصیل میرے پاس پڑی ہوئی ہے۔ اس میں اخراجات بھی ہیں اور آمدن بھی ہے۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: اخراجات کا اس میں نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Please, please, no cross talking at all.

وزیر قانون: آپ آمدن بھی دیکھ لیں، آپ دیکھ لیں ادھر بھی، آپ تو گپ لگاتے ہیں۔
جناب سپیکر: آپ جواب دیکھ لیں۔ اس میں آمدن اور اخراجات کی تفصیل ہے۔
سید قلب حسن: د آمدن تفصیل جی نشتہ، د آمدن تفصیل ما تہ پکار دے۔ د آمدن تفصیل چرتہ کنبہی دے ما تہ د او بنائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آمدن پہ 2001 او۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: کوم Page باندھی دے جی؟ Page او بنائی کنہ۔ جناب سپیکر صاحب، پہ دیکنبہی د آمدن تفصیل نشتہ او دا کونسچن د پینخو میاشتو بعد راغلو او دا گول مول جو ابونہ ئے جی ور کپی دی۔ دہی وجہی نہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دیکھ لیں نمبرون 2001-2002 آمدن 5,96,93,975 روپے۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: دا 5,96,93,975 روپئی چہی کوم دی نو دا خو تفصیل نہ دے کنہ۔ دا خو بس Direct فگر ور کپے دے۔ زما چہی کوم مقصد دے نو ہغہ دا دے چہی دوئی د تفصیل اولیکلی چہی مونر۔ تہ پتہ اولگی چہی پہ دیکنبہی کومہ گھپلہ شوہی دہ د دو ہزار کرایہ والا دکان دوئی پہ سو روپئی کرایہ باندھی ور کپے دے، د ہغی مونر معلومات کوؤ۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: اگر دو ہزار کی دکان ہم نے ایک سو روپے پر دی ہے اور وہ اگر ان کے علم میں ہو تو وہ ہمیں بتا دیں، ہم اس پر انکو آری مقرر کر دیں گے۔

سید قلب حسن: دوئی دی تفصیل ور کری، بس خبرہ بہ ختمہ شی کنہ۔

Mr. Speaker: Please don't cross talking, please. Address the chair, please.

Minister for Law: I am so sorry, I am sorry sir.

اگر انکو معلوم ہے کہ ایسا کوئی گھپلا ہوا ہے تو پھر معزز رکن اسکو Identify کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے انکو سنیں۔ پھر آپ (مداخلت) حبیب الرحمان خان! آپ تشریف رکھیے۔ جب ایک معزز رکن یا منسٹر فلور پر ہوں تو دوسرے کو میں آپکو موقع دوں گا۔ لیکن پہلے جو سپلیمنٹری کو سچن ہو اسے۔ اسکا جواب تو سن لیں نا جی۔

وزیر قانون: ہم نے آمدن کے بارے میں یہاں پر بتایا ہے جی 2001 اور 2002 کے بارے میں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تفصیل کے بارے میں ہے، یہ تو آپ نے Lump sum بتا دیا ہے۔

وزیر قانون: جی ہاں! ابھی انکا کو سچن یہ ہے کہ انہوں نے دکانیں جو ہیں جو فراڈ سے، یا مطلب ہے کہ Un fair means سے ایک ہزار کی دکان ایک سو روپے کر ایہ پر دی ہے اور سو روپے کی دکان پانچ روپے پر دی ہے۔ اگر انکو معلوم ہے کہ اس سے آمدن کم ہو رہی ہے گورنمنٹ کو نقصان ہو رہا ہے تو وہ Identify کر لیں۔ ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہم Action لینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: جناب قلب حسن خان۔

سید قلب حسن: جناب والا زما گزارش دا دے چہی زمونبرہ کوم آمدن دے نو دھغی تفصیل د او بنائی پہ دیکھنی جواب چہی کوم دے ہغہ Lump sum ور کرے شوے دے۔ زما گزارش دا دے چہی ماتہ پتہ دہ۔ حکہ چہی زہ دھغی حلقہی ممبر یمہ چہی پہ دیکھنی گھپلی شوی دی، مونبرہ تہ د تفصیل سرہ Details را کری جی بس دغہ کو سچن دے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب جی زہ وضاحت کو مہ۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی اگر یہ آمدن کی تفصیل چاہتے ہیں تو ہم اجلاس کے دوران کسی ٹائم انکو آمدن کی تفصیل دے دیں گے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: ہاں جی۔

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب! سپلیمنٹری ہے؟

جناب بشیر احمد بلور: ہاں جی۔ میں آپکی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کونسی صاف لکھا ہے کہ ہمیں تفصیل مہیا کی جائے۔ یہ کونسی ہے، جیسے پہلے یہ بات شاہ صاحب نے کہی کہ منسٹر صاحب انٹرسٹ نہیں لیتے اسمبلی میں، تو آپ مہربانی کر کے ذرا منسٹر صاحب کو کہیں، بلدیات کے منسٹر کو کہ وہ یہاں موجود ہیں۔ انکا کیا تناضوری کام ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری کونسی ہے جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔ عبدالاکبر خان صاحب!

Mr.Abdul Akber Khan: Is it incomplete answer? It is not in complete answer?

میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا یہ نامکمل جواب نہیں ہے؟ کیا یہ نامکمل جواب نہیں ہے۔ تا سو تہ پہ دہی بارہ کنبہی موقع در کومہ۔

جناب حبیب الرحمان: ہم پہ دہی بارہ کنبہی موقع را کرائی۔

جناب سپیکر: ہم پہ دہی بارہ کنبہی موقع در کومہ کنہ۔

وزیر قانون: میں اسکو اپنی استطاعت کے مطابق نامکمل جواب نہیں سمجھتا، مکمل سمجھتا ہوں کیونکہ آمدن ہم نے بتائی ہے کہ اتنی آمدن ہماری ہے ڈسٹرکٹ کرک، کے ڈی اے کی اور اخراجات جو ہم نے کئے ہیں۔ ان پر کوئی معترض ہو سکتا ہے۔ اخراجات کی تفصیل ہم نے مکمل دی ہوئی ہے۔ اگر یہ چاہیے تو، میں پھر بھی

ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ اگر ان کی یہی بات ہے کہ ہمیں آمدن بھی بتائی جائے کہ آمدن ایک ایک روپے دو دو روپے بتائی جائے کہ فلاں دکان سے فلاں دکان سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تفصیل کے بارے میں ہے، ڈیٹیل۔

وزیر قانون: وہ تفصیل بھی ہم مہیا کر دیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جب انہوں نے سوال میں تفصیل پوچھی ہے تو تفصیل اس کے ساتھ پوری پوری کیوں نہیں دی گئی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور: آپ (ب) کو پڑھیں جی، آپ پڑھ کر یہ بتائیں کہ آپ نے کیا لکھا ہے؟ (ب) میں یہ لکھا گیا ہے کہ اگر جواب اثبات میں ہو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: کہ "میونسپل کمیٹی کوہاٹ کی گزشتہ تین سالوں کی آمدن، اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے"

جناب سپیکر: جی۔ حبیب الرحمان خان!

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب! جواب بالکل Upto the point دے۔ تاسو گورنری دے (ب) جز تہ او گوری "کوہاٹ کی گزشتہ تین سالوں کے آمدنی، اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے" دا دوہ فقرہ دی۔ د آمدن تفصیل دوئی نہ دے وئیلے پہ دے سوال کنہی او د اخراجاتو تفصیل دوئی غوبنتی دے۔ تاسو دے فقرہ Grammatically او گورنری، بالکل جواب Upto the point دے۔ ہیخ قسمہ پہ دیکہنی د آمدن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! زما پہ خیال کہ تاسو او گورنری یونین کونسل وائز ہغوی بالکل مطلب دا دے چے جواب ور کرے دے۔ نو بیا ہم۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: زمونہہ کوئسچن دا دے چے آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے بس Simple اوس کہ پہ دے باندھے دوئی نہ پوہیری۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! Comma کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ Comma کا مطلب اور ہوتا ہے تو آمدنی اور اخراجات اگر Comma لگایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آمدن اور اخراجات دونوں کی تفصیل۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں قلب حسن صاحب کا موقف درست لگتا ہے کہ واقعی وہاں پر دو دو ہزار روپے کی دکان ایک سو روپے کرایہ پر دی جا رہی ہے۔ شاید اس لئے محکمے نے جواب دینا گوارہ نہیں کیا اور اس میں ہم سب کا Interest ہے کہ ریونیو بڑے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! یہ انکی نشاندہی کر لیں ہم انکا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب! پہ دیکھنی زما یو گزارش و اورئی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس کی بات سنو۔ مشتاق غنی کی یا آپ کی؟ اس پر کافی بحث مباحثہ ہو گیا ہے اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو یا تو آپ رول 48 کے تحت نوٹس دے دیں۔ کہ منسٹر صاحب نے تو کہتا ہے کہ اسکی ہم انکو آری کریں گے۔

سید قلب حسن: بس جی کمیٹی تہ نئے حوالہ کرنی۔ کمیٹی تہ نئے حوالہ کرنی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: کمیٹی کی ضرورت تو مجھے دکھائی نہیں دیتی میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آمدن ٹوٹل ہم نے بتادی ہے اگر یہ متعرض ہیں کہ یہ ٹوٹل آمدن تین سالوں کی محکمہ نے ہمیں جودی ہوئی ہے یہ غلط ہے یا وہ پیش نہیں کر سکتے یا اس میں چوری ہوئی ہے یا بدیانتی ہوئی ہے۔ تو ہم انکو وہی آمدن کی پوری ڈیٹیل اس اجلاس کے دوران دے دیں گے۔ تو اس میں کمیٹی کی کیا ضرورت ہے کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں؟۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: دا سوال د Pending کرنی شی او تفصیل د ورکری نو بیا بہ پرې خبرہ او کړو۔

وزیر قانون: یہ Pending کیوں ہو جائے تفصیل ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یا تو آپ از خود اس میں انکوائری کر لیں اور ممبر صاحب کو اعتماد میں لے لیں۔ آپ ممبر صاحب کو تفصیل بتادیں۔ انکا جو موقف ہے کہ بھائی کرایہ کہیں زیادہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ کم وصول ہو رہا ہے۔ گورنمنٹ کو آمدن کم ہو رہی ہے اس سے تو آپ پوری تفصیل انکو دے دیں۔ انکو مطمئن کریں۔
وزیر قانون: وہ ہم دے دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے Next سوال نمبر 663، منجانب جناب عتیق الرحمان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی -Absent- سوال نمبر 668 منجانب میاں نثار گل صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 668 _ میاں نثار گل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل میونسپل کمیٹی کرک میلوں، ٹول، آڈہ، پراپرٹی اور معدنیات پر لگائے گئے ٹیکس وصول کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کمیٹی میں مختلف عہدوں پر ملازمین اپنے فرائض انجام دیتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تحصیل میونسپل کمیٹی کرک میں ملازمین کی تعداد بمعہ تنخواہ اور کہاں کہاں فرائض سرانجام دے رہے ہیں کی تفصیل ہر ایک کی الگ الگ فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ کمیٹی میلوں، ٹول، آڈہ، پراپرٹی اور معدنیات پر لگائے گئے ٹیکس سے جتنی آمدن حاصل کرتی ہے انکی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ کمیٹی نے 30 جون 2001 تا 30 جون 2002 اور 30 جون 2002 سے تاحال ٹیکس کی مد میں جتنی آمدنی حاصل کی ہے الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز تحصیل میونسپل کمیٹی کرک کیوں ناکامی سے دوچار ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

سر دار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) ہاں سوائے ٹول، معدنیات۔

(ب) ہاں۔

(ج) (i) سٹاف پوزیشن لف ہے Annex-A۔

(ii) (iii) ٹیکس کی مد میں آمدنی برائے سال 2001-2002 اور 2002-2003 لف ہے۔ Annex-

-B

مزید یہ کہ ٹی ایم اے کرک کی مالی بحران کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اکثر اے ٹیکس / ایکسپورٹ ٹیکس کی مد میں موصولہ ماہانہ قسط پہلے خود موصولہ ٹیکس سے کم ہے۔

2۔ سابقہ میونسپل کمیٹی کرک اور سابقہ ڈسٹرکٹ کونسل کرک کے بیشتر ملازمین ٹی ایم اے کرک میں ایڈجسٹ کی گئی۔

3۔ سابقہ میونسپل کمیٹی اور سابقہ ڈسٹرکٹ کرک کی واپڈا بقایا جات اور ٹھیکیداروں کے بقایا جات اور Contingencies بقایا جات کی ادائیگی کی وجہ سے مالی پوزیشن کمزور ہو گئی۔ واضح ہو کر صوبائی حکومت نے واپڈا کے بقایا جات کے سلسلے میں کونسل ہذا کے ماہانہ اقساط برائے اکثر اے ٹیکس براہ راست کاٹ کر ٹی ایم اے کرک کو مالی بحران سے دوچار کرنے میں اہم کردار کیا۔

(باقی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب سپیکر: میاں صاحب مطمئن ہیں۔

میاں نثار گل: ناجی۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ سوال بھی کرک کا، منسٹر صاحب بھی کرک کے، بحران بھی کرک کا۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے۔ اس سوال کو جمع کرنے کا میرا مقصد یہ تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: جی سر! تحصیل میونسپل کمیٹی کرک۔ یہ آخری فقرہ میں آپ کو پڑھ کر سننا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: اس میں نے لکھا ہے کہ: تحصیل میونسپل کمیٹی کرک کیوں ناکامی سے دوچار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟" جناب سپیکر! یہ اسی ہزار لوگوں کی آبادی ہے ہر مہینے یہاں پر ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں اور محکمے نے خود لکھا ہے کہ ٹی ایم اے کرک کی مالی بحران کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے ثابت ہوا۔ کہ یہ ٹی ایم اے ناکام ہو گئی ہے۔ تو جناب سپیکر یہ لکھتے ہیں کہ Oct اکثر اے ٹیکس / ایکسپورٹ ٹیکس کی مد میں موصولہ ماہانہ قسط پہلے خود موصولہ ٹیکس سے کم ہے۔ سابقہ میونسپل کمیٹی کرک اور سابقہ

ڈسٹرکٹ کو نسل کرک کے بیشتر ملازمین ٹی ایم اے کرک میں ایڈجسٹ کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! یقین کریں کہ یہ Main تحصیل سٹی کا مسئلہ ہے اور ہر دو مہینے کے بعد ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں اور دس، زیادہ دن ان لوگوں کو پانی کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ میں نے یہ سوال جو جمع کیا تھا۔ میں یہ ریکوریسٹ کرتا ہوں کہ اس سوال پر انکو اٹری کی جائے کہ ٹی ایم اے کرک ناکام کیوں ہوئی ہے اور اسی ہزار لوگوں کو تکالیف کیوں ہیں؟ میں اور منسٹر صاحب بھی کرک گئے ہیں اور ان کو بھی پتہ ہے کہ روزانہ اسی مسئلے کی وجہ سے ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں۔ میں یہ ریکوریسٹ کرتا ہوں کہ سوال ایسی اسی ہزار آبادی کی خاطر کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس میں جو گھپلے ہو رہے ہیں یا لوگوں کو جو تکالیف ہیں کیونکہ جب سے یہ ٹی ایم اے بنی ہے ہڑتالوں کی وجہ سے لوگوں کو پانی کا مسئلہ ہے اسکا 93 افراد کا سٹاف ہے جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اسی ٹی ایم اے میں ایڈجسٹ کیا ہے اور ان کی تنخواہوں کا بحران بھی ہے اور لوگوں کو پانی کا مسئلہ بھی ہے۔

قاری محمد عبداللہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ No supplementary۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب! جی، جی۔

وزیر قانون: وہ تو مطمئن نظر آرہے ہیں۔ پانی کا مسئلہ تو تقریباً سارے ڈسٹرکٹ کرک میں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: پانی کا مسئلہ، اس میں تو یہ نہیں ہے۔ پانی کا مسئلہ ضلع کرک کا گاؤں گاؤں میں ہے۔ اس کے

لئے حکومت نے تقریباً ڈرائیڈ پروگرام شروع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کیا بونیر میں نہیں ہے، صرف کرک میں ہے؟

وزیر قانون: سر! یہ کرک کے متعلق سوال ہے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔

وزیر قانون: بونیر بہت پسماندہ ہے کرک سے بھی۔

میاں نثار گل: میرا مطلب اس سوال سے یہ نہیں ہے۔ کہ میں پانی کے لئے گرانٹ چاہتا ہوں۔ پانی کی

لائسنس بچھی ہوئی ہیں، لوگوں کے گھروں میں نکلے لگے ہوئے ہیں لیکن ٹی ایم اے کے سٹاف کی ہڑتالوں

کی وجہ سے لوگوں کو بحرانوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسکو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ٹی ایم اے سٹاف کی In- efficiency کے بارے میں بات کر رہے ہیں جی۔

میاں نثار گل: میں تو سٹاف کے بارے میں بات کرتا ہوں، پانی کے لئے فنڈ مجھے نہیں چاہیے۔

وزیر قانون: جناب والا! آج تک تو کرک سٹی سے، اگر ان کا مطلب کرک کی Proper city ہو تو وہاں

سے کوئی ایسا احتجاج یا جلوس یا کچھ ایسی کوئی بات نہیں آئی ہے۔ سر! آپ ہماری طرف توجہ دیں

(تھقبے، تالیاں)

جناب سپیکر: آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اس لئے میں نے جو کہا ملک

ظفر اعظم صاحب کرک سے Belong کرتے ہیں اور اسی جگہ کاروزانہ پانی پیتے ہیں۔ ان کو کس طرح پتہ

نہیں کہ وہاں ہڑتالیں ہوتی نہیں ہیں، ہر دو مہینے میں ہڑتالیں ہوتی ہیں اور جناب سپیکر! چیف منسٹر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order please.

میاں نثار گل: جناب ظفر اعظم صاحب! آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صوبہ

سرحد نے اس کے لئے بیس لاکھ روپے کی سپیشل گرانٹ بھی دی تھی جو کہ ابھی تک نہیں ملی ہے۔ اس لئے

وہاں پر ہڑتالیں ہوتی ہیں آپ کو پتہ ہونا چاہیے اور ہورہی ہیں، آپ کرک سے Belong بھی کرتے ہیں اور

آپ کو پتہ نہیں ہے کہ کرک سٹی میں ٹی ایم اے کے ممبران کی وجہ سے ہڑتالیں ہوتی رہتی ہیں۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ آپ توجہ سے سن رہے ہیں۔ آپ توجہ سے جواب دے دیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! آپ میری بات توجہ سے سنیں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: آج آپ بڑے اچھے موڈ میں ہیں، تھوڑی ہماری طرف بھی توجہ دیا کریں جی۔ میرا یہاں پر جو

کوئسٹن ہے، وہ ٹی ایم اے کا ہے کہ ٹی ایم اے Losses میں جا رہی ہے اور کیوں جا رہی ہے، کیا

Burden ہے اس پر؟ اور یہاں پر پانی کا مسئلہ ہی نہیں۔ آپ اس کو کسٹن کو دیکھیں جی۔ یہ اسکے آخر میں آتا

ہے کہ نیز تحصیل میونسپل کمیٹی کرک کیوں ناکامی سے دوچار ہے۔ تفصیل فراہم کیا جائے؟ آپ تھوڑا اپنے

اس کو کسٹن کو دیکھیں جی جو کہ آپ کے سامنے ہے۔ یہاں پر پانی کا مسئلہ نہیں اٹھایا گیا ہے۔ اگر پانی کے

مسئلے کے متعلق بات ہو تو اس پر Fresh question لائیں تو ہم اس پر توجہ دیں گے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میرا عرض یہ ہے کہ ٹی ایم اے کرک پانی بھی فراہم کرتی ہے اور مسائل یعنی صفائی بھی کرتی ہے۔ سارا کام ٹی ایم اے کرک کرتی ہے۔ تو یہ سارے مسائل، وہاں جب انکو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔ تو وہاں گندگی بھی پڑی ہوگی۔ پانی کے نلکے بھی بند ہونگے اور سارا کچھ بھی ہوگا تو اس میں سارے مسائل جمع ہیں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میں نثار بھائی سے متفق ہوں لیکن انکا جو کوسن ہے، اس میں اسکا ذکر ہی نہیں ہے۔ ہاں اگر ذکر ہو جائے تو اسکا جواب دے دیں گے۔

میاں نثار گل: جناب اس بحران کی وجہ یہ ہے کہ ادھر سٹاف زیادہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے سٹاف کے بارے میں پوچھا ہے اور ناکامی کے بارے میں پوچھا ہے۔ آپ نے پانی کی فراہمی کے بارے میں نہیں پوچھا ہے۔

میاں نثار گل: نہیں، ناکامی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں علاقے کے سارے مسائل آتے ہیں، جو بھی مسائل ہیں۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ Fresh information ہے۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: سر! اس سوال کو اٹھائے آٹھ مہینے گزر چکے ہیں اور یہ اب فلور پر آیا ہے۔ آٹھ مہینے اور گزر جائیں گے اور ہم گھروں میں بیٹھ جائیں گے اور لوگوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سوال آٹھ مہینے پہلے میں نے جمع کرایا تھا اور آج اس اسمبلی کے فلور پر آیا ہے اور پھر آٹھ مہینے کے بعد لوگوں کے مسائل اسی طرح رہیں گے اور ہم آخر میں گھروں میں بیٹھ جائیں گے اور مسائل حل نہیں کریں گے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ٹی ایم اے کرک ناکام کیوں ہے؟ حکومت کو چاہئے کہ اسکی ناکامی کے اسباب معلوم کرے تاکہ لوگوں کی اسی ہزار آبادی کو بنیادی سہولیات مل سکیں۔

جناب سپیکر: جی! ملک ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: جناب والا! میں نثار بھائی کو صرف یہاں پر جو جواب موصول ہوا ہے کہ ناکام کیوں ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں کا کڑائے ٹیکس اور ایکسپورٹ ٹیکس سنٹرل گورنمنٹ کے پاس چلا گیا ہے اور میرے خیال میں نواز شریف کے دو میں چلا گیا تھا تو اسکی وجہ سے ٹیکس کی آمدنی میں کمی ہوئی ہے۔ باقی Devolution

plan کے تحت یہ ٹی ایم اے فلانہ ڈینگا، سابقہ ڈسٹرکٹ کونسل کے جتنے بھی ایمپلائز تھے اور جتنا بھی فنڈز تھا، وہ Distribute ہو کر اور جو ایمپلائز تھے، وہ سارے ٹی ایم اے کرک میں شامل ہو گئے۔ جس طرح یہاں پر بھی ہو چکے ہیں چونکہ یہاں پر سارے لوکل لوگ اس پر بھرتی ہوئے تھے اور وہ ٹی ایم اے میں جانا پسند نہیں کرتے تھے، اب بھی یہ نار بھائی کا حلقہ ہے، اگر یہ چاہیں تو اس میں تفصیل دی گئی ہے کہ فلاں بندہ کہاں پر کام کر رہا ہے اور فلاں بندہ یہاں پر کام کرتا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو وہ نام بتادیں گے ہم وزیر صاحب سے اور ناظم سے سفارش کر لیں گے کہ ایم پی اے صاحب کی یہ خواہش ہے کہ ان لوگوں کو نوکریوں سے نکالا جائے۔ تو انکو نکال کر اس پر سے بوجھ ہلکا کر دیا جائے گا

(آوازیں/شور)

میاں نثار گل: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ملک ظفر اعظم صاحب تحصیل کرک کے تحت نصرتی کی ٹی ایم اے کے Representative ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس ٹی ایم اے کے لوگ ٹرانسفر کرانا چاہتا ہوں۔ ابھی مجھے کھل کر بولنا پڑے گا۔ تحت نصرتی کے ٹی ایم اے جو کہ ملک ظفر اعظم صاحب کا حلقہ ہے، وہ اپنا ڈیفنس کرنا چاہتے ہیں کہ اس حلقے میں لوگ نہ آئیں کم از کم ظفر صاحب، ہم ڈسٹرکٹ کرک کے رہنے والے ہیں۔ آج اگر وزیر بلدیات ہوتے تو میرے خیال میں سوال کو سمجھ سکتے کہ میرا مطلب کیا ہے کہ ایک ٹی ایم اے میں 93 لوگ ایڈجسٹ ہو گئے ہیں اور باقی ٹی ایم اے خالی پڑے ہیں اور آپ Resist کر رہے ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ مل بیٹھ اگر یہ سوال حل کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: This is not supplementary اگر آپ اور منسٹر صاحب، مطلب یہ ہے کہ ملیں اور جو بھی سٹاف ڈیوٹیاں نہیں کر رہے اور اسکی جو بھی کوتائیاں اور کمی ہے تو اس پر بات ہو سکتی ہے۔ مزید اگر آپ اس کو Agitate کرنا چاہتے ہیں تو رول 48 کے تحت آپ نوٹس دے دیں تو پھر اس مسئلے پر تفصیل کے ساتھ اس ہاؤس میں Deliberations ہوگی۔

میاں نثار گل: میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: یومنت ماتہ پریردئی، ماتہ یومنت اجازت راکرئی چہی دوئی یوہ خبرہ اوکرلہ چہی دنوازشریف پہ دور کنبہی ہغہ کرائے چہی کوم دے نوہغہ ختم

کھے شوے ده۔ نو په دې وجه باندې دا آمدن کم شو نو د دې سره دا پرابلم جوړېږي For the information of Minister for Law and Parliamentary Affairs دا تهېک ده چې هغه مرکزی حکومت ختم کړی وو۔ خو بیا سیلز ټیکس اولگیدو د هغه سیلز ټیکس پیسې مرکزی حکومت وصولوی هم چې خومره گرانټ به مخکښې په هغه Octroy باندې راتلو۔ نو هم د هغې برابر گرانټ صوبو ته ملاوېږي نو پکار دا ده چې د دوی چې کوم د اکړانې پسې کمې شوی دی نو هغه صوبائی حکومت ته راغلی دی۔ هغه پیسې د ورله ورکړی نو د دوی دا پرابلم به حل شی۔

وزیر قانون: میں آپ کے ساتھ متفق ہوں اور میں یہی انکو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ ادھر ادھر جب جارہے ہیں تو اسکی بجائے اسکی آمدنی سیل ٹیکس میں آرہی ہے صوبے کو تو صوبے سے اپنی ٹی ایم اے کے لئے وہ کریں جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 686 الحاجیہ غزالہ حبیب صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی، میاں صاحب! آپ بیٹھ جائیے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا ہوں اور اس سوال پر اسمبلی کے فلور پر بحث کی اور پندرہ، بیس منٹ تک اسمبلی کا ٹائم ضائع کیا۔ اس لئے کہ آپ یہ اسی ہزار لوگوں کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ رول 48 کے تحت نوٹس دے دیں۔

میاں نثار گل: میں نوٹس دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ آپ نوٹس دے دیں۔ سوال نمبر 686 منجانب الحاجیہ غزالہ حبیب صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 686 _ الحاجیہ غزالہ حبیب: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1994 تا 1996 ممبران اسمبلی کی وساطت سے خرچ کئے جانے والے

(CUP) فنڈ کی گائیڈ لائن میں ڈسپنریاں تعمیر کرنے کا اختیار دیا گیا تھا;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کی وساطت سے کپ فنڈ سے سابقہ حلقہ پی ایف 57 میں

49 عدد ڈسپنسریاں تعمیر ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو مذکورہ تمام ڈسپنسریوں کی تفصیل فراہم کی جائے نیز

حکومت کب تک ان ڈسپنسریوں کو سٹاف مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) درست ہے۔

(ب) حلقہ پی ایف 57 میں 41 ڈسپنسریاں تعمیر ہوئی ہیں۔ تفصیل نیچے دی گئی ہے:

LIST OF NON-FUNCTIONAL DISPENSARIES
CONSTRUCTED UNDER VARIOUS PROGRAMES UN PF-57
DISTRICT MANSEHRA.

S. No. Name of Civil Dispensaries.

1. Moorat Mera.
2. Seri Gorai
3. Thathi Kalan
4. Kundian.
5. Mat serian
6. Kalwal
7. Dum Nallah
8. Ling
9. Davil
10. Chamrasi
11. Neel Patia
12. Peela Kari
13. Degri.
14. Bucha Pandi
15. Jund Seri.
16. Dara Gidu Bagle.
17. Sehki.
18. Heryala.
19. Bai
20. Bahan Makhan Gali.
21. Gujjar Gali.
22. Sinjli.
23. Parkhain.
24. Shanain.

25. Chamial.
26. Kotera.
27. Bagwai.
28. Ramkot.
29. Poodnial.
30. Khail.
31. Gujran.
32. Seri Meher Gul.
33. Khalyala.
34. Basangar.
35. Sunj.
36. Seri Gali.
37. Gallain.
38. Sawan Mera.
39. Chamari.
40. Trari.
41. Thakra.

(ج) تمام مذکورہ ڈسپنسریوں کی لسٹ درج ذیل محکمہ خزانہ کو ان آسامیوں کے لئے رجوع کیا گیا ہے جن کی منظوری اگلے سال تک آنے کی امید ہے منظوری کے بعد ان میں سٹاف مہیا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال ہے؟

الحاجیہ غزالہ حبیب: اس میں میری سپلیمنٹری یہ ہے کہ اسکی تعمیر پر پہلے سات سال گزر چکے ہیں اور یہ بند پڑی ہے جس سے غریب لوگوں کو انتہائی تکلیف کا سامان ہے اور انہیں چھوٹی چھوٹی تکالیف کے لئے بھی دور دراز ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے۔ تو میں آئریبل منسٹر ہیلتھ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ اس سوال کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ وہ اس سال اس میں تعیناتی کا حکم صادر فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: یہ تو بلدیات کے منسٹر سے سوال ہے اور آپ۔۔۔۔۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: یہ ڈیپارٹمنٹ انکا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بلدیات کے کپ پروگرام سے متعلق ہے۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: ڈسپنسریوں میں تعیناتی وزیر صحت صاحب نے کرنی ہے تو اس لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب حبیب الرحمان: یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! غزالہ حبیب صاحبہ نے جو کوسٹنگ کیا ہے۔ وہ کپ فنڈ کے متعلق ہے اس زمانے میں ڈسپنسریاں تعمیر کرنے کی اجازت تھی تو اس فنڈ کے تحت جو ڈسپنسریاں قائم ہوئی ہیں، وہ یقیناً بلدیات کی طرف سے تعمیر ہوئی ہیں۔ لیکن بلدیات نے اسکو Hand over کیا ہے ہیلتھ کو، لہذا یہ ہیلتھ کے ساتھ Related ہے۔ جی۔

جناب سپیکر: جی۔ حبیب الرحمان خان!

جناب حبیب الرحمان: زہ جی دا عرض کومہ پہ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، پہ PF-57 کبھی صرف 49 ڈسپنسری د کپ فنڈ نہ جوڑی شوی دی۔ نو کہ دہی دغی حکومت دومرہ کارکردگی کپی وی، ہغہ وخت کبھی 80 سیٹونہ و نو چار ہزار ڈسپنسری پکار دہ چہی پہ کپ فنڈز کبھی جوڑی شوی و۔ نو دہی دغہ کول غواہی نو کہ پہ انصاف وی خو پکار دہ چہی پہ تولو حلقو کبھی دومرہ دومرہ جوڑی شوی و۔ دغہ شان پہ تعمیر وطن پروگرام کبھی پہ بونیر کبھی ہم شپارس ڈسپنسری جوڑی شوی دی مخکبھی ہم د اسمبلی پہ فلور بانڈی دا خبرہ مونر۔ راوستی و۔ خو ہیلتھ منسٹر صاحب وٹیل چہی دا مونرہ تہ نہ دی حوالہ شوی۔ نو کہ دہی پارہ خہ لار راوباسی د تولو Smooth طریقہ چہی دا ڈسپنسری پہ کار دوی راولی او مطلب دادے چہی دوی دغہ اوکری۔

Mr. Speaker: Minister for Health.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بسم اللہ الرحمن الرحیم! محترم سپیکر صاحب! حبیب الرحمان صاحب نے نشاندہی کی۔ کہ اس طریقے سے کپ فنڈ کے تحت بھی بنی ہیں۔ بہت زیادہ ڈسپنسریاں اور مختلف پروگرام کے تحت، فیڈرل پروگرام کے تحت، جو ایم این ایز کو فنڈز ملتے تھے انکے تحت بھی بنی تھیں اور اس وقت ڈسپنسریوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم نے اس سال اپنے محکمے کو یہ Instructions دی ہیں کہ وہ پوری تفصیلات جمع کریں، ویسے ممکن تو نہیں ہے کہ سب کے لئے آسامیاں Sanction کی جائیں، لیکن حکومت دیکھے گی کہ چنگی Proper handing and taking over ہوئی ہیں اور وہ Complete ہو گئی ہیں، حکومت Privatize کرے گی، حکومت اپنی فنانشل پوزیشن کو سامنے رکھ کر Privatize کرے

گی۔۔ کہ کن کن کو ہم فوری طور پر سٹاف مہیا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم یہ Commitment فلور آف دی ہاؤس پر کریں گے۔ مطلب یہ ہے کہ جو چار ہزار یا تین ہزار بنی ہیں یا جتنی بھی بنی ہیں۔ ان سب کو ہم وہ فراہم کریں گے تو یہ ممکن نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 733 منجانب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب ایم پی اے۔ سوال نمبر 733 منجانب جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔ (Absent) سوال نمبر 751 منجانب میاں نثار گل صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 751 _ میاں نثار گل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سب انجینئر کی جائزہ رپورٹ کے مطابق حلقہ PF-40 کی سڑکوں کی حالت انتہائی خراب ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں مندرجہ ذیل علاقوں کی سڑکیں خراب حالت کی وجہ سے انتہائی توجہ کی حامل ہیں:

(i) نیازی ویل تالوسہ سر۔

(ii) نرس پنوس تاخرم۔

(iii) کرک تا صابر آباد۔

(iv) بلال چوک تا عنڈی میر خان خیل۔

(v) بانڈہ داود شاہ تا ٹیری۔

(vi) ٹیری تا گرگری۔

(vii) کبیر کھ تا ڈیلی میلہ۔

(viii) صابر آباد تا علی خیل۔

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سڑکوں پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) کرک تاصا بر آباد سڑک کے لئے فرنٹسیر ہائی وے اتھارٹی 1-PC تار کر رہی ہے۔ نیز مالی مشکلات کے باوجود باقی تمام ضلعی سڑکوں کی سالانہ مرمتی کے لئے اس سال مبلغ Rs.2,674,000/ مہیا کئے گئے ہیں جن میں سے بعض سڑکوں پر مرمت کا کام جاری ہے اس وقت پیج ورک نہیں ہو سکتا۔ گرمی کے موسم میں اس پر کام کیا جائے گا۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں احتجاجاً آج اپنے سوالوں پر بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں تھینک یو

(تالیاں)

جناب سپیکر: سوال نمبر 754 میاں نثار گل صاحب ایم پی اے۔

* 754 _ میاں نثار گل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 94-1993 کے دوران ایم پی ایز فنڈز سے مختلف دیہات کو بجلی فراہم کرنے کے لئے صوبائی خزانے سے رقم جمع کرائی گئی تھی;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل کرک اور تحصیل بانڈہ داد شاہ کے حلقہ پی ایف 40 میں اس رقم سے بجلی کے پول فراہم کئے گئے تھے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ فراہم کردہ پول اب بھی تاروں کے بغیر کھڑے ہیں;

(د) اگر (الف) و (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ پولز پر تاریں ڈال کر لوگوں کو سہولت فراہم کرنے کے لئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): حسب رپورٹ فائنا کنسٹرکشن ڈویژن بنوں جو اب درجہ ذیل ہے۔

(الف) اس کا تعلق محکمہ خزانہ صوبہ سرحد سے ہے۔

(ب) بجلی کے پول واپڈانے اپنے فنڈز سے مہیا اور نصب کئے تھے۔

(ج) یہ درست ہے کہ تاہم محکمہ واپڈانے صوبے کے مختلف دیہات کے لئے فنڈز فراہم کئے ہیں۔ لہذا جن

دیہات میں بجلی کی فراہمی کے لئے جزوی کام ہو چکا ہے مہیا کردہ فنڈز سے اس کام کو مکمل کیا جائے گا۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں بتایا گیا ہے۔

نوٹ:- واپڈا کے حکام کے مطابق متذکرہ کام میں تاخیر کی وجہ متعلقہ ٹھیکیدار اور واپڈا کے درمیان مقدمہ بازی ہے۔ اس سلسلے میں ٹھیکیدار نے واپڈا کے خلاف بلوں کی عدم ادائیگی کے لئے سینئر سول جج نوشہرہ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا ہے جبکہ واپڈا نے متعلقہ ٹھیکیدار کو (Blacklist) کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ واضح ہو کہ مذکورہ ٹھیکیدار نے نوشہرہ کے علاوہ کرک میں بھی مندرجہ بالا کام کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

میاں نثار گل: احتجاجاً آج آٹھ مہینے میں نے بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس یہی سوال پیش نہ کرنا، ایک سوال یہ احتجاج کے لئے کافی تھا۔ میرے خیال میں آئندہ کے لئے منسٹر صاحب کرک کا خاص خیال رکھیں گے۔ جناب میاں نثار گل صاحب سوال نمبر 754۔

میاں نثار گل: میرے خیال میں یہ ایسا مسئلہ ہے۔ جو پورا ڈسٹرکٹ کرک کا ہے۔ جس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے جز، ج، میں لکھا گیا ہے۔ کہ "یہ درست ہے تاہم محکمہ واپڈا نے صوبہ کے مختلف دیہات کے لئے فنڈز فراہم کئے ہیں لہذا جن دیہات میں بجلی کی فراہمی کے لئے ضروری کام ہو چکا ہے مہیا کردہ فنڈ سے اس کام کو مکمل کیا جائے"

جناب سپیکر! سن 1995 میں یہ پول لگے تھے، پورا ڈسٹرکٹ کرک میں، صرف پول ہیں اور نیچے انہوں نے لکھا ہوا ہے "نوٹ" واپڈا حکام کے مطابق متذکرہ کام میں تاخیر کی وجہ متعلقہ ٹھیکہ دار اور واپڈا کے درمیان مقدمہ بازی ہے۔ اس سلسلے میں ٹھیکہ دار نے واپڈا کے خلاف بلوں کی عدم ادائیگی کے لئے سینئر سول جج نوشہرہ کی عدالت مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ جبکہ واپڈا نے متعلقہ ٹھیکہ دار کو بلیک لسٹ کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کیا ہے۔ واضح ہو کہ مذکورہ ٹھیکہ دار نے نوشہرہ کے علاوہ کرک میں بھی مندرجہ بالا کام کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے "جناب سپیکر! 1995 سے ضلع کرک کا یہ مسئلہ ہے جس میں 19 گاؤں Involve ہیں۔ جن میں بجلی کے پول لگے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان میں تاریں یا بجلی کا کرنٹ نہیں ملا ہے۔ میں اس ایوان سے استدعا کرتا ہوں ظفر اعظم صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں اس مسئلے کا حل بھی ہو گا اور بہت کافی جگہوں سے، یہ 1995 سے 2003 تک لوگ بے تابی سے بجلی کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب ہمارے اس علاقے میں بجلی آئے گی تو یہ ٹھیکہ دار کا اور واپڈا کا مسئلہ ہے۔ لوگوں کا تو مسئلہ نہیں ہے، لوگ کدھر

جائیں۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس کے متعلق کوئی ٹھوس جواب ظفر اعظم صاحب ہمیں دے دیں کہ کرک کے جو باقی گاؤں ہیں جن میں ان کا حلقہ بھی شامل ہے وہ تو روشن ہو جائے Thank you
-very much

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): 1995 میں، اس زمانے میں تقریباً دو دو گاؤں ہر ممبر کی صوابدید پر ہوتے تھے، وہ Electrify ہو جاتے تھے۔ تو ہم نے ضلع کرک کے تقریباً 80% گاؤں کو بجلی اسی مد میں پہنچائی تھی اور اس میں بہت زیادہ گاؤں، میرے خیال میں ہمارے ڈسٹرکٹ کرک میں نہیں، بلکہ صوبہ سرحد میں بہت سارے گاؤں ایسے ہونگے اس زمانے کے کہ انکے پیسوں کا Deposit بھی اس وقت مکمل ہو چکا ہے۔ سب کچھ ادھر ہے لیکن جب پول لگ گئے تو پول لگنے کے بعد ہماری حکومت ختم ہو گئی۔ 1996 میں اور اس کے بعد ان پولوں پر تاریں بچھانا بند ہو گئیں۔ آفتاب خان شیر پاؤ کے پاس میں خود گیا ہوں اور اس بابت میں نے پوچھا تو انہوں نے یہاں پیسکو کے چیئرمین کے ساتھ بات کی ہے۔ اب چونکہ کیس عدالت میں اور جب کیس عدالت میں چلا جاتا ہے۔ تو اس بابت نہ ہم کچھ بول سکتے ہیں اور نہ، لیکن یہ ریکوریسٹ ضرور کریں گے کہ لوگوں کو تکلیف بہت زیادہ ہے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دی

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد سلیم: پہ 1996 کبھی خوزمونبر او د دوئی شریک حکومت ختم شو کنہ او کار او دریدو پہ خانی باندی، اوس خود دوبارہ بیا د دوئی حکومت راغلی دے خیر دے دغہ تارونہ د پرې خوارہ کری کنہ چي خلقو ته سهولت ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: هغوی درته او وئیل چي فیڈرل سبجکٹ دی مطلب دا دے چي سکندر خان به پکبني خپل Good offices او خه دغه استعمال کری او به شی ان شاء الله تعالیٰ۔

وزیر قانون: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ نہیں، ہماری اور انکی مشترکہ گورنمنٹ ہے۔

جناب سپیکر: Next میاں نارگل صاحب سوال نمبر 770۔

* 770 _ میاں نثار گل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے طرف سے ضلع کرک کو مختلف مدتوں میں فنڈز فراہم کئے گئے ہیں;

(ب) آیا فنڈز کی تقسیم کے لئے کوئی طریقہ کار وضع کیا گیا ہے;

(ج) آیا مذکورہ فنڈز ناظم اعلیٰ کی صوابدید پر استعمال کیا گیا ہے۔ یا اسکے استعمال کرنے سے پہلے ضلع کونسل سے باقاعدہ منظوری لی گئی تھی;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 14 اگست 2001 سے تاحال کتنا فنڈ کس کس مد میں یونین کونسل کی سطح پر خرچ ہوا۔ تاریخ وار تفصیل بمع ضلعی اسمبلی کی باقاعدہ منظوری کی تاریخ فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت کو صوبائی حکومت کی طرف سے مختلف مدتوں میں فنڈ فراہم ہوئے ہیں۔

(ب) جی ہاں ہر پروگرام کی تکمیل کے لئے فنڈز کے خرچ کا حکومت کا وضع کردہ طریقہ کار موجود ہے۔

(ج) سکیموں کی تکمیل پر مروجہ طریقہ کار کے مطابق فنڈز خرچ کئے گئے ہیں۔ اور متعلقہ فورم سے باقاعدہ منظوری لی گئی ہے۔

(د) اگست 2001 سے اب تک وصول کئے گئے فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اور حکومت کے وضع کردہ مدتوں میں باقاعدہ مجاز اتھارٹی کی منظوری لے کر ضلع کرک میں خرچ کئے گئے ہیں۔ فنڈز کی تقسیم یونین کونسل کی سطح پر نہیں بلکہ سکیم کی نوعیت کے مطابق خرچ ہوئے ہیں۔

سال 2001-2002

نمبر شمار	پروگرام / منصوبہ	جاری شدہ فنڈز	خرچ شدہ فنڈز (ملین میں)
01	خوشحال پاکستان پروگرام	45.598	45.598
02	سوشل ایکشن پروگرام	4.597	3.497
03	ایجوکیشن سیکٹر ریفارم	7.643	7.587

10.634	10.634	پریزیڈنٹ پروگرام	04
--------	--------	------------------	----

سال 2002-2003

نمبر شمار	پروگرام / منصوبہ	جاری شدہ فنڈز	خرچ شدہ فنڈز (ملین میں)
01	سپیشل خوشحال پاکستان پروگرام	2.000	2.000
02	مختلف سکولوں میں 41 اضافی کمروں کی تعمیر	13.842	13.842
03	پرائمری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی	12.808	12.808
04	ڈسٹرکٹ اے۔ ڈی۔ پی۔	23.176	6.231

مندرجہ بالا پروگراموں / منصوبوں کی تفصیل۔

(مزید تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! مطمئن بیٹی۔ جی نو وخت کم دے۔

میاں ثار گل: سپیکر صاحب! پہ دے دریو سوالونو کبھی بیئے ماتہ Dodge راکرو نو دا خلورم ہم نہ وایمہ۔ ہسپی وائی۔

جناب سپیکر: مہربانی! مطمئن بیئے جناب سپیکر آوازیں: احتجاجاً مطمئن دے۔ سوال نمبر 813 منجانب مظفر سید صاحب ممبر صوبائی اسمبلی

* 813 _ جناب مظفر سید، کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات و دیہی ترقی میں مختلف محکموں سے گریڈ 11 تا 18 کے آفیسران مختلف آسامیوں پر تعینات کئے گئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ آفیسران اپنے بنیادی محکموں میں سناریٹی برقرار رکھ کر سناریٹی ترقی حاصل کرے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بلدیات نے اب تک PUGF آفیسران کو کسی قسم کی ترقی نہیں دی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو!

(i) کیا دوسرے محکموں سے محکمہ بلدیات میں تعیناتی قانون ہے؛

(ii) کیا اس محکمہ بلدیات کی (PUGF) افسران کی حق تلفی نہیں ہوئی اور اس کے ساتھ ظلم و ناانصافی نہیں ہے؛

(iii) کیا محکمہ دیگر محکموں سے لیے گئے افسران کی واپسی کرنے اور (PUGF) افسران کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتا ہے اور اگر رکھتا ہے تو کب تک؛

(iv) مختلف محکموں سے لائے گئے افسران کی تفصیل، نیز محکمہ بلدیات میں ترقی کے منتظر افسران کی گریڈ وائز فہرست / تفصیل بھی فراہم کی جائے۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔ وہ اپنے مروجہ قوانین کے تحت ایسا کر سکتے ہیں۔

(ب)۔ یہ درست نہیں ہے۔ لوکل کونسل بورڈ اپنے افسران کو آسامیوں کی دستیابی پر قانون کے مطابق ترقیاں دے رہی ہیں۔

(ج) (i) ضرورت کے تحت عارضی طور پر ان ملازمین کو مستعار لیا جاسکتا ہے۔

(ii) یہ تاثر غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ ترقی کے لیے عارضی طور پر لگائے ہوئے ملازمین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(iii) جی ہاں۔ اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اور پروموشن کوٹہ پر حسب قواعد ان ملازمین کو ترقی دی جائے گی جس پر کام ہو رہا ہے۔

(iv) دوسرے محکموں سے لگائے گئے ٹی۔ ایم۔ او اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ طاہر محمد خان، ٹی ایم او ٹاؤن ٹو محکمہ ایڈمنسٹریشن۔

2۔ فضل قادر ٹی ایم او چارسدہ۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔

3۔ سید اقبال شاہ ٹی ایم او ہری پور۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔

4۔ راشد کمال ٹی ایم او ایبٹ آباد ڈی ایم جی گروپ۔

5۔ لطیف الرحمان ٹی ایم او مانسہرہ محکمہ ایڈمنسٹریشن۔

- 6- جہانگیر جان ٹی ایم او تخت بھائی سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 7- سخی جان ٹی ایم او کرک۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 8- سید رحمان ٹی ایم او ڈگر سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 9- عبدالقادر ٹی ایم او پہاڑ پور۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 10- محمد اسلم خان ٹی ایم او بالا کوٹ۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 11- ساجد گل ٹی ایم او درگئی۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 12- محمد فرید خان ٹی ایم او بنگرام۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 13- نور الہی ٹی ایم او الائی۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 14- ملوک شاہ ٹی ایم او پٹن۔ سابقہ ڈی جی آفس بلدیات۔
- 15- محمد سہیل خان ٹی ایم او پشاور ٹاون تھری محکمہ ایڈمنسٹریشن۔

جناب مظفر سید: شکریہ جناب سپیکر صاحب! یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ سوال دے۔ چہ
دوئی پکبھی لیکلی دی چہ " دوسرے محکموں سے مستعار لئے گئے آفیسرز کو یہاں پر لائے گئے
ہیں " نو زما دا ضمنی سوال دے چہ اوس خوپہ ہغی محکمہ کبھی خیل خلق
دیر دی دا مستعار خلق بہ کلہ واپس کیڑی؟ او دوئم ضمنی سوال می دا دے
چہ دے محکمہ خیل خلق چہ د ہغوی پروموشن Due دے او ہغہ فی الحال
روکاؤ دے نو د ہغوی پروموشن انتظام بہ دوئی کلہ کوی؟

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب خہ او وایو سردار ادریس صاحب درتہ ذمہ
داری پرینسود ہی دہ نو۔

وزیر قانون: جی محکمہ بلدیات میں ضرورت کے تحت دوسرے محکموں کے لوگوں کو ایڈجسٹ کیا گیا تھا
چونکہ میرے خیال میں تعداد چودہ کم و بیش آفیسرز کی ہوگی لیکن اب معزز رکن کو تسلی دیتا ہوں کہ
PUGF کے تحت ہم ان آفیسرز کو واپس اپنے محکموں میں بھیج رہے ہیں اور جو متعلقہ آفسران محکمہ بلدیات
کے ایپلائرز ہیں تو انکو پروموشن کا پورا پورا موقع مل سکے گا۔

جناب سپیکر: Next-

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری، سر!

جناب سپیکر: سوال د پاتہی کیہری۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ جی سپلیمنٹری دے، دا ڊیر اہم، دا تاسو او گورئی، دیکہنی

چار نمبر جز، ----

جناب سپیکر: خپل سوال دے پاتہی کیہری۔

جناب عبدالاکبر خان: بس پاتہی د شی۔

جناب سپیکر: بنہ جی عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: دا جی تاسو چار نمبر تہ او گورئی پہ دیکہنی لیکلئی دی "مختلف

مکاموں سے لائے گئے آفسران کی تفصیل، نیز محکمہ بلدیات میں ترقی کے منتظر افسران کی گریڈ وائرز فہرست /

تفصیل فراہم کی جائے" رومبی خویئے جواب راکرے دے خود نیز نہ پس خو جواب

نشہ جی۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب "نیز محکمہ بلدیات میں ترقی کے منتظر افسران کی گریڈ وائرز فہرست

/ تفصیل بھی فراہم کی جائے"

وزیر قانون: دوسرے ورق پر آپ جائیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دوسرا ورق ہے جی نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوسرا ورق نہیں ہے۔

وزیر قانون: یہاں میرے پاس تو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے پاس تو نہیں ہے۔ وہ تو پڑھ کر سنائیں کہ بھی کتنے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: بس ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آئندہ کے لئے معلومات اور تفصیل پوری پوری مہیا کی جائے اس معزز ایوان کو۔ سوال نمبر 841، منجانب جناب جمشید خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔ (Absent) سوال نمبر 873، منجانب نثار صفدر خان، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 873 _ جناب نثار صفدر خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں لوکل کونسلوں کے ملازمین محصول/ایکسپورٹ ٹیکس ختم ہونے سے سرپلس قرار دیئے گئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ بھر میں لوکل کونسلوں کی کل کتنے ملازمین محصول/ایکسپورٹ ٹیکس وغیرہ کی ختم ہونی سے سرپلس ہوئے، لوکل کونسل وائیز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) 1999 تا حال کل کتنے ملازمین کو دوبارہ ایڈجسٹ کیا گیا ہے لوکل کونسل کی سطح پر تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز حکومت نے مذکورہ ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کیلئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) ہاں یہ درست ہے۔ محصول اور ضلع ٹیکس ختم ہونے پر محصول اور ضلع ٹیکس کے ملازمین وقتی طور پر سرپلس قرار دیئے گئے تھے۔

(ب) صوبہ بھر میں 1609 محصول اور ضلع ٹیکس کے ملازمین سرپلس ہوئے تفصیل لف ہے۔

(i) 1087 ملازمین ابھی تک ایڈجسٹ کئے گئے ہیں تفصیل لف ہے باقی ملازمین کی ایڈجسٹمنٹ کیلئے کوشش

جاری ہے۔

نمبر شمار	نام تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن	زائد عملہ	کپایا گیا عملہ	بقایا زائد عملہ
1	ٹاؤن ون پشاور	65	65	نہیں
2	ٹاؤن ٹو پشاور	66	66	نہیں
3	ٹاؤن تھری پشاور	60	60	نہیں
4	ٹاؤن فور پشاور	63	63	نہیں

5	سوات	33	33	نہیں
6	چار سده	107	107	نہیں
7	ٹل	17	17	نہیں
8	بنوں۔ٹو	85	72	13
9	بگلام	6	6	نہیں
10	ٹانک	15	15	نہیں
11	نوشہرہ	15	15	نہیں
12	پہاڑپور	95	95	نہیں
13	ڈگر	17	17	نہیں
14	دوآبہ	9	9	نہیں
15	تخت نصرتی	17	17	نہیں
16	غازی	3	3	نہیں
17	مانسہرہ	45	25	20
18	بٹ خیلہ	21	21	نہیں
19	تخت بھائی	25	23	2
20	صوابی	116	61	55
21	لاچی	11	11	نہیں
22	ٹانک۔ٹو	62	62	نہیں
23	بنوں۔ون	35	8	27
24	ہری پور	42	15	27
25	کوہاٹ	64	6	27
26	تیمیرگرہ	16	13	58

3	نہیں	99	ڈی آئی خان	27
99	18	32	بتگی	28
14	22	22	جہانگیرہ	29
نہیں	3	8	حویلیاں	30
5	16	16	کرک	31
نہیں	15	15	درگئی	32
نہیں	30	30	ہنگو	33
نہیں	16	16	اکوڑہ خٹک	34
نہیں	8	35	ڈسٹرکٹ بنوں	35
27	13	50	ایسٹ آباد	36
37	10	10	دیر	37
نہیں	12	12	الپوری	38
نہیں	20	20	امان گڑھ	39
4	9	13	لاہور	40
نہیں	26	26	مردان	41
نہیں	9	9	مٹہ	42
11	75	86	بنوں۔ ٹو	43
522	1087	1609	کل	

جناب نثار صفدر خان: میں مطمئن ہوں جی۔

جناب سپیکر: مطمئن ہے۔ Thank you.

جناب نثار صفدر خان: جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ سوال نمبر 876، منجانب جناب گورسرن لال، رکن صوبائی اسمبلی۔ (Absent, it lapses) سوال نمبر 878، منجانب جناب عبدالاکبر خان صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 878 _ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اپر دیر ضلع ناظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد پاس ہوئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے عدم اعتماد کے دوسرے مرحلے کیلئے 15 نومبر 2003 کی تاریخ مقرر کی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ یکطرفہ طور پر 15 نومبر کی تاریخ تبدیل کر کے 30 اکتوبر مقرر کر دی گئی؛

(د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا محکمہ کا یہ اقدام بدینتی پر مبنی اور غیر قانونی ہے۔ آیا حکومت ان ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جنہوں نے مذکورہ غیر قانونی قدم اٹھایا ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) ضلع ناظم دیر بالا کے خلاف تحریک عدم اعتماد مورخہ 10-2-2003 کو پیش کیا گیا (نقل چھٹی نمبری 633/DNNS/Requisition مورخہ 9-26-2003 اور نمبر 632-609 مورخہ 9-24-2003 ہیں)۔ کنوینر ضلع کونسل نے اجلاس برائے رائے شماری مورخہ 3-10-2003 کو طلب کیا (نقل چھٹی نمبری 47-646 مورخہ 10-2-2003 لف ہے) لیکن اجلاس منعقدہ 3-10-2003 میں خفیہ رائے شماری عمل میں نہیں لائی گئی۔ تاہم کنوینر ضلع کونسل نے تحریک عدم اعتماد کو کامیاب قرار دینے کا اعلان کیا (نقل چھٹی نمبری 58-652/DNNS مورخہ 10-3-2003 لف ہے)

(ب) یہ درست ہے۔ محکمہ بلدیات ودیہی ترقی صوبہ سرحد نے نوٹس جو کہ دفتر ہذا کو حوالہ چھٹی نمبری PEA/Int:Rec/Dir (U)/2003/4294 مورخہ 20 اکتوبر 2003 وصول ہوئی عدم اعتماد کے دوسرے مرحلے کیلئے 15 نومبر کی تاریخ مقرر کی تھی۔

(ج) ضلع رابطہ آفیسر دیر بالا/ریٹرننگ آفیسر نے صوبائی حکومت کو درخواست کی (نقل چھٹی نمبری 7068/DCO/IRC مورخہ 10-25-2003 لف ہے) کہ رمضان المبارک کے پیش نظر

مذکورہ تاریخ کو تبدیل کر کے ترجیحا 2003-10-30 رکھی جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ لہذا صوبائی حکومت نے حوالہ چھٹی نمبری PEA/INTERNAL/2003 مورخہ 27-10-2003، 30 اکتوبر مقرر کی (نقل لف ہے)۔

(د) محکمہ کا یہ اقدام نہ تو بدینتی پر مبنی ہے اور نہ غیر قانونی ہے۔ لہذا کسی بھی اہلکار کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کو کوئی جواز نہ بنتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری۔ کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ جو پہلے Date مقرر کی گئی تھی تو ان کو پتہ نہیں تھا کہ رمضان میں، میں یہ مقرر کر رہا ہوں اور کیا رمضان میں الیکشن نہیں ہو سکتے؟
جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یقیناً رمضان میں الیکشن ہو سکتے ہیں لیکن چونکہ زیادہ تر تفصیل اسکی میرے پاس نہیں ہے، اگر وزیر صحت صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! ان سے اتفاق ہے کہ رمضان میں بہر حال الیکشن ہو سکتا ہے، اس میں اس قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے ایک مہینہ دیا تھا اور پھر ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کی طرف سے ریکوئسٹ آئی کہ چونکہ روایت یہ ہے کہ بلدیاتی نظام میں جس ناظم کی خلاف ضلع کونسل میں Resolution move ہوتا ہے، پھر کونسلز تک جانے کیلئے ان کی یہ روایت رہی ہے۔ کوہاٹ میں تین دن دیئے گئے، مختلف جگہوں پر تین دن دیئے گئے تو اس لئے ان دو جوہات کی وجہ سے ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر صاحب مطلب یہ ہے کہ انہوں نے Written یہ لکھا کہ ایک تو رمضان ہے اور پوری رات پھر رمضان میں لوگ Campaign چلائیں گے اور ڈسٹرب ہونگے، رمضان میں لوگ ڈسٹرب ہونگے اس لئے انہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں مطمئن ہیں عبدالاکبر خان صاحب،

وزیر صحت: بلکہ ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں، مطمئن ہیں۔ سوال نمبر 900، منجانب جناب امانت شاہ صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

* 900 _ جناب امانت شاہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں طور و کالج تا مرہٹی سڑک کھنڈرات کا نمونہ پیش کر رہا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک پر تمام زمیندار اپنی فصل وغیرہ منڈی لے جاتے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سڑک کو کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (ا) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) ٹی ایم اے مردان کی مالی حیثیت کمزور ہے۔ لہذا اپنے وسائل سے مذکورہ سڑک کی تعمیر کرنا ناممکن

ہے۔ ہاں اگر صوبائی حکومت یا متعلقہ ایم پی اے اپنی صوابدیدی فنڈ سے رقم مختص کریں تو ٹی ایم اے کا عملہ

اس سلسلے میں فنی اور انتظامی دونوں قسم کا تعاون کرنے کو تیار ہے۔

جناب سپیکر: مطمئن ہے؟

مولانا امانت شاہ: یہ جی دا خود یرا ہم سوال دے۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا امانت شاہ: او دیکھنہی دا دہ چہی دا روڈ دوئی دا لیکلی دی چہی بالکل

کھنڈراتو نمونہ پیش کوی جی۔ بیا پہ دہی د خلقو تک راتگ ہم یر زیات دے خو

جواب کبہی ئے دا لیکلی دی چہی "ٹی ایم اے مردان کی مالی حیثیت کمزور ہے، لہذا اپنے

وسائل سے مذکورہ سڑک تعمیر کرنا ناممکن ہے"

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب۔

جناب امانت شاہ: نوزہ بہ دا او وائٹم جی چہی ہی ایم اے سرہ کہ فنڈ نشتہ نو صوبائی

حکومت نور فنڈونہ ہم شتہ دے جی، د ہغی نہ د ورتہ خہ لہر غونڈی فنڈ مختص

کری جی او آئندہ ایے ڈی پی کبھی د خیر دے ، دا شامل کری نوان شاء اللہ پہ
ہجی روڈ باندھی بہ د خلقو دا تک راتگ آسان شی۔

جناب سپیکر: جناب ملک صاحب،

وزیر قانون: مولانا امانت شاہ صاحب نے بڑے اچھے پوائنٹ کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے۔ ان شاء اللہ
Next ADP میں ہم اس کو شامل کریں گے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

623 _ سید مرید کاظم شاہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس سال 03-2002 میں لاکھ فنڈز اور صوبائی ڈسٹرکٹ فنڈز کتنا تھا;

(ب) آیا مذکورہ فنڈز سے ترقیاتی اسکیموں کی منظوری اسمبلی سے الگ الگ لی گئی تھی;

(ج) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر سکیم کا نام، اسمبلی سے منظوری کی تاریخ، ٹھیکیدار کا نام، تاریخ

ٹینڈر اور جن قومی اخبارات میں ٹینڈر کا اشتہار دیا گیا تھا کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو سال 03-2002 میں ڈسٹرکٹ لوکل

فنڈز میں مبلغ -/3,690,000 روپے ملے۔ اور صوبائی ڈسٹرکٹ فنڈز میں مبلغ -/154,477,000

روپے ملے۔

(ب) جی ہاں، ترقیاتی سکیموں کی منظوری لی گئی تھی جو Flag-A پر موجود ہے۔

(ج) (i) ترقیاتی سکیموں کی تفصیل Flag-B پر موجود ہے۔

(ii) ٹھیکیداروں کے نام Flag-C پر موجود ہیں۔

(iii) تاریخ ٹینڈر اور قومی اخبارات کے نام Flag-D پر موجود ہیں۔

663 _ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہنگو بس سٹیڈ شہر کے وسط میں ایک چھوٹی سی جگہ پر ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے 96-1995 میں ڈپٹی کمشنر ہنگو نے سرکاری اراضی پر بس سٹیڈ کی منتقلی کی غرض

سے کاغذات بغرض منظوری صوبائی حکومت کو ارسال کئے تھے;

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت بس سٹیٹڈ کو مذکورہ سرکاری اراضی پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) سرکاری اراضی جو محکمہ زراعت کی ملکیت ہے اور موجودہ اڈے کے بالکل پیوست ہونے کے ساتھ نامناسب بھی ہے۔ لہذا صوبائی حکومت نے ڈپٹی کمشنر کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

(ج) ضلع حکومت لاری اڈہ کو شہر سے 1.5 کلو میٹر دور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو سٹیٹ لینڈ اور اس اراضی کے ملحقہ سبزی منڈی جو ڈیشل کمپلیکس، ڈسٹرکٹ جیل ڈی ایچ کیو ہسپتال اور پولیس لائن کے لئے بھی یہ جگہ مختص کی گئی ہے۔ اور نہایت موزوں ہے۔ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن، ہنگو کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سبزی منڈی اور اڈے کے لئے متعلقہ حکام سے رجوع کریں۔

733 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلعی حکومت ڈیرہ اسمائیل خان کو ضلعی نظام کے آغاز (14 اگست 2001) سے اب تک مرکزی و صوبائی حکومت اور پرانے ڈسٹرکٹ کونسل فنڈز سے رقوم حوالے کی گئی ہیں؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) - مرکزی و صوبائی حکومت اور پرانے ڈسٹرکٹ فنڈز سے ضلعی حکومت کو سال 2001-02 اور سال 2002-03 کیلئے کتنی رقم ملی ہے؛

(2) - مندرجہ بالا رقوم ضلعی حکومت ڈیرہ اسمائیل خان نے کس حساب سے خرچ کیں، ان کی سکیم وائز تفصیل بتائی جائے اور آیا ترقیاتی مد میں صرف شدہ رقم کا استعمال باقاعدہ گورنمنٹ کنٹریکٹر کی ذریعے عمل میں لایا گیا ہے؛

(3) - اگر ترقیاتی کام گورنمنٹ کنٹریکٹر نے کئے ہیں تو ٹھیکیدار کا نام اخبار میں ٹینڈر کا اشتہار اور ٹھیکیدار کے نام الاٹ کئے گئے، ٹھیکہ کی تفصیل برائے سال 2001-02 اور سال 2002-03 فراہم کی جائے؛

(4) مذکورہ بالا ترقیاتی کام مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت یا کہ پرانے ڈسٹرکٹ کونسل فنڈز میں سے تھے؛

(5) آیا مذکورہ فنڈز کی منظوری ضلع کو نسل ڈیرہ نے دی تھی تو کس کس تاریخ کے اجلاس میں ضلع کو نسل نے یہ منظوری دی ہے، تاریخ کے مطابق تفصیل فراہم کی جائے؟

سر دار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جو اثبات اثبات میں ہے۔

(1) مرکزی و صوبائی حکومت اور پرانے ڈسٹرکٹ کو نسل کو جو رقم ملی اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

(i) مرکزی حکومت:

سال 2001-02 -/- 37,616,000 روپے۔

سال 2002-03 -/- 3,680,000 روپے۔

(ii) صوبائی حکومت:

سال 2001-2002، -/- 154,477,000 روپے۔

سال 2002-2003، -/- 154,477,000 روپے۔

(i) پرانے ڈسٹرکٹ کو نسل فنڈز۔

سال 2001-2002، -/- 83,987,000 روپے۔

سال 2002-2003، -/- 3,690,000 روپے۔

(2) ترقیاتی مد۔

(i) سال 2001-2002، -/- 172,668,000 روپے۔

(ii) سال 2002-2003، -/- 73,445,000 روپے۔

جی ہاں۔ ترقیاتی مد میں خرچہ باقاعدہ گورنمنٹ کنٹریکٹر کے ذریعے ہوا۔ ان ترقیاتی کاموں کی اسکیم وائز تفصیل Flag-A پر ہے۔

(i) (2) ٹھیکیداروں کے نام Flag-B میں ہیں۔

(ii) ٹھیکوں کی تفصیل Flag-C پر ہے۔

(iii) اخباروں کے اشتہاروں کی تاریخ Flag-D پر ہے۔

(3) مذکورہ بالا ترقیاتی کام مرکزی حکومت و صوبائی اور پرانے ڈسٹرکٹ فنڈز سے ہوئے تھے۔

(4) جی ہاں۔ مذکورہ فنڈز کی منظوری ضلع کونسل سے لی گئی تھی جس کی تفصیل Flag-E پر ہے۔

841 _ جناب جمشید خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات و دیہی ترقی نے دیگر محکموں سے افسران لاکر محکمہ بلدیات میں

گریڈ 11 سے گریڈ 18 تک مختلف (PUGF) آسامیوں پر تعینات کئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران اپنے بنیادی محکموں میں سناریٹی برقرار رکھتے ہوئے ترقیاں

حاصل کر سکتے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بلدیات نے اب تک (PUGF) افسران کو کسی قسم کی ترقی نہیں دی

ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا دوسرے محکموں کے افسران کو محکمہ بلدیات میں تعینات کرنا قانونی ہے;

(ii) آیا حکومت دوسرے محکموں سے لائے گئے افسران کی واپسی اور محکمہ بلدیات کے (PUGF) افسران

کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے;

(iii) محکمہ بلدیات میں دوسرے محکموں سے لائے گئے افسران کی تفصیل بمعہ محکمہ بلدیات میں ترقی کے

منتظر افسران کی گریڈ وائرز تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں اپنے مروجہ قوانین کے تحت وہ ایسا کر سکتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ لوکل کونسل بورڈ اپنے افسران کو آسامیوں کی دستیابی پر قانون کے مطابق ترقی

دے رہی ہے۔

(د) (i) ضرورت کے تحت عارضی طور پر دوسرے محکموں کے ملازمین کو مستعار لیا جاسکتا ہے۔

(ii) لوکل کونسل بورڈ اپنے افسران کو آسامیوں کی دستیابی پر قانون کے مطابق ترقی دی ہے نیز مزید جائزہ

لیا جا رہا ہے اور پروموشن کے کوٹہ پر حسب قواعد ان کو ترقی دی جائیگی۔

(ii) دو سے محکموں سے لائے گئے افسران کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ طاہر محمد خان، ٹی۔ ایم اوٹاؤن ٹو محکمہ ایڈمنسٹریشن۔

- 2- فضل قادر، ٹی۔ ایم۔ او، چارسدہ۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 3- سید اقبال شاہ، ٹی۔ ایم۔ او، ہری پور سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 4- راشد کمال، ٹی۔ ایم۔ او، ایبٹ آباد، ڈی۔ ایم۔ جی گروپ۔
- 5- لطیف الرحمان، ٹی۔ ایم۔ او، مانسہرہ محکمہ ایڈمنسٹریشن۔
- 6- جہانگیر خان، ٹی۔ ایم۔ او، تخت بھائی سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 7- سخی جان، ٹی۔ ایم۔ او، کرک۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 8- سید رحمان، ٹی۔ ایم۔ او، اوڈگر۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 9- عبدالقادر، ٹی۔ ایم۔ او، پہاڑ پور۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 10- محمد اسلم خان، ٹی۔ ایم۔ او، بالا کوٹ۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 11- ساجد گل، ٹی۔ ایم۔ او، درگئی۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 12- محمد فرید خان، ٹی۔ ایم۔ او، بلگرام۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 13- نور الہی، ٹی۔ ایم۔ او، الائی۔ سابقہ ڈی۔ جی آفس، بلدیات۔
- 14- ملوک شاہ، ٹی۔ ایم۔ او، پٹنڈہ سابقہ ڈی۔ جی آفس بلدیات۔
- 15- محمد سہیل خان، ٹی۔ ایم۔ او، پشاور ٹاؤن تھری۔ محکمہ ایڈمنسٹریشن۔

876 _ جناب گورنر لال: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات نے مختلف محکموں سے افسران ڈیپوٹیشن پر لا کر گریڈ 11 سے گریڈ 18 تک مختلف (PUGF) آسامیوں پر تعینات کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران اپنے متعلقہ محکموں سے ترقیاں بھی حاصل کر رہے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ لوکل کونسل بورڈ نے اب تک لوکل کونسل کے افسران کو کسی قسم کی ترقی نہیں دی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت دوسرے محکموں سے ڈیپوٹیشن پر لائے گئے افسران کو فوراً واپس کرنے اور محکمہ بلدیات کے افسران کو سنیاٹی کے لحاظ سے ترقی دینے نیز

لوکل کونسل بورڈ کو دورے محکموں سے ڈیپوٹیشن پر افسران لانے سے منع کرنے اور لوکل کونسل بورڈ کے افسران کو بھی دوسرے محکموں میں اپنی مرضی کے مطابق ڈیپوٹیشن پر بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ وہ اپنے مروجہ قوانین کے تحت ایسا کر سکتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں۔ لوکل کونسل بورڈ اپنے افسران کو آسامیوں کی دستیابی پر قانون کے مطابق ترقیاں دے رہی ہیں۔

(د) جی ہاں۔ لوکل کونسل بورڈ اپنے افسران کو آسامیوں کی دستیابی پر قانون کے مطابق ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور عارضی طور پر بعض صوبائی دفاتر اور آسامیاں ختم ہونے پر بعض افسران کو عارضی طور Staff (gap arrangement) پر لگایا گیا ہے اور جو نہی ان لوگس کیلئے متعلقہ محکموں میں جگہ پیدا ہوئی تو ان کو واپس کر دیا جائیگا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی جانب سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں؛ بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب جمشید خان صاحب، ایم پی اے، آج اور کل کیلئے اور مولانا فضل علی صاحب (منسٹر ایجوکیشن) آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Privilege Motions. Dr. Zakir Ullah Khan, MPA, to please move his privilege Motion No. 102, in the House . Dr. Zakir ullah Khan, MPA, please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ روزنامہ "آج" پشاور میں بمورخہ 11 اپریل 2004ء کو یہ بیان لگ چکا ہے کہ جماعت اسلامی اور جی یو آئی کے مابین اختلافات میں شدت۔ ضلع دیر لوئر

میں جماعت اسلامی اور جی یو آئی کے مابین اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ ترقیاتی کاموں کا کریڈٹ لینے کیلئے دونوں پارٹیوں میں رسہ کشی شروع پر پہنچ چکی ہے۔ جماعت اسلامی کے وفادار ضلعی ناظم نے گزشتہ روز ایک ایسی سڑک کا افتتاح کیا جس کی منظوری سینیٹر گل نصیب خان نے لی تھی۔

جناب سپیکر صاحب! اس روڈ کی منظوری اس اسمبلی نے دی ہے رقم اس حکومت نے مختص کی ہے اور ڈائریکٹو وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے دفتر میں 4/3/2004 کو میرے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران دی تھی، یہ کاپی میرے پاس یہاں بھی موجود ہے ڈائریکٹو کی۔ پھر اس پریوچ موشن کے دوپورشنز ہیں، دوسرے میں اس روڈ کا افتتاح میں نے 10/4/2004 کو کیا ہے کیونکہ بقول سی ایم صاحب میں اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہوں یہ تو سپیکر صاحب یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب نے فلور پر یہ بات ہمیں بتائی کہ ہر ایک ممبر اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہے تو اس لئے میں نے اس روڈ کا افتتاح کیا تھا بے شک ضلعی ناظم بھی میرے ساتھ تھے۔ اب ہمارے بعد 11/4/2004 کو غیر متعلقہ اور غیر منتخب افراد نے ورکس اینڈ سروسز کے سیکرٹری سے لیکر سب انجینئرز تک کو مجبور کر کے دوبارہ افتتاح کیا اور روڈ پر دوسری تختی لگا دی۔ میں سیکرٹری ورکس اینڈ سروسز اور اس کے متعلقہ عملے اور روزنامہ "آج" کے نمائندہ شکرہ کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جن کے اس غیر قانونی اور غیر اخلاقی عمل سے بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب سپیکر مہربانی فرما کر اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! زہ لبر شان د دہی وضاحت کول غوار مہ۔ پہ "آج" اخبار کبھی چھی دا کومہ خبرہ راغلی دہ، نو وائی چھی د دہی منظوری سنیٹر گل نصیب خان اخستی وہ خو زہ لبر دا Directive کہ تاسو وائی چھی زہ تاسو تہ دا پیرھاؤ کر م، دا چیف منسٹر ڈائریکٹیوز دی۔

I am directed to refer to the subject noted above and state that the Chief Minister NWFP has issued the following directive during the meeting with Dr. Zakir ullah M.P.A lower Dir on 4/3/2008."

او دیکبھی دے۔ Black topping of remaining portion of Khairabad 2 Larama Road 02,20,00,000/- کروڑ 20 لاکھ روپی۔ دا زما سرہ دا کاپی موجود دہ، د دہی ڈائریکٹیوز۔ بیا ہم د "آج" اخبار نمائندہ دا د بل سری پہ کہاتہ کبھی اچوئی چھی ہغہ سنیٹر دہی او یا ایم این اے دہی نو د ہغی دہی سرہ شہ

کار نشته - زه خو وایمه چي دا پراونشل سبجیکٽ دے ، پیسې د دې ځائے نه منظوریری۔ دا حق زمونږ د ممبرانو دې چي افتتاح ئے اوکړو۔ د بل سړی دا حق نه جوړیری چي د دې افتتاح اوکړی (تالیان) بیا جی دوئمہ پیرا ، دا کوم افتتاح چي یو پیرا اوشوه ما خود دې د سی ایم د قول مطابق افتتاح اوکړه چي زه د خپلې حلقې وزیر اعلیٰ یمه۔ ما په دې وجه چي زه ئے وزیر یمه، زه ئے وزیر اعلیٰ یمه ما په دې وجه باندې خپلې حلقې د یورو د افتتاح اوکړه۔ اوس زما نه روستو جی بیا بل سړی د هغې افتتاح څنگه کوی چي هغه مختلف خلق راغواړی او هغه روډ باندې بله تختی لگوی ؟ خوزه په دې وجه سیکرټری سروسز او د هغه د عملې خلاف با استحقاق پیش کوم چي هغوی ورله تختی جوړه کړے ده او هغوی تختی لگولې ده، پروگرام ئے ورله Arrange کړے دے ، په تھیکیدار ئې ورله دا پروگرام کړے ، نو بحیثیت ممبر زما دا کار کردگی ئې چیلنج کړې ده نو په دې وجه دا پریویلج ایکټ واضح دے چي زه هغوی خلاف تحریک استحقاق پیش کړم او دا کمیټی ته حواله شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب ! دا ډیره انتہائی دا یوازے د ډاکټر صاحب خبره نه ده، نن به دا واقعہ د ډاکټر صاحب سره اوشی ، سبا به ماسره اوشی ، بله ورځ به دوئ سره پخپله باندې کیږی۔ دا جی ډیره اہم خبره ده چي آخر ضرورت څه دے ؟ (تالیان) یو سکیم پراونشل اے دی پی نه اوشوه ، یو سکیم د پراونشل اسمبلی۔۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان: جناب سپیکر! ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان په فلور باندې دے ۔

جناب عبدالاکبر خان: یو سکیم دے اسمبلی پاس کړو۔ د دې اسمبلی په بجٹ کښې پاس شو۔ وزیر اعلیٰ صاحب هغه ممبر صاحب ته خپل Directive کښې دغه راوستو هغې افتتاح اوکړله او د هغې د پاسه بل کس ځی او په هغې باندې بورډ لگوی، زه وایمه چي سی اینډ ډبلیو ورکس ډیپارټمنټ آخر دا جرات څنگه اوکړو؟ پکار ده چي هغه ممبر صاحب ته دا وئیلې وے چي د دې سکیم Already افتتاح شوې ده، دا پراونشل سکیم دے ۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔ اودریبرہ چھی حکومت مؤقف واورو چھی دوئی شہ وائی؟ جی
ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون) جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحب کی انتہائی قدر کرتا ہوں لیکن یہ جو معاملہ
روزنامہ "آج" کے اخبار والا ہے اور جو افتتاح دوسری دفعہ وہاں پر ہو چکا ہے تو وہاں پر ہم چونکہ اتحادی
جماعت ہیں، ہم ایم ایم اے کے لوگ ہیں، اگر یہ چاہیں تو ہم آپس میں بیٹھ کر اس غلط فہمی کو اور اس سختی کو
کسی طریقے سے آپس میں ختم کر دیں۔۔۔۔

(شور/آوازیں)

آوازیں: آپ فلور پر کھڑے ہیں۔

وزیر قانون: نہیں جی، بالکل فلور پر ہوں لیکن ہر جگہ افہام و تفہیم کی راہ ہوتی ہے یہ بات نہیں ہے کہ فلور
پر۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: کمیٹی کے حوالے کریں جی کمیٹی میں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون: میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ اسے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔ منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں یہی تو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ان کا گلہ یا ان کی شکایت یا ان کا جو نقصان ہوا ہے، اس کا
ازالہ نہ کر سکیں تو موشن تو ادھر ہی ہے پھر کمیٹی کے حوالے کیا جاسکتا ہے کیوں یہ ہمارے اتحاد یا ہمارے
بڑوں کے لئے درد سر بننا چاہئے؟

(قطع کلامیاں)

نوابزادہ طاہر بن یامین: جناب سپیکر! ان کی اپنی۔۔۔۔۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر! یو منت۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ کے لئے بیٹھ جائیں پلیز۔ جی ذاکر اللہ خان صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا افہام و تفہیم خبرہ خو جی زمونہ د ایم ایم اے د مینخ خبرہ دہ، ہغہ بہ کوؤ خوزہ دا وایمہ چہ سیکر تہری سی ایندہ د بلیو پہ کوم جرات، داد و مرہ جرات ولہی کپہ دے دے چہ سپری ٹہی بوتلہی دے

(تالیاں)

جناب سپیکر: د ذاکر اللہ خان مؤقف تاسو واؤریدو چہ خبرہ ہفتہ نہ دہ خبرہ د سرکاری اہلکارانودہ۔

وزیر قانون: سر! اس میں اگر ڈاکٹر صاحب کی مرضی شامل ہو تو ہم اس میں انکو آری کر لینگے۔ اگر کوئی سرکاری اہلکار اس میں ملوث ہو تو ہم اس کو وہ کر لینگے باقی رہی بات اپوزیشن کے اتنے بیچ بجانے کی تو یہ کوئی خاص۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

شہزادہ محمد گتاسپ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی شہزادہ گتاسپ خان۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! یہ بات صرف ذاکر اللہ خان کی یا حکومت کی یا اتحادی جماعتوں کی نہیں ہے، یہ بات اصول کی ہے سر۔ آج ایک کے ساتھ ہوا، کل دورے کے ساتھ ہوگا۔ اگر اتحادی۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

آوازیں: ہو رہا ہے، سر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، پلیز، آپ۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: اگر انہیں اس بات کا بڑا خیال تھا تو سنیٹر گل نصیب صاحب جو کہ ایک بڑے سینئر آدمی ہیں پارٹی میں، تو کسی لحاظ سے بھی انہیں زیب نہیں دیتا تھا کہ ذاکر اللہ صاحب جو کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، اس اتحاد کے رکن ہیں، معزز ممبر ہیں، نے افتتاح کر دیا ہے تو کسی طور بھی انہیں، اخلاقی طور پر بھی

یا کسی اور لحاظ سے بھی اس کا افتتاح دوبارہ نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ وہ بھی ایک منتخب آدمی ہیں اور یہ ایک منتخب آدمی ہیں (تالیاں) اب ایسی مثالیں کئی جگہوں پر سامنے آرہی ہیں آگ ران کا تدارک نہ کیا گیا، انہیں نہ روکا گیا تو ہمارے جمہوری ادارے کو کمزور کر کے، یہ جو غیر منتخب لوگ ہیں، یہ فائدہ اٹھائیں گے اس سے، تو میں یہ درخواست کروں گا سر کہ اسے اسمبلی تک چھوڑا جائے کہ اس کا فیصلہ اسمبلی کے ممبران کریں کہ یہ غلط ہوا ہے یا ٹھیک ہوا ہے؟

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر، جناب سپیکر، ایک منٹ، تھوڑا سا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر آپ بیٹھ جائیں، آپ پھر لے آئیں تو اس پر بحث ہوگی۔ جی

وزیر قانون: سر! میں نے آپ سے کئی مہینے پہلے التجاء کی تھی کہ (شور) اپوزیشن لیڈر جب بولیں تو ان کو چاہئے کہ اپنے لیڈر کی تو کم از کم مانیں۔ اپوزیشن لیڈر کے بعد بولنے کی یا ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس کے بولنے کے بعد ہمیں کیا حق بنتا ہے کہ ہم بولیں، سر؟

جناب سپیکر: ان کا موقف یہ ہے کہ یہ پریوینٹو کمیٹی کو چلا جائے۔ آپ کا موقف کیا ہے؟ (تالیاں)

وزیر قانون: میرا موقف یہ ہے جی کہ ڈاکٹر شاہ صاحب ہمیں ٹائم دیدیں، ہمیں موقع دیدیں ہم ان کو آپس میں بٹھائیں گے یہ ان کے گھر کی بات ہے، گھر میں حل ہو جائے تو یہ بہتر ہوگا۔ (شور / قطع کلامیاں)

جناب طاہر بن یامین: یہ گھر کی بات نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

قاضی محمد اسد خان: جناب والا۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: سر! میں ایک عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر! ما تہ یورا کپڑی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

(شور)

جناب طاہر بن یامین: جناب! یہ ہماری طرف تو، جناب یہاں پر تو انہوں نے کہا ہے کہ کوئی۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی جناب قاری محمود صاحب۔۔۔

(تالیاں)

قاری محمود (وزیر زراعت و تحفظ حیوانات): جناب سپیکر صاحب! زہ بہ یو عرض او کرمہ چونکہ دے کبھی غلط فہمی راغلی وی۔ وجہ دا وہ چہ مولانا گل نصیب صاحب سی ایم لہ دعوت ور کیری وو او ہغہ ئے ہلتہ بوتلی وو نو چونکہ ہغہ موجود وو ، ہغوی تہ ئے د روڈ اعلان ئے او کرمہ د ہغہ دا خیال وو چہ دا روڈ ئے مالہ را کرمہ۔ اعلان ئے ما تہ او کرمہ۔ دا غلط فہمی دہ چہ دہ ئے افتتاح او کرمہ یا ہغہ ئے ہم افتتاح او کرمہ۔ ہغہ جی مشران دی زمونبرہ او دا خبرہ بالکل نہ دہ جی

(شور، قطع کلامیاں، تالیاں)

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: منسٹر صاحب دا خبرہ او کرمہ، تاسو تپوس او کرمی چہ دا پریویلیج

موشن کمیٹی تہ لاژ شی او پہ دہ بانڈی کارروائی اوشی۔

(قطع کلامیاں)

انجینئر محمد طارق خٹک: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر،

جناب طاہر بن یامین: جناب آپ ہمیں موقع دے دیں میں۔۔۔

جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر، سر۔۔۔

مولانا مان اللہ حقانی: جناب سپیکر، جناب سپیکر،۔۔۔

سید مرید کاظم شاہ: سر ایک منٹ۔۔۔

(قطع کلامی)

ڈاکٹر ذاکر اللہ: پہ 4 اپریل باندھی او د ، ما ته ئے خپل روڊ را کرے وو، هغې افتتاح
 ما کرې ده - د جماعت اسلامي تنان راغلی وو او ایکسٹین ئے دباؤ کرے دے -
 سرا! داڊائریکټو۔۔۔

(شور، قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں یار۔
 محترمہ نگہت یا سمین اور کزئی: جناب سپیکر: یہ تو معمول بن رہا ہے۔
 جناب مشتاق احمد عنی: جناب والا۔۔۔۔۔

(شور)

ڈاکٹر ذاکر اللہ: دا جی دوئی خو وئی چي دا Elected دغه دی او بل طرف ته Un-
 elected خلق دی او Un-elected لگیا دی تختیا نې لگوی - بل طرف ته جی غیر
 منتخب خلق تختیا نې لگوی لگیا دی۔

جناب حشمت خان (وزیر برائے زکوٰة و عشر): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زه دا وائیمه جی چي دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا کومه خبره چي زمونره قاری صاحب
 او کره جی نوزه دا وائیمه چي سی ایم د منسټر صاحب خائے ته تلې وو خود
 هغه۔ په کور کښې ئے د هغه د اوبود سکیم اعلان کرے دے ، د هغه د خپل ذاتی
 یو روڊ اعلان ئے کرے دے - هغه ډائریکټو هم دا دی که تاسو وائے نوزه د وخت
 ضیاع ستاسو نه کوم دا دی زما سره دی ، خودا خوزه تاسو ته کاپی پیش کوم ،
 په دفتر کښې دا دے ، دا Directive دا دی په دیکښې د دروغو خه شئی دې جی
 ؟ دا خو کهلاؤ Clear دے چي یره Meeting with Dr. Zakirullah, MPA نو
 که دا بل شوک وی نو ما ته او وائی نو د دې دغه ئے خو مالہ را کرے دے - دا
 Directives خو زما په نوم ایشو شوی دی - نو بیا د دې د افتتاح د بل سړی څنگه
 حق جوړیږی؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جناب امان اللہ حقانی صاحب۔

(قطع کلامیاں)

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! یو بل تہ مونرہ درخواست کوؤ چہ مونرہ
پہ خپلو کنبہ کینو او دا مسئلہ بہ حل شی جی۔ ڊاکٽر ذاکر اللہ خان صاحب چہ
کومہ خبرہ کوی، دا پہ غلط فہمی مبنی دہ۔ د ڊی بہ مونرہ یو حل راو باسو۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! خبرہ دا دہ جی چہ د کور خبرہ دہ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: خدا کے لئے آپ اس کو ووٹ کے لئے۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! آپ ووٹ کے لئے Put کریں۔ آپ کو ووٹنگ کے لئے اجازت ہے
تاکہ یہ مسئلہ Once for all حل ہو جائے، ایک ہی دفعہ حل ہو جائے ورنہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔۔۔

(شور، قطع کلامیاں)

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر! آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔

جناب طاہر بن یامین: سر! یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔ آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ سپیکر صاحب۔۔۔

جناب مظفر سید: سپیکر صاحب! چونکہ دا از مونرہ د حلقو مسئلہ دہ۔ نزدی دہ مونرہ تہ
نو کہ مونرہ تہ پرې د خبرو موقع ملاؤ شی نو مونرہ بہ صحیح موقف وړاندې کرے
شو۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: سپیکر صاحب! یہ مائیک بھی بند ہیں، مائیک تو کھول دیں نا۔

جناب سپیکر: کھول دیں گے، کھول دیں گے۔ آپ پہلے منسٹر صاحب کو سن لیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! یہ مائیک خراب ہیں۔ سران سے پہلے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، منسٹر صاحب کو سنتے ہیں پھر آپ بات کریں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: محترم سپیکر صاحب! میں یہ گزارش کروں کہ جب ہم بات کر لیں تو پھر منسٹر صاحب بات کریں۔ جناب ولا! گزارش یہ ہے کہ جیسے میرے برادرز، بھائی بات کر چکے ہیں اور ہم سب اس پر متفق ہیں، حد تو یہاں تک ہے کہ یہ Elected Members کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، سو ہو رہا ہے۔ With in party, with out party ہو رہا ہے۔ لیکن جناب جہاں پر ہم اپنی سکیمز دے رہے ہیں اور وہاں سے سامان تک اٹھوا کے پھینکوا یا جا رہا ہے، جہاں پر ہمارے ان پچاس لاکھ کے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز۔ پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: کے غریبانہ فنڈ میں سے کوئی سکیم شروع کی جاتی ہے تو پوری کی پوری راتوں رات تہس نہس کر دی جاتی ہے اور وہاں پر کوئی بھی شخص جو ایم ایم اے سے تعلق رکھتا ہے، اس کی کروڑوں روپوں کی سکیمیں آتی ہیں۔ تو آپ بتائیں یہ جو وعدے ہم نے لوگوں سے کئے ہیں یا جو ہمارے کام ہوئے ہیں وہاں ہماری تختیاں لگنی چاہیں۔ نہیں سر! یہ بہت Important بات ہے۔ اگر آپ ہمیں نہیں سپورٹ دینگے تو کوئی اور کیا دے گا۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔ حافظ حشمت صاحب۔

وزیرز کوآۃ و عشر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔

وزیرز کوآۃ و عشر: شکریہ، شکریہ سپیکر صاحب۔ حقیقت دا دے چہ رولز، رولز دی۔ دا اے پی پی سکیمونہ دا ہم راغلی وی ہر ایم این اے، د ہر ایم پی اے، د تعمیر سرحد پروگرام ہم واضح وی۔ بالکل مونز۔ پہ دے باندی د میرت پہ بنیاد باندی دا خبرہ کوؤ چہ د کوم ایم پی اے د تعمیر سرحد پروگرام دے، پکار دا وہ چہ د ہغی افتتاح او د ہغی بورڈ ہم د ہغوی حق کبریٰ۔ خبرہ کوم۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ چئیر تہ Address کوئ۔

وزیرزکوٰۃ و عشر: خومرہ دہی وخت کبہی دا سیاست بدنام دے، ظلم دا دے چہی ہر
سہی د کریدت پہ انداز کبہی غی، خپل آخرت ہم ہیروی خو دا وائی چہی دنیا
کبہی د زما نوم اوشی۔ لہذا چہی کوم سیکرتری پہ دہی قسمہ معاملہ کبہی
Involve دہی نو مونہ بہ د ہغہ خلاف انکوائری کوؤ او آئندہ د پارہ دا یقین
دہانی ور کوؤ چہی ہیخ شوک ہم د پردی کار پہ دغہ کبہی افتتاح نہ شی کولہی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(قطع کلامیاں، شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مجھے تو ان کی Statement بھی اعتراض ہے اور یہ کہ۔۔۔۔

(شور)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: جناب ولا! جناب سپیکر،۔۔۔۔

(شور، قطع کلامیاں)

جناب عالم زبیر: جناب! یہ ہمارے مائیک خراب ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپیکر صاحب! ہاؤس تہ ئے Put-up کرئی زہ خو وائیمہ چہی

پریویلج کمیٹی تہ ئے ریفر کرئی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر یہ تو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں، شور)

جناب سپیکر: پلیز، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما دا ریکویسٹ دے چي دا کمیٹی ته اولیئرئی زما دا تحریک استحقاق د روزنامہ "آج" اخبار د نمائندہ چکدره، خلاف دے چي هغه د غلط بیانی نه کار اخستی دے۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر، پلیز، آرڈر پلیز۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما دا تحریک استحقاق د "آج" اخبار خلاف دے چي هغه د غلط بیانی نه کار اخستی دے۔ دوئم خیز دا سی ایند ډبلیو او د هغی د عملی، ولی چي په یو افتتاح شوی خیز باندی ئے تختی اوږی ده او لگولی ئے ده۔ دا د پراونشل ای پی سکیم دے۔ دا د ایم این ای او سینئر سکیم نه شی کیدی۔ دا د پراونشل اسمبلی پاس کرے دے۔ دی ته دستخط ما کرے دے۔ دی ته بجت سکیم ما منظور کرے دے۔

جناب سپیکر: جھگڑا صاحب ولا ردے۔ افتخار احمد خان جھگڑا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب سپیکر! زه خو په میاشت کبھی یو خبره کومه خو لږ دوی ئے په غور سره واورى۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: دوی خو سرک او سکولونه ژاری، زما خو ایم این ای د نتیج نه د چیف منسٹر مخکبھی اعلان او کرو چي پچاس لاکھ کبھی می دوه لکھو روپو درله کوخه او کره او د درې لکھو می درله دا سرک او کرو، د ټول سکیمونو افتتاح ئے هم او کره او دا می هم گواه دے او دا می هم گواہان دی ټول، نو ما ورته او وئیل جی چي دا پنخوس لکھه هم اوس چي دی، دا نه دی پکبھی، یعنی دوی تر هغه حد اور سیدل جی زما په خیال باندی دا شئی چي دی اوس لږ ډیر تش د ای پی او د دی حد نه هم خبره لار له نو دا د Seriously واخستی شی۔ نه دا زما زمونږه پیسې دی۔ زمونږه صوبه ده، دیکبھی چي کوم ڈیویلیپمنٹ کار کیری دا د عوامی د بهلائی د پاره دے۔ زما بورډ په حلقه کبھی که چا او منلو نوز به د اسمبلی نه په یو سیکنډ کبھی بهر شم۔ زما بورډ نشته

(تالیاں) نہ د روپئی پہ کار شتہ ، نہ پہ بل شتہ - یو منت خلیل خان - خو زہ صرف دا وایم نہ بورڈ غواړو، نہ بل غواړو - ہر کار غواړو پہ عزت سرہ غواړو - عزت ورکوؤ او عزت غواړو - ہغہ مو ورکړے دے - خو دا ضرور نہ غواړو چہی زمونږہ حلقہ کبڼې ایم این اے راخی سکیم کوی - ہغہ لہ راخی او کبڼی او ایم پی اے ترې خبر ہم نہ وی - آخری وخت کبڼې ایکسٹین ٹیلفون او کبڼی جی چہی سبا ہغہ افتتاح لہ راخی تاسو راشئی - نہ مونږہ تہ معلومات شتہ ، نہ بل خہ شتہ - نو بے عزتی زمونږہ مہ کوئی پہ دې خلقو باندي ---

(تالیاں)

شہزادہ محمد گتاسپ خان : سر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات پوچھنا چاہوں گا حکومت سے کہ ایک ممبر نے تحریک پیش کی ہے، پریولج موشن پیش کی ہے کوئی جرم نہیں کیا ہے، یہ اس کا حق تھا۔ یہاں پر پورا تمام ممبران کا بھی یہ حق ہے کسی کا حق ضائع ہو تو اسکو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ہاؤس میں بات کرے۔ اس میں اعتراض کیا ہو سکتا ہے سر؟ اس کے لئے قاعدہ موجود ہے۔ اگر حکومت کو اعتراض ہے تو اس میں ووٹنگ کرائے۔ اگر حکومت جیت جاتی ہے تو ان کی بات مان لی جائے گی (تالیاں) اگر دوسرے جیت جاتے ہیں تو ان کی بات مانی جائے گی اس کو اتنی طول دینے کی کیا بات ہے؟

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان خان۔

جناب حبیب الرحمان خان: جناب سپیکر! زہ جی یو عرض کومہ دا زمونږہ رور چہی کوم تحریک پیش کړے دے نو ہغہ گل نصیب خان زمونږہ مشر دے ، داسی مو نور ڈیر مشران دی ، بنیادی خبرہ خبرہ دا دہ چہی د ایم این اے د پراونشل گورنمنٹ پہ ڈیویلپمنٹ کار کبڼی ہیخ قسمہ کار نشتہ - (تالیاں) کہ گل نصیب خان یا پروفیسر ابراہیم ---

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د ہغہ موقف بل دے ، تاسو بل طرف تہ خی - د ہغہ موقف چہی کوم دے د ہغہ بل موقف دے -

جناب حبیب الرحمان خان: ہغی خبرہ لہ جی راخم د ہغی موقف جی راخم کنہ -

جناب سپیکر: دايم ايم اے سينئر خبره نه کوی۔ هغه موقف واورئی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ: خبره ڊيره واضح ده چي "آج" اخبار کينې خبر شائع شوه ده چي د ډي منظوري بل چا اخستې ده، زه وایم چي دا ما اخستې ده يوه غلط بياني نه کړې ده، زما شهرت ته نه نقصان رسولې ده، د ډي نمائنده خلاف زما استحقاق ده، دوئم جی ما افتتاح کړې ده د يو داسې سکيم چي دهغي لکه زما حق جوړيدو چي مائه افتتاح کوله۔ ډائريکيټوز زما په نوم ايشو شوی دی، علاقه زما ده، سکيم زما ده او می بيا دهغي افتتاح کړې ده۔ بيا زما نه روستو سی اینډ ډبليو والا څنگه سرکاری طور تختی اوړی او په هغي باندې د بل سړی د نوم تختی لگوی؟ زه وایم چي ده سره زما استحقاق مجروح شوه ده۔

جناب سپیکر: موقف دهغي مطلب دا ده Clear ده۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بالکل Clear ده جی۔

(شور۔ قطع کلامیاں)

ایک آواز: دا د کمیټی ته ریفر شی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔

جناب طاہر بن یامین: جناب سپیکر صاحب! یو منټ، ما وئیل جی

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: یہ پو پوچ کمیٹی کو آپ خود بھیج سکتے ہیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! یہ تو ہم سمجھتے ہی کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کی دلچسپی کیوں ہے؟ لیکن

میں ان کو شاید اپنی بات اچھی طرح Explain نہ کر سکا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

شہزادہ محمد گتاسپ خان: میری دلچسپی ہر ممبر کیساتھ ہے، چاہے وہ اس طرف بیٹھا ہے یا اس طرف بیٹھا ہے
(تالیاں) ان کیساتھ پوری دلچسپی ہے، ہم ان کا ساتھ دینگے اور ان کیساتھ رہیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: مجھے یقین ہے کہ یہ اسی طرح ڈیسک بجاتے رہیں گے۔۔۔

(تہنقہ۔ شور)

جناب سپیکر: پلیز۔ پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ بھیجوا یا بھی ہے جی انہوں نے۔

وزیر قانون: میرا یہ مقصد ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ڈاکٹر صاحب اور ان کی جو اخباری اطلاعات
کے متعلق Deformative ہو چکی ہے ہم اس کا ازالہ کر سکیں اور اس میں انہوں نے جو غلط کام کیا ہے،
اس کے خلاف انکو آڑی کر سکیں، اگر یہ ہماری بات پر راضی نہیں ہیں تو تو جس طرح پھر ڈاکٹر صاحب کی
مرضی ہے، ہماری مرضی بھی ان کیساتھ ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر صاحب، جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! زما د دی خبری سرہ ہیخ اتفاق نشته۔
زما خوا استحقاق مجروح شوے دے او زہ تا سوتہ ریکوئسٹ کوم جی چہ کمیٹی
تہ ئے حوالہ کرنی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جب ڈاکٹر صاحب کی مرضی ہے تو۔۔۔

(شور۔ تالیاں)

جناب سپیکر: پلیز مجھے، پلیز۔ جی۔

وزیر قانون: جب ڈاکٹر صاحب ہماری بات سے مطمئن نہیں ہیں تو ہم ان کیساتھ اتفاق کرتے ہیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Privilege motion moved by Honourable Member, Dr. Zakirullah Khan, is hereby referred to the Committee on Privileges.

(Applause)

تحریریک التواء

Mr. Speaker: Next, Adjournment Motions. Mian Nisar Gul Sahib---
(Interruption)

جناب امیر رحمان: * + + + + -

Mr. Speaker: Please, omit these words. Mian Nisar Gul Sahib.

(شور)

وزیر قانون: بشیر بلور صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ تھوڑا۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Mian Nisar Gul Sahib M.P.A., to please move his adjournment motion No.344 in the House. Mian Nisar Gul M.P.A., please.

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! "میں آپ کی وساطت سے اس اسمبلی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ مسلم کمرشل بینک نے چاروں صوبوں میں مندرجہ ذیل تناسب سے بندے فارغ کئے ہیں، پنجاب برانچ میں 601 میں سے سات، سندھ کے 217 میں سے گیارہ، سرحد کے 112 میں سے بیس اور بلوچستان کے 35 میں سے زیرو۔" جناب سپیکر! یہ بہت اہم صوبائی مسئلہ ہے اور اسی لئے میں نے اسمبلی میں پیش کیا ہے کہ جب مسلم کمرشل بینک پرائیویٹائز نہیں ہوا تھا تو یہ سرکاری بینک تھا، اس میں علاقے کے لوگوں نے اور اس صوبے کے لوگوں نے نوکریاں لی تھیں اور جب یہ

بینک پرائیویٹ ہو گیا تو انہوں نے اس صوبے کیساتھ ایسا ظلم کیا کہ این ایف سی ایوارڈ تو ہمیں آبادی کے لحاظ سے ملتا ہے لیکن جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنا ایڈجرمنٹ موشن تو پڑھ کر سنا دیں پھر آپ تقریر کریں۔

میاں نثار گل: سنا دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کیا ہے؟ پورا پڑھ لیں۔

میاں نثار گل: پورا پڑھ لیا ہے اس کیس میں بھی صوبہ سرحد کیساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

میاں نثار گل: چونکہ، Just a minute jee پہلے میں ذرا اس کو Explain کر لوں۔

جناب سپیکر: آپ کا۔۔۔۔

میاں نثار گل: نہیں جی، مجھے تھوڑا اس پر پلیز، جناب، یہ میرا نہیں ہے، یہ پورا صوبے کا مسئلہ ہے۔ مجھے

تھوڑا اس پر بولنا چاہیے اور آپ مجھے اس پر ایک دو منٹ بولنے کی اجازت دیدیں۔

جناب سپیکر: جی، ملک ظفر اعظم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: جناب سپیکر صاحب! پہ دے باندھی یو دوہ منتہ مونز لہ ہم راکری کنہ؟

میاں نثار گل: جناب سپیکر! یہ میرا مسئلہ تو نہیں ہے یہ تو پورا صوبے کا مسئلہ ہے اور آپ ظفر اعظم

صاحب کو کہتے ہیں کہ آپ اس کا جواب دیں۔ آپ ذرا اس کو دیکھیں کہ صوبہ سرحد کیساتھ کتنا ظلم ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: تھینک یو، جناب سپیکر،۔۔۔۔

(شور)

ڈاکٹر محمد سلیم: نہ نہ، وا یہ کنہ۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر! جو تعداد انہوں نے لکھی ہوئی ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ صوبہ سرحد کی تعداد زیادہ ہو لیکن (مداخلت) تو ہمارے ساتھ تو اس کا تعلق ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ تو مرکز کا سبجیکٹ ہے اسے مرکز میں اگر پیش کیا جائے تو کیونکہ یہ پرائیویٹ بینک ہے، یہ پرائیویٹ بینک ہے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! مرکز سے تعلق ہے اور صوبائی حکومت اپنے لیول پر Tackle کر لے گی Not pressed. Next Mr. Abdul Majid Khan, M.P.A., to please move his adjournment motion No. 645 in the House.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ہم نے بات پوری نہیں کی اور صوبائی حکومت۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دا خواست دے چہ دا ڊیرہ ضروری خبرہ دہ۔ دعوامو د غریبو خلق روزگار ئے ختم کرے دے۔ پکار دہ چہ منسٹر صاحب د دلته چہ کوم ریجنل آفیسر دے، هغوی سرہ پہ تیلی فون خبرہ او کری۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دا ڊیرہ ضروری خبرہ دہ پہ دے بانڈی بہ مونبرہ Press کوؤ۔

میاں نثار گل: دا ضرور خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب وائی چہ خبرہ کوؤ کنہ۔ هغه وائی خبرہ کوؤ کنہ۔

میاں نثار گل: نہیں جی، یہ میرا مسئلہ تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: فیصل زمان صاحب، آپ بیٹھ جائیں اپنی سیٹ پر۔ ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: سپیکر صاحب! مونبرہ لہ یو دوہ منتہہ را کری۔ دا خبرہ نہ دہ چہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہ خہ بانڈی؟

ڈاکٹر محمد سلیم: پہ دے ایڈجرنمنٹ موشن بانڈی۔

جناب سپیکر: دا خہ ایڈجرنمنٹ موشن دے، تہ د ایڈجرنمنٹ موشن دا Ingredients اوگورہ، الفاظ ئے اوگورہ۔

میاں نثار گل: تاسو چہ ایڈمت کرے دے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: مونبرہ ئے Press کوؤ جی۔

جناب سپیکر: الفاظ ئے او گورہ د خپل ایڈجرنمنٹ موشن، گورہ او ورولی د دې، هغه وائی چي مونبره خبره کوؤ۔

میاں نثار گل: تاسو دا ایڈمنٹ کرے دے او د اسمبلی فلور ته راغلی دے۔

جناب سپیکر: ته واوروه دا خپل ایڈجرمنٹ موشن او بیا د دې Ingredients ته راشه۔

میاں نثار گل: مونبره ته جواب خود را کړی که قبولوئی که نه ئے قبولوئی خو چي بحث پرې او کړو۔

جناب سپیکر: جواب خو هغه ورکړو چي مونبره ئے په خپل لیول باندې Tackle کوؤ کنه۔

میاں نثار گل: د صوبې د حقوقو خبره ده جی، زما خبره نه ده۔ دا د صوبائی حقوق خبره ده چي د یو صوبې سره دومره ظلم کیری چي بیس کسان او باسلی شی او په فلور باندې مونبره آواز نه شو او چتولې، نو بیا اسمبلی ته خله راغلی یو؟ دا خو جی زما خبره نه ده دا خو مسلم کمرشل بینک چي کوم۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! دا ایڈجرنمنٹ موشن که ته دغه کوئی نو په ریزولیشن کبني Convert کیدی شی، ریزولیشن راوړه، وفاق ته به ئے اولیرو۔ جی Next Mr. Abdul Majid Khan, MPA, to please move his adjournment motion No.345, in the House.

میاں نثار گل: یره جی مونبره ته دا۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ وفاقی مسئلہ ہے اگر۔۔۔

میاں نثار گل: یہ وفاقی مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ ریزولیشن لے آئیں نا۔

میاں نثار گل: ہم بھی اسی صوبے میں بیٹھے ہیں، کیا یہ صوبہ سرحد پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ میں تھوڑا اس پر یہ بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، آپ مجھے اس پر بات کرنے کے لئے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: اب ان کو میں کیا کہوں؟ ان کو سمجھادیں۔ ان کو آپ سمجھادیں، پلیز۔

میاں نثار گل: ہم اس کو قرارداد کی شکل میں لائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ان سے استدعا کریں کہ وہ چیئر کی استدعا کو۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جب چیئر ایک رولنگ دے دیتی ہے اور جب دوسرے آئزبل ممبر کو Call کرتی ہے تو پھر معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔

میاں نثار گل: ہم اس کو قرارداد کی شکل میں لانا چاہتے ہیں جناب سپیکر، اور آپ سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr Abdul Majid Khan MPA, to please move his adjournment motion No 345 in the House. Mr Abdul Majid Khan,MPA.

جناب عبدالماجد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ سب لوگ تھکے ہوئے ہیں، آپ سب موڈ میں نہیں ہیں۔

جناب عبدالماجد: "یہ اسمبلی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم عوامی فوری حل طلب مسئلہ اور اے ڈی پی صوابی کے بے جا اور غلط استعمال کے تدارک کے لیے بحث کی اجازت دے جو کہ ضلع صوابی میں ویٹرنری سنٹر کے سات ملین روپے بلا جواز اور غیر موزوں جگہ کی طرف پراسرار طریقے سے دھکیل دیئے گئے ہیں" جناب سپیکر صاحب، پہ دے اے ڈی پی کبھی پہ 1096 صفحہ کبھی صوابی ضلع ستر لاکھ روپے دے ویٹرنری سنٹر د پارہ مختص شوے دی۔ چہ کلہ زمونہ دا وزیر صاحب وزیر شو نو پہ دریمہ دہ تہ ما اووٹیل چہ یرہ کہ پہ دے کبھی زما د علاقہ د پارہ ہم یو دغہ اوشی نو دا یو دیر بنہ انسان دے، دہ ما سرہ دیر پہ بنہ طریقہ باندے د دے خیرہ اوکرہ۔ بیا پہ Written طریقہ ما ہر شہ خپل دغہ اوکرہ۔ د دے تقریباً لبرے ورخے اوشوے چہ ما تہ دا اطلاع ملاؤ شوہ چہ ہغہ ویٹرنری سنٹر، ہغہ اووہ ملینہ روپے چہ کومے وے، ہغہ صرف پی ایف 35 تہ منتقل شوے، پی ایف 35 تہ، اوس جناب، پہ دے اووہ ملین روپو باندے خو پہ اسلام آباد کبھی کوتھی مونہ نہ جوڑو کنہ جی۔ یا پہ حیات آباد کبھی پرے مونہ کوتھی نہ جوڑو خو د خاروؤ یو شید بہ وی نو شپیتہ لکھہ روپے یو خائے تہ د ویٹرنری سنٹر د پارہ منتقل کول، پہ دے ساتھ لاکھ روپو یا ستر لاکھ روپو پہ صوابی کبھی کم از کم لس ویٹرنری سنٹرز جوڑیدل۔ پہ دے دومرہ ہی جا

استعمال، او دوئمه خبره جی دا ده چي ولې د داسې په غلطه طريقه دا فنډز استعمال شی؟ دا غریب ملک، دا غریب ضلع، دا غریبه صوبه د په غلطه طريقه باندې مونږه ولې خرابه کړو؟ په دې سلسله کښې جناب، ما دا تحریک التواء پیش کړې دے چې دې ضلعي سره د پورا پورا انصاف او کره شی۔ مونږه شپږ ممبران یو هر یو ممبر ته یو یو ویترنری سنټر په دیکښې جوړیدې شی او دا د ولې یو ځائ ته راشی؟ ما فضل علی صاحب ته یوه خبره او کره نو ما ورته ووئیل چې د دې د پاره د ځائ ضرورت وو، ما او وئیل که د ځائ ضرورت وو نو تاسو به مونږه راغوبنتی وو، مونږه به ټولو ممبرانو ستا د پاره ځائ کتلې وو، ما ووئیل چې ستا په دیکښې څه دغه دے؟ نوزه جناب ستا سو په وساطت دې هاؤس ته دے خپل وزیر صاحب ته دا خبره کوم چې که په دیکښې ما یوه خبره غلطه کړی وی، زه به دا خپل تحریک واپس واخلم۔

جناب سپیکر: جی قاری محمود صاحب، ډاکټر سلیم صاحب تاسو هم څه وائی؟

ډاکټر محمد سلیم: بس جی زه یو منټ خبره کوم۔ ماجد خان چې کومه خبره او کره، دا ډیره Genuine ده۔ دا پیسې د صوابی د پاره منظور شوې وې او که لفظ صوابی وی نو صوابی گورې زما حلقې کښې راځی خو بیا هم زه د سالمې صوابی ضلعي خبره کومه دا او یا لکھے روپۍ دی نو په دې چې څومره ویترنری سنټرز جوړیږی، درې څلور پینځه، زه خیر دې دا قربانی کوم، زما حلقه کښې د بالکل نه جوړیږی، دې قربانی ته تیار یم۔ دې ته هم تیار یم چې د منسټر په حلقه کښې د زیاتې اولگې خو د ماجد خان د مخکښې نه هغه علاقه ماته راماته ده، ځائ ورسره شته، نو ماجد خان او مختیار خان او دوی له د پکښې خپله حصه ورکړے شی او چې څومره ترې جوړیدې شی، جوړیږی، څلور جوړیږی، زما۔۔۔

جناب سپیکر: امیر رحمان خان! په فلور باندې خو هغه ولاړ دې، فلور خود هغه سره دے۔

ډاکټر محمد سلیم: نو په دې طریقه باندې د انصاف په طریقه باندې د دا تقسیم اوشی چې د سالمې صوابی ضلعي خلقو ته ئے فائده اورسی۔ ولې چې څاروی په هر ځائ کښې وی۔ څاروی په تورډهیر کښې هم وی، په زروبی کښې هم وی، په نوئے

کلی کبھی ہم وی او زما پہ مانیری کبھی ہم وی نو د خاروؤ د پارہ خایونہ جو روؤ۔ ہغہ خہ دومرہ قیمتی محل نہ دے نہ پکبھی دومرہ لوئے اپریشن تھیتر دے چہ یر خرخونہ پرہ کیری، لس پنخلس لکھہ روپی پہ یو یو خرچ کیری، ہر خومرہ چہ پرہ جویری دا دے پرہ جو کرے شی خوتول صوابی ضلع کبھی، تولی ضلعی تہ بہ ئے فائدہ اوری۔ زما دومرہ خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: تاسو د دوئی د خبری تائید کوئی، بس اوشو۔ جی قاری محمود صاحب۔ جی امیر رحمان آن کرہ مائیک۔

جناب امیر رحمان: مہربانی سپیکر صاحب! خنگہ چہ ماجد خان خبرہ او کرہ۔۔۔

جناب سپیکر: یرہ پہ بنہ انداز بانڈی دوئی د وارو او کرہ او تاسو ورسرہ۔۔۔

جناب امیر رحمان: زہ بالکل د دوئی خبرہ Support کومہ ما مخکبھی ہم دلته پہ فلور بانڈی وئیلی وو چہ دا منسٹران چہ کوم دا د تولی صوبی منسٹران دی خو دوئی د تولی صوبی نہ دی، دا د ضلعی دی او پہ ضلع کبھی د خپلی حلقی دی او پہ خپلہ حلقہ کبھی بیا د خپل کلی دی نو دے منسٹر چہ کوم زیاتی کرے نو دے د برابر تقسیم اوشی۔

جناب سپیکر: جی قاری محمود صاحب۔

ظفر اعظم (وزیر قانون): دا الفاظ دے خذف کرہ شی چہ وزیران د خپلی ضلعی دی او د خپلی حلقی دی دا خود تولی صوبی وزیران دی۔

جناب سپیکر: دا خوتول د این د بلیو ایف پی منسٹران دی، دائے او وئیل، د ضلعی منسٹران نہ دی۔

جناب بشیر احمد بلور: دا دے تولی صوبی منسٹران دی خو کار صرف د خپلو حلقو کبھی کوی، باقی صوبی سرہ ئے غرض نشته۔

جناب سپیکر: جی قاری محمود صاحب۔

وزیر قانون: میں جی بشیر بلور صاحب کو چیلنج کرتا ہوں اور میں ان کو چترال سے لیکر ڈی۔ آئی۔ خان تک کی سیکمیں بتا سکتا ہوں کہ ان میں ضلع کرک کے لیے سب سے کم فنڈز ہیں۔ میرے محکمے میں۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! میں افسوس سے یہ بات عرض کرتا ہوں کہ ہمارے ایک کلاس فور (مداخلت) اور منسٹر صاحب اپنے حلقے تک منسٹر ہیں کہ وہ سارے صوبے کے منسٹر ہیں۔

جناب سپیکر: جی قاری محمود صاحب۔

قاری محمود (وزیر زراعت و تحفظ حیوانات): تاسو سپیکر صاحب، فلور مالہ راکرو خو دوئ مے پریردی ورتہ نہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، نہ خیر تاسو خبرہ کوئ۔

وزیر زراعت و تحفظ حیوانات: دے سلسلہ کبني عرض دا دے چي 2003-04 پ کبني چي کوم ترقیاتی پروگرام وو، سی ایم صاحب ہدایات کري وو چي صوابی کبني دیو ہسپتال جوہ کرے شی د خاروؤ، نو د هغی د پارہ اووہ میلنہ روپی چي اوس دا کوم پی سی ون تیار شوے دے، دغلتنہ زور یوہسپتال وو د ماجد خان لالا صاحب پہ حلقہ کبني، تور د هیر کبني، وی هغه دیر خراب حالت کبني وو۔ داسی وو چي هغه د دیر وخت نہ د غور زیدو پہ حالت کبني وو۔ دوئ سرہ مالوظ ہم کرے وو چي د دے ہسپتال بہ مونبرہ پروگرام جوہ کرو اوس پکبني د سی ایم صاحب ہدایات راغلل، دوئ چونکہ پہ صوابی کبني د اووہ ملین روپو پی سی ون جوہ کریدی نو زما پہ خیال باندي اووہ ملین روپی د حیواناتو پہ ہسپتال باندي، دا خوشہ د انصاف خبرہ نہ دے، پکار خودا دے چي پہ دیکبني ورسرہ د دوئ پروگرام ہم شوہ وے۔ زما پہ خپلہ اندازہ باندي چي د دوہ ملین نہ سیوا روپی پہ دیکبني کہ د داکٹر کور ہم ورسرہ شی فرض کرہ، نو دوہ ملین ہم کافی دی۔ دے کبني اووہ ملین جواب راغلی دے نو د دے اول خوزہ تحقیقات کومہ چي یرہ دا اووہ ملین چي د کومو پی سی ون جوہ شوے دے، چي دیکبني آخر دوئ خہ اچولی دی؟ اول چي د دے تحقیقات اوکرو نو د هغی نہ روستو بہ ان شاء اللہ ماجد خان لالا صاحب چي خنگہ وائی۔۔۔

جناب افتخار احمد خان جگڑا: جناب سپیکر صاحب! دے منسٹر صاحب دا سوال پرون نہ وو لوستی، پرون ئے نہ وو لوستی۔ پکار وہ چي د دے نہ مخکبني ئے تحقیقات کري وے۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب! زہ صرف سوال کوم د خپل رور بشیر بلور صاحب نہ چي دہ پہ خپل وزارت کبني چرتہ د نوبنار وزت کرے دے؟ دہ پہ خپل وزارت کبني چرتہ نوبنار لیدلے دے یا راغله دے؟

جناب بشیر احمد بلور: زہ د ټولې صوبې وزیر ووم، هر ځائے ته تللے یم۔

جناب سپیکر: جی ماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد خان: زما د دې خپل وزیر په دې خبره پوره یقین دے اودا زما یقین دے چې دارقم چې کوم دے دابه په ټول صوابتی ضلع باندي تقسیم شی۔ په هغې کبني کم از کم شپږ آته وټرنری سنټرز جوړېږي په دې باندي۔

Mr. Speaker: Not pressed Next. Maulana Amanullah Haqani, MPA to please move his adjournment motion No347 in the House. Maulana Amanulla Haqani, MPA please.

مولانا امان اللہ حقانی: شکر یہ جی۔ جناب سپیکر صاحب میں آپکی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ریگی لہم میں ریگی اقوام اور اور کرنی کے درمیان زمین کا تنازعہ ہے اور اب یہ خطرناک شکل اختیار کر چکا ہے جس سے امن وامان کا سنگین مسئلہ بن سکتا ہے اور محکمہ مال یا دیگر محکمے اس کے حل میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے، لہذا اجلاس کی کاروائی روک کر اس پر بحث کر کے ایک خصوصی کمیٹی کے ذریعے اس اہم مسئلے کو حل کیا جائے" جناب سپیکر صاحب! زہ پرې لږه خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب! دا کومه مسله چې ما بیان کړه یقیناً دا د ډیر وخت نه پخوانی ډیره غټه مسله ده۔ په دیکبني پرائیویټ جرگې هم فیل شوی دی او دغه رنگې ډیرو خلقو ور کبني منډې تررې وهلی دی او دا مسله هم دغه رنگې ورغ په ورغ شدت اختیار وی او په دیکبني ډیرے غټې اسلحې وړاندې استعمال شوی دی او یقیناً بالکل هغه علاقه داسې جوړه شوې ده لکه د علاقہ غیر یو منظر پیش کوینوزہ جی دا درخواست کوم چې د دې د پاره یوه کمیټی دلته تشکیل شی چې دغه مسله په ځانسته طریقې سره حل شی او دلته چې کوم د قیمتی جانونو ضیاع شوې ده چې بیا هغه مسله دوباره هغه شان نه شی۔

جناب سپیکر: جی ملک ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: (وزیر قانون) جناب سپیکر! واقعی یہ مسئلہ بہت مدت سے سنگین تر ہوتا چلا آ رہا ہے اور اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ میں بھی کمیٹی کے حق۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی سپیشل کمیٹی۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پہلے تو میرے خیال میں جس طرح منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ بہت اہم معاملہ ہے، آئریبل ممبر نے بھی کہا تو پہلے میرے خیال میں اس کو ایڈمٹ کر لیں اور ایڈمیشن کے بعد پھر اس کو آپ جدھر بھی لے جانا چاہتے ہیں لے جائیں۔ منسٹر صاحب نے بھی Confess کیا ہے کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے تو اس پر بحث کی جائے اور ممبران اگر کوئی بولنا چاہتے ہیں اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قواعد و مطابق خبرہ دادہ چھی ایڈمٹ کییری بہ او داید میشن نہ روستو۔۔۔

وزیر قانون: اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

Mr. Speaker: The adjournment motion moved by Honourable member Maulana Amanullah Haqani, is here by admitted and Mr. Abdul Akbar Khan: admitted for discussion.

جناب سپیکر: دوئی دا دغہ دے چھی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہغہ خو بہ دہغی نہ پس جی بیابہ Suggestion او کیری کنہ۔

جناب سپیکر: نہ نو دا Option ہم شتہ کہ او س فرض کرہ Discussion۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہغہ خو ستا خوبنہ دہ ، ہغہ رول بہ Suspend کرہ۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دا بیابا لیت کییری خکہ کہ بیابا اجلاس دغہ نہ وی مخکبئی۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: پلیز: پوہہ شوم چھی ستنے پہ یوبل سورے دی۔

جناب شاد محمد خان: آو کنہ ، دولس بجھی شوپی ، ستنی سورپی شوپی او دتولو ممبرانو سترگی سرپی شوپی ، چائی غواری۔

(تہمتی)

مولانا امان اللہ حقانی: کہ شوک پری خہ خبرہ کول غواری، او کمیٹی د تشکیل شی۔

جناب سپیکر: خبری مطلب دادے چہ امان اللہ حقانی صاحب دوی پکبئی ڊیر لیبر کرے دے، خواری ئے پکبئی کرے دہ۔

جناب عبدالاکبر خان: تھیک شوہ جی، دتی بریک نہ پس د پری دوی خبرہ او کری بیا چہ خنگہ تاسو او باوس دغہ کوی۔

جناب سپیکر: Consensus صحیح مطلب دادے چہ خو۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سوال دا نہ دے، زہ دا نہ وایم۔ ہغہ خو تھیک خبرہ دہ چہ گورنمنٹ پری تیار دے کمیٹی تہ، مونبرہ تہ پری ہم خہ اعتراض نشته چہ کمیٹی تہ دے نہ خی خو زما صرف دا مقصد وو چہ چونکہ ایڈجرمنٹ موشن ہغوی دغہ کرے دے۔۔۔

جناب سپیکر: نو کہ دا دغہ او کری، کمیٹی تہ ہسپی ہم خی، ہلتہ بہ Deliberation پری اوشی بیا بہ۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: آو جی۔

Mr. Speaker: The adjournment motion moved by Honourable member is here by admitted and the consensus of the House is that it should be referred to the standing committee concerned. The matter is hereby referred to the standing committee concerned. Now the House is adjourned for tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم! Call attention Notice, Qari -Next item! Muhammad Abdullah Bangash MPA to please move his call attention Notice No711 in the House. Qari Muhammad Abdullah

Bangash. لبر بہ خیر دے دغہ او کړو، بل آنتہم بہ واخلو قاری محمد عبداللہ بنگش صاحب۔

قاری محمد عبداللہ بنگش: بسم اللہ الرحمن الرحیم! شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حلقہ پی ایف 43 ٹل دوآبہ ڈسٹرکٹ ہنگو میں وزارت خوراک کی طرف سے دفعہ 188 نافذ کرنے کی وجہ سے گوشت کا بحران پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے عوام کو زبردست تکلیف کا سامنا ہے اور وہاں کی لحم فروش برادری کا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ جناب والا! حکومت کی طرف سے گوشت ڈیلرز پر ہر طرح کی پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں اور پشاور سے حیوانات لے جاتے ہوئے متنی اور جنگلی کے مقام پر تعینات محکمہ خوراک کے اہلکار مجاز ڈیلروں سے بے جا سختی کا برتاؤ وار کھتے ہوئے انکو بیزار کرنے پر مجبور کر رہے ہیں، لہذا حکومت فوری نوٹس لیکر اس روش کو بند کرے اور ٹل دوآبہ ضلع ہنگو کے عوام کو اس مشکل سے نجات دلائی جائے اور گوشت کے بحران کو مستقل طور ختم کرنے کے لئے دفعہ 188 کو کالعدم قرار دیا جائے"

جناب سپیکر: جی، فضل ربانی صاحب منسٹر فار فوڈ۔

جناب فضل ربانی: (وزیر خوراک) جناب سپیکر صاحب! گوشت کی قیمتوں میں مسلسل اضافے اور عوامی نمائندوں کے بار بار رابطے کے بعد 12 مارچ 2003 کو صوبائی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ افغانستان کو مویشیوں کی سمگلنگ روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ اس سلسلے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ اور قبائلی امور کو ہم نے کہا اور انہوں نے تمام پولیٹیکل ایجنٹس کو ہدایات جاری کیں کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ افغانستان کو مویشیوں کی سمگلنگ بند ہو جائے۔ ہم نے اپنے ڈی ایف سیز جو متعلقہ اضلاع کے تھے کو لکھا پشاور، چارسدہ، دیر، کوہاٹ، بنوں، اور ڈی آئی خان کے ڈی ایف سیز کو ہدایات جاری کیں کہ وہ اپنے ڈی سی اوز اور قریب ترین ایجنسیوں کے پولیٹیکل ایجنٹس سے باہمی مشورے سے میٹنگ کر کے سمگلنگ کو روکنے کے لئے اقدامات کریں۔ اس سلسلے میں ہم نے پراونشل سطح پر ڈسٹرکٹ پولیس کی ایس پیز کو بھی لکھا اور انکے لئے مختلف چیک پوسٹس قائم کیں۔ 26 جنوری 2004 کو سیکرٹری فائنا کی سربراہی میں ایک اہم میٹنگ ہوئی اور اس میں تمام پولیٹیکل ایجنٹس اور ڈائریکٹر فوڈ سب نے یہ فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ امپورٹ ایکسپورٹ فیڈرل سبجیکٹ ہے اور فیڈرل گورنمنٹ اس کے لئے پرمٹ بھی جاری کرتی ہے۔ ہم کوشش

کرتے ہیں کہ یہاں جو ریٹس ہیں، ابھی 22 مارچ کو اسلام آباد کی میٹنگ میں وفاقی منسٹر سے میں نے بات کی تو انہوں نے یقین دہانی بھی کرائی جناب یار محمد رند صاحب نے کہ ہم اس پر مٹ پر ذرا سوچتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔ کوئی بھی دفعہ 144 اور 188 ادھر ہم نے نہیں لگائی ہے۔ ہمارے قاری عبداللہ صاحب نے جو بات رکھی ہے تو ادھر اگر کسی چیک پوسٹ پر کوئی سختی ہو تو اس کے لئے میں ہدایات جاری کرتا ہوں کہ ہٹایا جائے۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر صاحب! میں قابل احترام منسٹر صاحب کے حوالے سے، منسٹر صاحب کے نانچ میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ جو ٹرانسپل ایریا ہیں ان میں اگر اس قسم کا مسئلہ ہے تو ٹھیک ہے وہ تو فیڈرل گورنمنٹ کا ایریا ہے لیکن جو ہمارا سیٹلڈ ایریا ہے، یہاں سے ہمارے علاقوں کے لوگ جو گوشت کے لئے جانور لے جاتے ہیں ان کو راستے میں اس قدر تکلیف کا سامنا پڑ رہا ہے کہ اب انہوں نے کاروبار کرنا چھوڑ دیا ہے اور وہاں پر گوشت نہیں مل رہا۔ میں۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرادی ہے کہ اب ایسا نہیں ہوگا۔
قاری محمد عبداللہ: میں یہ گزارش کروں گا کہ سیٹلڈ ایریا میں جو سلسلہ، ڈسٹرکٹ ہنگو کا۔

قرار دادیں

جناب سپیکر: انہوں نے یقین دہانی کرادی ہے۔ نا۔ قرار داد نمبر 136 جناب بشیر احمد بلور صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔
Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA to please move his resolution
No.136 in the House. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA.
جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! پیرہ مہربانی۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ صوبے میں ہر طبقے کے لئے ویلفیئر فاؤنڈیشن موجود ہے مگر صحافیوں کے لئے ایسی کوئی فاؤنڈیشن نہیں ہے لہذا حکومت صحافیوں کی فلاح و بہبود کے لئے ویلفیئر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لائے اور اس ادارے کے ذریعے مستقل وسائل اور آمدن کا اہتمام کرے"

سپیکر صاحب! پہ دے باندھے بہ یو دوہ خبری او کرم چے دھر یوے
طبقہ د پارہ فاؤنڈیشن شتہ حو دا صحافی برادری چے دہ، دا د تولو نہ زیاتہ
مظلومہ طبقہ دہ، د دوئی انشورنس پالیسی شتہ چے د دوئی Collective

insurance وی، ہغہ کوم اخبار ویج بورڈ والا چہی دہی ہغہ ہم ورتہ پورا تنخواگانی نہ ورکوی خو جی فاؤنڈیشن شتہ، د پولیس د پارہ فاؤنڈیشن شتہ، د ہر خہ فاؤنڈیشن شتہ خو صرف د صحافیانو د پارہ نشتہ۔ زما بہ دا خواست وی حکومت تہ چہی پہ دہی بانڈی د عمل اوکرے شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زہ د بشیر خان سپورٹ کومہ د یو اضافی سرہ چہی اخباری کوم مالکان دی، پکار دی چہی پہ دہی ویلفیئر فاؤنڈیشن کبھی ہغوتی ہم خہ شیئر ورکری خکہ چہی دا کسان ہم ہغوی سرہ کار کوی۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! مونبرہ ہم د دہی مکمل سپورٹ کوؤ۔ دا ڍیر ضروری دے او پکار دی چہی پہ دہی بانڈی حکومت خہ غورا اوکری۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! اس کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں کیونکہ یہ بڑا Important issue ہے صحافیوں کے لئے اور اس کی ہم سب بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! موجودہ حکومت تو ویسے بھی صحافی برادری کا ہر وقت خیال رکھتی ہے۔ اس سے پہلے بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے خیال میں پچاس لاکھ، کچھ ادا کئے ہیں لیکن اگر اس میں عبدالاکبر خان کی تجویز کہ ایڈیشن کی جائے کہ حکومت اور مالکان بیٹھ کر آپس میں ایک ویلفیئر تنظیم کی حمایت کر لیں تو بہت بہتر ہوگا۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر، مونبرہ تو ہیخ اعتراض نشتہ With amendment of Abdul Akbar Khan, they should pass this resolution چہی دا بنہ خبرہ دہ چہی مالکان د ہم کیبنی او حکومت ہم کیبنی او یو Collective داسی فاؤنڈیشن د جوہ شی او صحافیانو تہ دہی مراعات ملاؤ شی۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution moved by honourable Member with the amendment moved by Mr. Abdul Akbar Khan, MPA may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed with amendment moved by Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.

Mr. Bashir Ahmed Bilour: Jee Unanimously.

جناب سپیکر: جی "Unanimously" دا بہ جبل صاحب اووائی۔ "Unanimously"

Mr. Nisar Safdar Khan, MPA, to please move his resolution No.136 in the Hosue. Mr. Nisar Safdar Khan, MPA, please.

جناب نثار صفدر خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ آرائیج سی حویلیاں کے ساتھ بیس یونین کونسلیں منسلک ہیں جنکی آبادی تقریباً ڈھائی لاکھ ہے، لہذا موجودہ آرائیج سی کا درجہ بڑھا کر (سی گریڈ) کیا جائے تاکہ عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم ہو سکیں۔"

جناب سپیکر: جی، راجہ فیصل زمان صاحب۔

جناب راجہ فیصل زمان (وزیر کھیل و ثقافت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سر! اس حوالے سے اس دفعہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے جتنے بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز تھے، ان پر جتنا بھی پیسہ تھا، وہ لگایا تھا لیکن اس دفعہ ہم نے ریکویسٹ کی ہے گورنمنٹ کو بھی اور ہم اس کا حصہ بھی ہیں کہ آرائیج سیز اور بی ایچ یوز کے لئے بھی پیسہ رکھا جائے اور اگر آپ 80% پیسہ رکھتے ہیں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے لئے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس دفعہ جو آرائیج سیز ہیں اور بی ایچ یوز ہیں، ان کو اپ گریڈ کیا جائے گا اور ان شاء اللہ اے ڈی پی میں ان کو ایک حصہ ضرور بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر: نثار صفدر جدون صاحب Technically چونکہ پہ دیکھنے پہ Financial

matter involve منسٹر صاحب چچی تا سو تہ کو مہ خبرہ او کپرہ، میرے خیال میں اس میں Financial matter involve ہے اور وہ ریزولوشن جس میں Financial matter involve ہو ٹیکنیکلی وہ ہاؤس میں Move نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ یہ عوامی مطالبہ ہے اور عوام مسائل سے دوچار ہیں تو منسٹر صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ آئندہ ہماری ترجیحات میں یہ بات شامل ہے لہذا آپ سے استدعا ہے کہ آپ اپنے ریزولوشن پر زور نہ دیں۔

جناب نثار صفدر خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Not pressed. Mr. Farid Khan, MPA to please move his resolution No. 142 in the House. Mr. Farid Khan, MPA.

(Absent, it lapsed). Alhaj Muhammad Ayaz Khan, MPA to please move his resolution No.162 in the House. Alhaj Muhammad Ayaz Khan, MPA, please (Absent, it lapsed). Mr. Saeed Gul, MPA to please move his resolution No.172 in the House (Absent, it lapsed). Mr. Pir Muhammad Khan, MPA to please move his resolution No.183 in the House. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, please.

جناب پیر محمد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ صوبہ سرحد نہایت غریب صوبہ ہے لہذا مرکزی حکومت تمباکو کی آمدن سے جو ٹیکس وصول کرتی ہے اس ٹیکس کی تمام رقم حکومت صوبہ سرحد کے حوالے کی جائے "

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ سر، میں ایک Correction کرنا چاہتا ہوں Because there is no tax as such on Agricultural income, it is on the Finished cigarettes جو سیلز ٹیکس ہے یا جو بھی ہے وہ سگریٹ پر ہے۔ میرا مطلب یہ ہے items پر ہے، ٹو بیکوپر کوئی ٹیکس نہیں ہے اگر اس Word کو Change کر کے سگریٹ کر دیں تو ٹھیک ہوگا۔

جناب پیر محمد خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by Mr. Pir Muhammad Khan, MPA and verbally amendment moved by Mr. Abdul Akbar Khan, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously with verbal amendment moved by Mr. Abdul Akbar Khan, MPA. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his resolution No.191 in the House. Mr. Jamshed Khan, MPA, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! وہ ہیں نہیں لیکن انہوں نے مجھے Authorise کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا انہوں نے۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کاغذ میں نے بھیج دیا ہے وہاں پر۔

جناب سپیکر: اچھا۔ Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, on behalf of Mr. Jamshed Khan, MPA.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے امر کی سفارش کرے کہ ضلع بونیر میں بالعموم اور پی ایف 77 میں بالخصوص پی ٹی سی ایل نے جو ڈیجیٹل ایکسیجینج چار پانچ سال پہلے بنائے ہیں، جن میں کچھ تاحال نامکمل ہیں، لہذا حکومت مذکورہ نامکمل ایکسیجینج کو مکمل کرنے اور دیگر مکمل ایکسیجینج کو چالو کرنے کے لئے اقدامات کرے۔ تاکہ علاقے کے عوام کو موصلات کی سہولت مہیا ہو سکے۔"

جناب سپیکر: یہ بالعموم اور بالخصوص کا کیا ہے؟ سارے بالخصوص کا، میرے خیال میں اگر کوئی۔۔

(قہقہہ)

The motion before the Home is that the resolution moved by Honourable Member, may be passed. Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Faisal Zaman, M.P.A, to please move his resolution No.239, in the House . Mr. Faisal Zaman Khan, MPA, Please.

جناب فیصل زمان: تھینک یو، سپیکر سر۔

"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع ہری پور میں پاسپورٹ آفس قائم کیا جائے۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed. Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Mrs. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her resolution No.304, in the House. Mrs. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, please.

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: شکر یہ، جناب سپیکر۔

"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پی ٹی ورلڈ پر صوبائی اسمبلی، صوبہ سرحد کے اجلاس کی کارروائی نشر کی جائے تاکہ جو پاکستانی بیرون ممالک رہائش پذیر ہیں، وہ بھی ہمارے صوبے کے حالات سے باخبر ہو سکیں۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member, may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Mrs. Rehana Ismail, MPA, to please move her resolution No.326, in the House. Mrs. Rehana Ismail, MPA, please. محترمہ ریحانہ اسماعیل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ لکی مروت ڈسٹرکٹ کی آبادی چھ لاکھ کے قریب ہے، لہذا لکی مروت ڈسٹرکٹ پوسٹ آفس کوچی پی او کا درجہ دیا جائے۔" شکر یہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Maulana Tajul Amin , MPA, to please move his resolution No 327, in the House. Maulana Tajul Amin, MPA, please.

مولانا تاج الامین: شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ میرے حلقے پی ایف-30 کی یونین کونسلوں، بخشالی، گجرات، بابنی، کٹھ خٹ اور گڑیا لے کو ترجیحی بنیادوں پر سوئی گیس فراہم کرے۔" سپیکر صاحب! پہ دیکھنی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are

in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously.

مولانا تاج الامین: شکر یہ۔

Mr. Speaker: Mrs. Zubaida Khatoon, MPA, and Mrs. Sahgufta Naz, MPA, to please move their joint resolution No337, one by one, in the House. Mrs. Zubaida Khatoon MPA, please.

محترمہ زبیدہ خاتون: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ صوبہ بھر کی جیلوں میں قید لاوارث اور بے گناہ خواتین قیدیوں کو قانونی ریلیف فراہم کرنے کے لئے فوری طور پر عملی اقدامات کرے۔ "

جناب سپیکر: محترمہ شگفتہ ناز، ایم پی اے، پلیز۔

محترمہ شگفتہ ناز: " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ صوبہ بھر کی جیلوں میں قید لاوارث اور بے گناہ خواتین قیدیوں کو قانونی ریلیف فراہم کرنے کے لئے فوری طور پر عملی اقدامات کرے۔ "

Mr. Speaker: The motion before the House is that

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! اس کے لئے تو Already ہم ریلیف دے رہے ہیں اور عورتوں کے لئے فاؤنڈیشن بھی بنا چکے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاپ خان: سر! یہ ریزولوشن ہے اور خواتین نے Move کیا ہے۔ اسے Unanimously ہاؤس اگر پاس کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ منسٹر صاحب سے ہم درخواست کریں گے کہ یہ ایک تعمیری کام ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: سر! پاس ہونی چاہیے، خواتین کی طرف سے آئی ہوئی ہے۔

وزیر قانون: جب ایک کام ہو رہا ہے تو پاس کرنے کا کیا جواز ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب سپیکر سر! پاس ہونی چاہیے کیونکہ خواتین کی طرف سے آئی ہوئی

ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں پلیز۔

وزیر قانون: ہم نے کیا ہے اور ہم نے اس کے لئے فنڈز بھی مقرر کئے ہیں۔ جو لوگ جرمانے کی صورت میں قید بھگت رہے ہیں، جو قیدی ہیں، لاوارت ہیں، خاص کر زنانہ کو ہم تو بہت بڑا ریلیف دے رہے ہیں تو اس میں پھر ریزولوشن لانے کا کیا مطلب ہے؟

(قطع کلامیاں)

محترمہ شگفتہ ناز: جناب سپیکر صاحب! ایک بات ہماری تجویز یہ ہے، ہماری یہ تجویز ہے۔

وزیر قانون: اس میں تو ہوا ہے۔

شہزادہ محمد گستاپ خان: میں اس میں ایک ریکوریٹ کروں گا کہ جب منسٹر صاحب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ ایک Genuine ہے اور خواتین نے بڑا اچھا کیا ہے کہ ایک Genuine اور جائز مسئلے کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم بہت کم ہے۔ میں ہاؤس کو Put up کرتا ہوں۔ میں پھر Put up کرتا ہوں۔

شہزادہ محمد گستاپ خان: ہاں ٹھیک ہے جی، Put up کر دیں۔

محترمہ شگفتہ ناز: اچھا جی۔

جناب سپیکر: میرا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم اس پہ Already کام کر رہے ہیں تو۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously

محترمہ شگفتہ ناز: بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution No.417, in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی

حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اکثر ادویات پر "Use within two years" لکھا ہوا

ہوتا ہے جن سے عام آدمی کو معیاد کی اختتامی تاریخ کا علم نہیں ہوتا، لہذا حکومت عوام کی سہولت اور ابہام کو دور کرنے کے لئے تمام ادویات پر معیاد کی تاریخ ہندسوں میں درج کرے۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Maulana Amanat Shah, MPA, to please move his resolution No.432, in the House. Maulana Amanat Shah, MPA, please.

جناب امانت شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اعلامیہ نمبر 3-2-1990، Date: 3-2-1990، SOR.1, S AND GAD III/ 39-70، میں ترمیم کر کے صوبائی ملازمین 1998 کی مردم شماری کے مطابق موجودہ پانچ زونوں پر آبادی کے تناسب سے تقسیم کی جائیں۔ تمام آسامیوں پر میرٹ کا کوٹہ پچاس فیصد بڑھایا جائے تاکہ آبادی کے لحاظ سے کم آسامیاں حاصل کرنے والے زونوں کا ازالہ کیا جاسے۔"

جناب سپیکر! زہ دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان خان! تاسوریزولیوشن باندھی۔۔۔۔۔

جناب حبیب الرحمان: دا لبر غوندھی، دا الفاظ لبر غوندھی Complicated دی۔ دا Simplify کړی چہ پچاس فیصد کوٹہ پہ Zones باندھی دا ابادئی پہ تناسب اوشی او پچاس فیصد پہ اوپن میرٹ باندھی اوشی۔ دا الفاظ بہ لکوٹی د هغی سرہ دغه شی۔

جناب امانت شاہ: الفاظ جناب سپیکر صاحب، ہم دغه دی۔

"تمام آسامیوں پر میرٹ کا کوٹہ پچاس فیصد بڑھایا جائے۔" بیا ورپسی "تاکہ آبادی کے لحاظ سے،" پچاس فیصد کوٹہ شوہ نو باقی پچاس فیصد د ابادئی پہ تناسب سرہ خامخا پکار دی۔ سپیکر صاحب! د بکبئی اصل دا دے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تائم گوری بالکل، لکہ مطلب دا دے، زہ بل آتیم اخلم۔ زہ دغه دے۔

جناب امانت شاہ: بس پیش ئے کر ئی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: جناب والا! میں اس بابت میں یہ عرض کروں کہ 1971 میں میرٹ کوٹہ جو تھا، وہ چودہ فیصد تھا اور اس کی کچھ خاص وجوہات تھیں۔ تین وجوہات پر ان کو میرٹ کوٹہ پر ہم نے یعنی گورنمنٹ نے رکھا ہوا تھا۔ First وجہ یہ تھی کہ اس کی Geographical location جس طرح چترال ہے اور ہمارے جو Backward areas ہیں، وہاں پر چونکہ تعلیم کم ہوتی ہے اور عوام کو وہ سہولت میسر نہیں ہوتی جو سہولت پشاور میں ہوتی ہے، جو سہولت راولپنڈی میں ہوتی ہے، جو سہولتیں لاہور میں ہوتی ہیں۔ اگر اس کو میرٹ پر لے جاتے ہیں تو وہ علاقے بالکل، جس طرح اب بھی چند دن پہلے ہم نے یہی بات کی تھی کہ اس میرٹ کو ہم یونین کونسل تک لے گئے۔ کیوں لے گئے؟ اسی وجہ سے لے گئے کہ وہاں پر خواندگی کم ہے، وہاں پر لوگ نہیں ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ میٹرک پاس ہو، ہم نے مڈل پاس کو بھی اجازت دے دی کہ ان کا ہو جائے۔ تو 1971 تک چودہ فیصد میرٹ تھا اور باقی جو تھا، وہ اس طریقے پر ہوتے تھے۔ اور دوسرا یہاں جو Backward areas ہیں، نمبر 2- Backward areas کے لئے ہم نے Criteria بنایا تھا اور تیسرا نمبر ٹوٹل ایریا۔ اس تناسب سے رکھ کر 1990 میں پھر حکومت نے ترمیم کر کے اس چودہ فیصد میرٹ کو بڑھا کر پچیس فیصد میرٹ کر دیا اور پچستر فیصد جو ہے، وہ اس پر کر دیا، لہذا اگر اس کو پچاس فیصد پر لیا جائے تو پھر وہی مشکلات پیدا ہوگی Backward areas کے لئے کہ سب لوگ شہروں سے جائیں گے جہاں زیادہ Facilities ہوں گی تو یہ لوگ وہاں پر جا کر Backward areas کو نمائندگی کا موقع کم ملے گا۔ اور تناسب کا کم موقع ملے گا۔ لہذا میری استدعا ہے کہ اس پر Press نہ کیا جائے اور Backward areas، کیونکہ ہماری زیادہ تر آبادی دیہاتی ہے تو اس وجہ سے ہم نے وہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، امانت شاہ صاحب حکومت اس میں سنجیدگی سے۔۔۔

جناب امانت شاہ: سر! البرہ خبرہ کوم جی۔ پہ دہی تاسو لو، تاسو خیر دے۔۔۔

جناب سپیکر: گورہ وخت ڊیر ما خو درتہ اووئیل چہی بیا بہ زہ ہاؤس تہ، نو کہ یو اووئیل نو مطلب نہ حل کوی د منستہر صاحب مؤقف خو تاسو اوویدو۔

جناب امانت شاہ: زہ چہی کومہ خبرہ کوم، تاسوئے لبر و اورئی جی۔

جناب سپیکر: جی وا بہ ورو وا بہ ورو۔ بس صحیح دہ ما بنام کبني ورتہ بیا زہ سیشن
اردم ان شاء اللہ۔

جناب امانت شاہ: ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تاسو دا اوگورئی جی 1998ء کبني چہی کوم
مردم شماری زمونہ شوہی دہ د آبادی پہ تناسب سرہ نو دا زونونہ زمونہ پینخہ
زونونہ دی جی۔ یوزون دے د ہغہ آبادی د 15.180 یعنی پندرہ Percent دہ جی
، زون 2 آبادی دہ تقریباً 30%، زون 4 آبادی دہ تقریباً 14% او زون 5 دہ 11%
دے زونونو کبني کہ تاسو مونہ لبر اوگورو جی، زما اصل مقصد دا دے چہی
انصاف د اوشی او تولو سرہ د اوشی۔ زہ چہی دا نہ وایم چہی چا سرہ د نا
انصافی پہ ہغہ کبني اوشی۔ مونہ انصاف غوارو او پورہ پورہ جی غوارو۔ دہی
آبادی تہ چہی کلہ مونہ گورو، 1998ء کبني خلور سیتونہ د دہی د پارہ مختص
شوی دی جی۔ چہی کوم 15% د ہغہ آبادی د دہی آبادی، چہی د چا 30% د
تولہ آبادی تناسب سرہ آبادی دہ، د ہغہ د پارہ ہم خلور سیتونہ مختص دی
جی۔ یو خوا 15% آبادی دہ، بل خوا 30% آبادی دہ۔ اوس یو خوا 15 او بل خوا
30 او دوارو تہ چہی کوم دے نو، یو تہ ہم خلور ملاویزی او بل تہ ہم خلور
ملاویزی جی۔ نو آخر دا بہ کوم طرف تہ غی؟ لکہ پہ دیکبني تاسو اوگورئی دغہ
شانتي زون۔۔۔

جناب سپیکر: The motion، خبرہ د اوشوہ، د منسیر صاحب پہ خبرہ باندي مطمئن
نہ شوہی چہی یرہ مونہ دا کوشش کوؤ چہی خومرہ پورہی دغہ وی چہی د تمام
پاپولیشن، د آبادی تمام طبقہ چہی دی۔

The motion before the House is that the resolution moved by
honourable Member may be passed. Those who are in favour of it
may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by
majority.

(Applause)

Mr. Speaker: Next, Maulana Syed Irfanullah , MPA, to please move his resolution No.246 , in the House. Maulana Syed Irfanullah ; MPA please .

مولانا عرفان اللہ: شکر یہ سپیکر صاحب۔

وزیر قانون: آپ نے کاؤنٹنگ نہیں کی اور آپ نے رولنگ دے دی کہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Voices, through voices.

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: دیکھیں میرے خیال میں، آپ پہلے سنیں، ایک تو آپ نے At the moment اس کو چیلنج نہیں کیا۔ دوسرا سپیکر کو کہا کہ وہ Voices سے اندازہ لگائے تو آپ کے لئے 'No' کافی ہے۔

آپ کا Purpose تو 'No' بھی Serve کر سکتا ہے۔ جی!

مولانا عرفان اللہ: شکر یہ، سپیکر صاحب۔ " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کوہاٹ ٹنل کی طرح مالاکنڈ میں بھی وہ ایک ٹنل تعمیر کرے تاکہ مالاکنڈ ڈویژن کے عوام اپنے علاقے کو آسانی رسائی حاصل کر سکیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member may be passed. Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The resolution is passed unanimously. Haji Qalander Khan Lodhi, M.P.A., to please move his resolution No. 455, in the House. Haji Qalander Khan Lodhi, M.P.A., please.

(Applause)

حاجی قلندر خان لودھی: شکر یہ، جناب سپیکر۔ " یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر مائیک بند رہا تو اعمال نامے میں نہیں آئے گا۔

حاجی قلندر خان لودھی: کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں ہزارہ ڈویژن کے علاوہ شمالی علاقہ جات، مظفر آباد اور کالا ڈھاکہ کے بے بس، غریب اور بے سہارا مریضوں کا علاج بھی ہوتا ہے۔ جس کے لئے موجودہ زکوٰۃ فنڈ کم ہے۔ لہذا حکومت ایوب میڈیکل کمپلیکس کو زکوٰۃ فنڈ میں سے جو ساٹھ لاکھ روپے سالانہ فراہم کرتی ہے اس کو بڑھا کر ایک کروڑ روپے کر دیا جائے۔ نیز شعبہ امراض قلب کے لئے بھی مزید پچاس لاکھ روپے دیئے جائیں۔"

Mr. Speaker: The motion before the House is,

جی!

حافظ حشمت خان (وزیر برائے زکوٰۃ و عشر): دا جی ڊیر بنہ قرار داد دوئی پیش کرے دے خود دیکھنہی کہ داسی اوشی، دی Amended resolution راوری۔

جناب سپیکر: تاسو چہی خہ Amendment کوئی، ہغہ تاسو اووائی مطلب دا دے۔۔۔

وزیر برائے زکوٰۃ و عشر: چہی کم از کم د تہولہ صوبہ چہی کوم تفصیل دی، یو منہ کبہی وائیمہ سپیکر صاحب، معافی غوارم۔ ایل آر ایچ تہ بیاسی لاکھ روپہ ملاویری سالانہ چہی ڊیرے کمہی دی، کارڈیالوجی وارڈ تہ ملاویری چوبیس لاکھ، ایوب میڈیکل کالج تہ ملاویری ساٹھ لاکھ، کے تہی ایچ تہ ملاویری ستر لاکھ، کے ایم سی تہ ملاویری پنڈرہ لاکھ، ارنم ہسپتال تہ ملاویری نوہی لاکھ او دغہ رنگہی جنرل کینٹ ہسپتال صدر تہ ملاویری دس لاکھ او Children Rehydration centre تہ ملاویری پچیس لاکھ، مرکز سرہ کافی پیسہ دی او زہ وایم کہ پہ دیکھنہی دا Amendment دوئی اوکری چہی کم از کم د تہولہ صوبہ د پارہ، یعنی دی سرہ مونبرہ اتفاق کوؤ، د تہولہ صوبہ د ہسپتالونہ د پارہ چہی کوم د National level Hospitals دی او دوئی تہ براہ راست کہ دغہ نہ ملاویری نو دی۔ د دا ترمیم اوکری شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Member and the amendment made verbally by honourable Member for Usher and Zakat may be passed. Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The resolution is passed unanimously.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! اس میں ایک بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ میڈیکل کالج کو ساٹھ لاکھ سے ایک کروڑ کر دیں تو آپ نے تفصیل بتائی ہے فلاں فلاں ہسپتال کو اتنے اتنے ملے ہیں۔ آپ یہ بھی بتائیں کہ ان کو کتنے زیادہ کئے ہیں انہوں نے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): اسی تناسب سے With that proportion

Mr. Speaker: With that proportion.

زرعی انکم ٹیکس، کچی آبادی، لینڈ ٹیکس اور منتقلات پر بحث

جناب سپیکر: زرعی انکم ٹیکس، کچی آبادی، لینڈ ٹیکس، منتقلات میرے خیال میں کچی آبادی رہ گئی تھی۔
جناب عبدالاکبر خان: وہ تو اس دن سب کا رہ گیا تھا۔

جناب سپیکر: وہ تو فیصل زمان صاحب نے، لیکن پھر بھی ٹھیک ہے، جناب عبدالاکبر خان صاحب!
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ وقت کم ہے۔ میں صرف یہ جو ایگریکلچر انکم ٹیکس کا آرڈیننس 2001ء ہے، منسٹر صاحب کی توجہ اس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں وہ اس کو پڑھ کر خود اندازہ کر لیں گے۔ انہوں نے دو تین چیزیں یہ جو ان کی Definition ہے اس کے 'C' میں لکھا ہے Agriculture tax means land tax or agriculture income tax. یہ دونوں میں سے ایک ہو گا لیکن یہاں پر Land tax اور Agriculture income tax بھی لگایا گیا ہے۔ میں جلدی جلدی بول رہا ہوں، ایک توجہ یہ بڑی Ambiguity ہے کیونکہ دونوں پر گورنمنٹ نے ٹیکس لگایا ہے۔ اچھا یہ بھی لکھا ہے جناب سپیکر! “Government may by a notification in the official Gazette require an owner having cultivated land above a certain limit to file return of his agriculture income for the income year” کوئی نوٹیفیکیشن نہیں ہے کہ اتنی Ceiling سے اوپر کرے گا اور اتنی Ceiling سے کم پر نہیں کرے گا۔ ابھی ایک کنال پر بھی وہ کر رہے ہیں۔ تیسرا جناب سپیکر، انہوں نے لکھا ہے کہ جو لینڈ ٹیکس اور انکم ٹیکس ہے،

میں نے کہا جی کہ دونوں کو الگ الگ لیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ”No tax shall be payable“
 - جناب سپیکر، ان الفاظ کو ذرا دیکھیں جی۔ ”No tax shall be payable on the first eighty thousand rupees of the agro mentioned income“ یعنی اسی (80) ہزار روپے جس کی اگر کوئی Income ہو، تو اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگے گا لیکن یہاں پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ جی ایک کنال اور ایک، اگر حکومت اس Ambiguity کو ختم کرے کیونکہ جی انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کے لئے تو لوگ وکیل بھی رکھتے ہیں اور بہت سے Chartered accountants بھی رکھتے ہیں تو ایک زمیندار کے پاس کیا ہے کہ اگر اس کی آمدن اسی ہزار ہے یا اسی ہزار نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے جی کہ یہ تو ایک ایک کنال والوں سے بھی ٹیکس لے رہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر اسی ہزار ہماری زمین کے، اور یہ بھی لکھا ہے کہ جی ”The agriculture income liable to tax will be net of cost as prescribed in the rules“، مطلب یہ ہے کہ وہ بالکل خالص آمدن، جس سے input کا خرچہ نکالا جائے گا اور وجہ خالص آمدن ہوگی، اس میں اگر اس کا اسی ہزار روپے سے زیادہ ہوگا تو اس پر ٹیکس لاگو ہوگا ورنہ نہیں ہوگا، تو میں سمجھتا ہوں جی کہ یہ کون Determine کرے گا کہ اس نے کتنا خرچہ کیا ہے؟ اور آج تو یہ اسی ہزار روپے جس طرح پنجاب میں 25 جریب پر اور سندھ میں 32,33 جریب پر معاف ہے تو یہ اسی ہزار روپے تو انہوں نے خود لکھے ہیں لیکن اسی ہزار روپے کی بجائے اگر یہ Acreage بتادیں کہ اتنے ایکڑ زمین رکھنے والوں یا اتنے ایکڑ کاشت کرنے والوں پر معاف ہوگا۔ تو میرے خیال میں یہ جو بہت زیادہ Ambiguity ہے وہ ختم ہو جائے گی کیونکہ پٹواری تو لوگوں کی چٹری سے بھی یہ پیسے وصول کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Bashir Ahmad Bilour Sahib!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی۔ خنگہ چپی تاسو او وئیل چپی دی باندھی مخکبھی مونو دیر بحث کرے وو، عبد الاکبر خان ہم خبری او کولپی۔ سپیکر صاحب! دی کبھی یو دوہ پوائنٹ داسی پاتھی شوے وو چپی ہغی کبھی کچی آبادی او "انتقالات کی فیس" دا دوہ داسی خبری دی چپی دیکبھی تاسو تہ مخکبھی ہم ما عرض کرے وو جی چپی دا کچی آبادی داسی خائونہ دی چپی

هلته حکومت سرکونه جوړ کړی دی ، گیس ئے ورکړے دے ، د بجلی بلونه راځی ، خلقو ته میټرے لگیدلی دی۔ اوزه حکومت ته دا هم عرض کوم چې پنجاب کبني ټول کچی آبادی ، چې وزیر اعلیٰ پنجاب اعلان کړے دے چې هغه د خلقو ته ورکړې دی ، دغه شانتي خلقو کورونه هم جوړ کړی دی او هغوی اوسه پورې داسې تذبذب کبني دی چې دا د هغوی زمکه ده که نه ده ؟ نو یو دې باندې زه وایمہ چې تاسو دا زرعی انکم ٹیکس ، په دې باندې خو کمیټی جوړه ده ، هغې باندې وزیر صاحب وئیلی وو چې مونږ به په دې خبره کوؤ خو زه د کچی آبادی خبره کوم چې دے باندې زما خواست دې حکومت تب چې دا هم چرته یو کمیټی جوړه شی او دې باندې ټوله صوبه کبني ، خاص کر زما حلقه کبني ډیر زیات خلق کچی آبادی کبني آبادی دی ، هغوی هر وخت دا ، ټول تقریباً ، زمونږه خپل حکومت کبني هم دا مونږ باندې ډیر لویے پریشان یوه او مونږ به دا خبره کولو خو بد قسمتی دا وه چې هغه وخت مونږ استعفی ورکړې نو هغه خبره مونږه فائل کړې نه ده۔ نو په دې زما دا خواست دے ، دې باندې ډیر میتنگونه هم مونږ کړے وو۔ هغه وخت زمونږ د ریونیو منسټر راجه سکندر زمان صاحب وو۔ هغه وخت کبني مونږ په دې ډیر لویے کار کړے وو نو هغه بیا خبرې پاتې شوې۔ زما به دا خواست وی چې دا خپل کومه کمیټی چې حکومت جوړوی هغې کبني دا کچی آبادی د هم واچوی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: دوئمہ خبره دا ده سپیکر صاحب ، چې انتقالاتو باره کبني فیس چې دے ، هغه زمونږ ریونیو منسټر صاحب ناست دے ، دا انتقالات والا فیس دوی زیات کړے دے۔ زما به دا خواست وی چې دا فیس دومره ابنارمل طریقې سره زیات شوے دے چې هغې آمدن حکومت ته کم شو۔ پکار دا دی چې د دې انتقال داسې یو Reasonable فیس دا ولگوی چې هغه ، بس جی شه Reasonable انتقال فیس دے حکومت Decide کړی نوی بجت کبني چې خلقو ته دا تکلیف هم نه وی او حکومت ته ریونیو به هم زیات شی۔ او دا چې کوم Under the hand پیسې ورکړی کیږی ، دا به هم بند شی۔ زما دا خواست دے ، دا دوه خبرې دی ،

دی باندی حکومت کمیٹی جو پروی کہ ہر شہ کوی، خواہ مخواہ دیہ دی خبرہ اوکری۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: دیہ نہ روستو تاسو تہ وخت در کومہ، دوہ منتہ، دومنٹ، شہزادہ صاحب، بس ٹھیک ہے آپ کی آواز ویسے بھی گرجتی چمکتی آواز ہے۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: سر! پچی آبادی کے متعلق کچھ گزارش تھی۔

جناب سپیکر: مانسہرے میں تو پچی آبادی نہیں ہے۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: نہیں سر ہے۔ سر! آپ دیکھیں مختلف شعبوں میں حکومت اصلاحات لاتی رہی ہے اور لوگوں کو سہولت ملتی رہی ہے جس طرح کہ آپ دیکھیں ریلوے ڈیپارٹمنٹ، اس میں لوگوں کے لئے کالونیاں بنیں، ان کو گھر ملے، ان کو چیزیں ملیں۔ اسی طرح مختلف شعبوں میں سرکاری ملازمین کو دیکھیں، انہیں بھی سہولیات ملتی ہیں، مکان ملتے ہیں۔ ان کے لئے فلیٹس کا ایک کوٹہ ہوتا ہے۔ تو پاکستان میں غریب لوگ بھی پاکستان کے سینٹین ہیں اور پاکستان سب لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا اور ان کو برابر مواقع ترقی کے ضرور ملنے چاہئیں۔ جو غریب ہے، وہ مکان نہیں بنا سکتا، اس کے لئے مختلف صوبوں میں اصلاحات کی گئی ہیں لیکن صوبہ سرحد ایک ایسا صوبہ ہے جہاں پہ کوئی خاص اس شعبے میں اصلاحات نہیں کی گئیں۔ میری یہ گزارش ہے سر، کہ پچھلے لینڈ ریفارمز جو ہیں، آج تک ان پر بھی کام نہیں ہوا۔ کچھ لوگوں کو لینڈ ریفارمز میں تھوڑی بہت Properties ملی ہیں لیکن اکثر جو رقبہ فاضلہ ہوئے ہیں جو لینڈ ریفارمز میں گئے ہیں، زیادہ رقبہ، وہ بھی ابھی تک لوگوں کو، منسٹر صاحب سے سر، میں درخواست کرونگا کہ اس طرف توجہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: سارے منسٹر متوجہ ہیں لیکن میرے خیال میں آپ ان کو ویسے ہی چھیڑنا چاہتے ہیں۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: ظفر اعظم صاحب کو۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

شہزادہ محمد گتاسپ خان: اچھا سر۔ لینڈ ریفارمز جو کئے گئے پچھلے دور میں، ان کا بھی ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا اور لوگوں کو وہ جگہیں الاٹ نہیں ہوئیں۔ ایسی کئی آبادیاں ہیں جہاں سرکاری جگہوں پہ لوگوں نے چھوٹے چھوٹے مکانات، جھونپڑے بنائے ہوئے ہیں جس طرح بشیر بلور صاحب نے اس پہ بات کی۔ ان کی

کوئی افادیت حکومت کے لئے نہیں ہے لیکن اگر ان لوگوں کو وہ الاٹ ہو جائیں تو ان کے لئے ایک چھت میسر آجائے گی۔ ان کے بچوں کو پلنے کی ایک جگہ مل جائے گی۔ میں ایسی مثالیں دے سکتا ہوں سر (مداخلت) میں تو پورا صوبے کے لئے بات کر رہا ہوں لیکن میں مانسہرہ میں Particularly ----

جناب سپیکر: کیا آپ صرف مانسہرہ کے لئے اپوزیشن لیڈر ہیں یا آپ ----

شہزادہ محمد گتاسپ خان: نہیں جناب والا! میں مثال دے رہا ہوں۔ ایسے اور اضلاع میں بھی چیزیں ہونگی لیکن چونکہ وہاں کی نمائندگی یہاں بیٹھی ہے اور انہیں اس کا علم ہے تو مانسہرہ کی میں یہ بات کرونگا کہ جس طرح افضل آباد، گیدڑ پور ایریا ہیں اور کچھ Valley's ہیں جہاں پہ رقبے فاضل ہوئے ہیں، لینڈ ریفرمز میں گئے ہیں اگر وہ لوگوں کو بروقت مل جاتے تو آج وہ لوگ ترقی کر چکے ہوتے، ان کے پاس وسائل ہوتے اور وہ اپنی چھت بنا لیتے۔ ان کے بچے وہاں پہ پلتے۔ تو میں یہ درخواست کرونگا کہ حکومت کو اس طرف غور کرنا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے ضروری انٹیم ایجنڈے پہ ہونا چاہیے حکومت کے کہ بے گھر لوگوں کو جہاں پہ آسانی سے گھر مل سکتے ہیں وہ انہیں مہیا کریں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: سپیکر صاحب! خنگہ چہ بشیر بلور صاحب د کچی آبادی خبرہ او کڑہ، د ہغی د پارہ ئے د کمیٹی خبرہ او کڑہ، نوزہ ورسرہ یو خبرہ Add کول غوارم۔ پہ دغہ سلسلہ کبنی چہ دا لیبر کالونی جو رہی شوی دی، د ورکرز ویلفیئر بورڈ زیر اہتمام او ہغہ خلق ہم جی د مالکانہ حقوق پہ انتظار ناست دی۔ پہ نورو صوبو کبنی ہغوی تہ مالکانہ حقوق ملاؤ شوی دی، پہ مالکانہ طریقہ سرہ ہغوی تہ کورونہ الاب شوی دی نوزہ جی دوئ تہ درخواست کوم کہ دا خبرہ ہم ورکبنی شاملہ شی، پہ دغہ کمیٹی کبنی چہ کوم د ورکرز ویلفیئر بورڈ زیر اہتمام دا کالونیز جو رہی شوی دی نو ہغوی تہ د ہم دا مالکانہ طریقہ سرہ ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میں اس میں یہ ایڈ کرنا چاہونگا جیسے بشیر بلور صاحب نے کہا کہ انتخابات فیس جو پہلے 25 روپے ہوتی تھی سو کنال پر، اس کے بعد وہ بڑھا کر سردار مہتاب کے ٹائم میں تقریباً

100 روپے کر دی گئی۔ موجودہ حکومت نے جی یہ زیادتی کی ہے اور یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کا تعلق جنوبی اضلاع سے ہے لیکن وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ انہوں نے فی ایکڑ کے حساب سے اس کو بڑھا دیا ہے۔ ابھی اگر کسی کی سو کنال زمین ہوگی تو اس پہ ٹیکس تقریباً 1700 آئے گا اور اس کی وجہ سے سب سے زیادہ نقصان جنوبی اضلاع کو ہوگا کیونکہ وہاں پہ بڑے بڑے رقبے ہیں جو زیادہ تر آبادی نہیں ہوتے۔ ابھی اگر آپ کا ہبہ ہو، تمملیک ہو، باپ سے بیٹے کو وراثت ہو تو وہ اتنی بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے غریب آدمی کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ تو مہربانی کریں یہ جو پالیسی ہے، اس کو دوبارہ چیلنج کریں اور اگر وہ سو سے بڑھانا چاہتے ہیں تو دو سو کر دیں لیکن ایک فکس ہو۔ Percentage کے حساب سے بڑھائیں گے تو اس سے تو وراثت پہ بڑا اثر پڑتا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! میں اس میں ایک رائے دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے کے اندر اس طرح ہوتا ہے کہ آبیانے کی مد میں اور لینڈ ٹیکس کی مد میں پٹواری یا جو گرد اور ہیں، وہ بغیر کسی Specific اسکے، وہاں پر لوگوں کو بتاتے ہیں کہ بھی پچھلے سال آپ سے تین سو روپیہ لیا تھا، اس سال آپ پانچ سو دے دیں۔ یا کوئی آدمی ان کی خاطر مدارت کرتا ہے تو اس کو کم کر دیتے ہیں یا زیادہ کر دیتے ہیں۔ کسی جگہ پر بھی کوئی Fix criteria نہیں ہے کہ ان دو مدوں میں پیسے لئے جاتے ہوں تو اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔ اچھا تو منسٹر صاحب، راجہ فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان (وزیر برائے کھیل و ثقافت): سر! اس حوالے سے عبدالاکبر خان صاحب نے جو تجاویز دی ہیں، اس کے حوالے سے جھگڑا صاحب کو بھی آپ نے پہلے حکم کیا تھا تو ہم نے ان کو اس کمیٹی میں شامل کیا ہے اور بہت Seriously، یہ نہیں ہے کہ ہم اس چیز کا Credit اس طرف کو دیں گے بلکہ اس طرف کو بھی ہم Credit دینا چاہتے ہیں۔ ہم نے اسی لئے جھگڑا صاحب کو بھی شامل کیا ہے اور وقتاً فوقتاً یہ جتنے لیڈران ہیں، ان کو ہم اپنی میٹنگز میں بلائیں گے اور جو بھی بہتری ہو سکتی ہے، جو بھی بہتری ہم اس ہاؤس میں بیٹھ کر اکٹھے ہو کر لاسکتے ہیں، ہم لائیں گے اور اس کے بعد، دوسرا جو کچی آبادی کے حوالے سے ایک آدھ میٹنگ ہو چکی ہے اور اس حوالے سے بھی ہم Seriously سوچ رہے ہیں۔ اگر جہاں کہیں بھی یہ

ہمارے ساتھ، اگر وہ بھی کمیٹی بنی ہوئی ہو، شاید میرے علم میں اتنا نہیں ہے تو اس میں ان لوگوں کو بھی شامل کیا جائے چونکہ میں نے جھگڑا صاحب کو سپیشل ریکویسٹ پہ اس لئے ڈالا تھا کہ وہ اپنی سٹیڈنگ کمیٹی کے بھی چیئرمین ہیں اور میرے لئے آسانی ہوگی۔ Main جو یہ سب باتیں رکھ رہے ہیں، Main مسئلہ پٹواری کا ہے کہ پٹواری سے کس طرح جان چھڑائی جائے؟ کوئی ایسا سسٹم ہو جس میں جو زمیندار ہے یا تو بینک میں رسید جمع کرے، پٹواری اسے صرف رسید دے۔ پیسے کی وصولی پٹواری کے ذریعے کسی طرح ختم کی جائے۔ ہماری یہی سوچ ہے۔ ہم بیٹھ کر اس کو کرنا چاہتے ہیں اور اس میں بہت سی چیزیں ہیں، ہم بیٹھ کر دیکھیں گے۔ بہت سی ایسی جگہیں ہیں جن میں ہم غریب آدمی کو بھی بچانے کی کوشش کریں گے اور ظاہر بات ہے کہ اگر غریب بچے گا تو امیر ضرور پھنسے گا۔ تو ہم اس کو پھنسانے کی ضرور کوشش کریں گے، اگر امیر آدمی ہے۔ شکر یہ۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیکھنے کی یوریکویسٹ کوم چپی د دوئی چپی کومہ کمیٹی دہ د ہغی پہ Terms of reference کبھی کبھی آبادی نشتہ۔ زما بہ دا خواست وی چپی د ہغی پہ Terms of reference کبھی کبھی آبادی ہم د واپچوی او ہغہ کمیٹی بہ لبرہ Extend کری چپی ہغی کبھی دا خبرہ ہم اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما ہم دیکھنے دغہ دے چپی تاسو او گورئی ایجنڈا باندھی، دیکھنے یو Water rate مونر دغہ کرے وو آبیانی، نو کہ دا صرف دا ایگریکلچر انکم ٹیکس د پارہ دیا ہول آئیتم چپی دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ دیکھنے ہول آئیتمز، Broad base committee او مطلب دا Terms of reference دا پکھنے پکار دے۔

جناب عبدالاکبر خان: دا ہم پکھنے شامل کری جی۔ بل مونر دا واپو چپی کوم قانون کبھی Already اسی ہزار دی، دا خو پکار دی چپی گورنمنٹ کلیئر اعلان او کری کنہ جی چپی دا خو Already پہ قانون کبھی دی۔ نو دا د دہی ولہی حکومت صفا اعلان نہ کوی چپی د اسی ہزار روپو پوری ٹیکس معاف دی؟ یو جی، جناب سپیکر، سبب چونکہ د جمعہ ورغ دہ، زما بہ دا ریکویسٹ وی چپی یرہ کہ دا تاسو Questions hour suspend کرو نو Rule 31 لاندی۔۔۔۔

ڈاکٹر ثمن محمود جان: جناب سپیکر! زما سبا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا چونکہ د جمعہ ورخ دہ او۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! زہ معافی غوارم مخکنہ چہ دا مسئلہ ختمہ شی، زما دا خواست دے چہ دا کوم آئیم نمبر 8 دے جی، دا آئیم نمبر 9، منسٹر او وئیل چہ دا As a whole زہ د کمیٹی ریفرنس کنہی اخلم، نو بیا د دہ نہ پس کہ تاسو خہ خبرہ کوئی نو او کرئ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سمجھ گئے ہیں؟ مطلب یہ ہے کہ یہ Terms of reference میں لے لیں، Broad based committee بنالیں اور اس پہ Exercise کر لیں۔

وزیر کھیل و ثقافت: ٹھیک ہے سر۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جناب! ایک تجویز چھوٹی سی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو ممبر ہیں جو بھی ہو آپ اس میں۔۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: نہیں دیکھئے سر، وہ یہ ہے کہ اس صوبے میں مثلاً سنٹرل ڈسٹرکٹس کے اپنے Problems ہیں۔ پہاڑی علاقوں کے اپنے ہیں، سدرن ڈسٹرکٹس کے اپنے ہیں، شاید میں ان کو تو سمجھ سکتا ہوں لیکن سدرن ڈسٹرکٹس کے جیسے گنڈاپور صاحب کہہ رہے ہیں وہاں کا ایک Representatives ہو جائے، ایک پہاڑوں کا ہو جائے، ایک ملاکنڈ ایریا کا ہو جائے، بونیر کا ہو جائے، خیر ہے لیکن اس پر بیٹھ کر کم از کم جو یہ باتیں ہم کر رہے ہیں تو اس میں تو ایک ہی ایریا کی Representation ہوگی اور یہاں کے Problem settle ہوں گے۔ اس لئے میں کہتا ہوں اس میں ایک دو ممبر آپ ایڈ کریں اور۔۔

مولانا نظام الدین: ملاکنڈ ڈویژن کنہی تیکس نشتہ دے جی۔

وزیر کھیل و ثقافت: آپ جو دو کہیں ان کو ہم اس کا حصہ بنالیں گے اور ہم کوئی ایسی چیز نہیں بنائیں گے جو ایک بندے پہ Impose کر دی جائے۔ ہر ضلع اور ہر جگہ کو ذہن میں مد نظر رکھ کر ہم بنائیں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ ایک ہی جگہ کا ذہن میں سوچ کے بنادیں۔

جناب سپیکر: دا چونکہ سبا د جمعہ ورخ دہ او عبدالاکبر خان ڈیر بنہ او موزوں تجویز او پرے دے چہ یرہ سبا د پارہ د کوئسچنز آور Suspend شی، د ہاؤس نہ

دا تپوس کیری چی سبا د پارہ د کوئسچنز اور Suspend کرے شی، شوک چی د
دی خلاف وی ہغہ د پہ (ناں) کبھی اووائی۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: زما پہ خیال سبا Majority فیصلہ دہ۔ Majority فیصلہ دا اوکرہ چی
سبا کوئسچنز اور د Suspend وی، لہذا سبا د پارہ کوئسچنز اور کیدی شی۔
اجلاس کل صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز جمعہ مورخہ 16 اپریل 2004ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)